Vol. I
No. 29.

Monday,
5th April, 1954.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGE
Business of the House	1823
L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment Bill, 1954—Passed	1824—1840
L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal & Town Committees (2nd Amendment) Bill, 1954—Passed	1840—1864
L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal & Town Committees (Amendment) Bill, 1954—Passed	1865—1873
L. A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill. 1954	1873—1875
L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954—Passed	1875—1878
L. A. Bill No. XIV of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (2nd Amendment) Bill, 1954—1st reading concluded ..	1878—1891

Note :—*at the beginning of the Speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, the 5th April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

(QUESTIONS AND ANSWERS)

[SEE PART I]

Business of the House

Mr. Speaker : Regarding the adjournment motion given notice of by Shri S. Ramanatham.

آپ نے کہا تھا کہ اس بارے میں یہ دریافت کرینگے کہ عدالت کو فرسٹ انفرمیشن (First information) دیا گیا ہے یا نہیں

شری ایس - رام نادھم (ھنمکنڈہ) - میں نے جس سلسلہ میں اڈجرنمنٹ موشن پیش کیا ہے اس کے بارے میں فرسٹ انفرمیشن رپورٹ داخل نہیں کی گئی ہے -

डिप्युटी मिनिस्टर फॉर होम (श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर) :—स्पीकर सर, मेरे पास जो रिपोर्ट मौजूद है अुससे मालूम होता है कि क्राअिम नंबर के साथ बतलाया गया है। यह पर्चा अदालत में भेजा गया है और हर अेक पार्टीके छ: अिस तरह से कुल बारा अशखास के खिलाफ यह मामला दायर हुआ है। वह अदालत में भेजा गया है, अुनके नंबर के साथ रिपोर्ट मेरे पास है और अिंडियन पीनल कोड की दफा १६० के मुताबिक जब कोअी पर्चा अदालत में चला जाता है तो मामला अदालत के जेरे तहकीकात हो जाता है और असेंब्ली रूल्स १०१ :७: के तहत "The motion can be allowed as it is subjudice"

مسٹر اسپیکر - اس پرکارروائی ہو رہی ہے اس لئے بحث کرنے کی ضرورت نہیں -

شری ایس - رام نادھم - معروضہ یہ ہے کہ یہ کارروائی ایک ھفتہ سے ہورہی ہے - جس انسیڈنٹ (Incident) سے متعلق وہ کہہ رہے ہیں وہ ۲۸- تاریخ کا ہے -

مسٹر اسپیکر - اڈجرنمنٹ موشن (Adjournment motion) کا منشا یہ ہوتا ہے کہ کارروائی کی جائے - ظاہر ہے کہ کارروائی ہو رہی ہے -

Shri S. Ramanatham . I have to inform the House that conditions are not peaceful there as yet and there is a strained

atmosphere. That is why I want to draw the attention of the House and the Minister to the state of affairs in that place.

Mr. Speaker : Action has already been taken.

شری کے۔ یل ۔ نرسمہا راؤ(یلندو۔ عام)۔ جس کیس سے متعلق فرسٹ انفرمیشن رپورٹ کا دیا جانا بتلایا جا رہا ہے وہ ۲۸ ۔ تاریخ کی بابت ہے لیکن جو اڈجرنمنٹ موشن پیش ہوا ہے وہ ۳۱ ۔ تاریخ کے کیس سے متعلق ہے ۔ اس بارے میں کوئی فرسٹ انفرمیشن رپورٹ نہیں بھیجی گئی ۔ اس لئے جس کیس سے متعلق رپورٹ بھیجنا کہا جا رہا ہے اس سے اوس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر اسپیکر۔ اگر رپورٹ بعد میں بھی بھیجی گئی ہے تو سوال یہ ہے کہ کارروائی ہو رہی ہے یا نہیں ۔

شری کے ۔ یل ۔ نرسمہا راؤ۔ دو کیسس ہیں ۔ میں ۳۱ ۔ تاریخ کے کیس سے متعلق سوال کررہا ہوں ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—३१ तारीख के वाकये के मुताल्लुक ही पर्चा जारी हुआ है और वह अिंडियन पीनल कोड की दफा १६० मुताबिक जारी हुआ है, वह अदालत में गया है।

شری سی ۔ ہیچ ۔ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) ۔ پوائنٹ آف انفرمیشن ۔ میں ایک شارٹ نوٹس کوئسچن تقریباً دس دن قبل دیا تھا ۔ غالباً ۲۶ ۔ مارچ کو دیا تھا جس کو منظور کرنے کے بعد ۲۹ ۔ مارچ کو مجھے اطلاع دی گئی ۔ لیکن آج ۵ ۔ اپریل ہوگئی اب تک سوال پیش نہیں ہوا ۔ جب ہم شارٹ نوٹس کوئسچن دیتے ہیں تو اس کا فوری جواب ملنا چاہئے ۔ ورنہ شارٹ کے معنی لانگ ہوجاتے ہیں ۔ اس لئے میں آپ سے ونتی کرتا ہوں کہ ایسا کنونشن ہونا چاہئے کہ منسٹر صاحب تین چار روز میں اس کا جواب ضرور دیں میں آپ سے ونتی کرتا ہوں کہ کم از کم آئندہ ایسا نہ ہو۔

L. A. BILL No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill 1954.

The Minister for Excise, Forest, and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to move:

"That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill 1954, be read a second time".

Mr. Speaker : The Question is :

"That L.A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill 1954, be read a second time."

The motion was adopted."

Clause 2

Shri Ch. Venkatrama Rao: I beg to move:

" That in lines 5 and 6, for the words and figures "not be entitled to charge such person more than 25 per cent", substitute the following namely:

" be entitled to charge such person at the rate agreed upon by the parties ".

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardhan-General): I beg to move:

"That in line 6, for " 25 " substitute " 75 ".

Mr. Speaker: Amendment moved.

شری بی - یچ - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر - سر - اس بل پر میرا جو امنڈمنٹ ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ گلمہوہ کے جو پارٹیز ہوتے ہیں یعنی کنٹراکٹر اور درخت کا اونر - ان کے بارے میں حکومت ایک بل لاکر یہ کوشش کررہی ہے کہ مالک کو ۴۵ فیصدی گلمہوہ کی قیمت ادا کی جائے - کنٹراکٹر پر ۲۵ فیصد سے زیادہ نہ دینے کی پابندی عائد کی جارہی ہے - جب حکومت بار بار یہ کہتی ہے کہ درخت کے مالک کو پورے پورے حقوق رہیں گے تو پھر ایسا کیوں کیا جارہا ہے - حکومت کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ بغیر حکومت کی اجازت کے وہ درخت نہیں کاٹ سکتا تو ہم نے اس چیز کو مان لیا اس کے دو تین وجوہات بتلائے گئے - ہم نے ان کو بھی مان لیا - لیکن اب مکرر حکومت کنٹراکٹرس کے مفاد کی خاطر دوسرا امنڈ منٹ لائی ہے اس کو سمجھنے سے ہم قاصر ہیں - حکومت یہ پابندی عائد کرنے کی کوشش کررہی ہے کہ وہ صرف ۲۵ فیصد ہی دے - یہ ہوسکتا تھا کہ اونر اور کنٹراکٹر کے مابین جو معاہدہ ہو اس کے مطابق وہ آپس میں تصفیہ کرلیں - ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ کنٹراکٹر کا زیادہ فائدہ ہو اور مالک کو صرف ۲۵ فیصدی قیمت ادا کی جائے کیوں کہ درخت کی جڑوں اور سائے کی وجہ سے زمین کا بہت سا حصہ جس پر کاشت ہوسکتی ہے سرسبز و شاداب نہیں ہوتا - اوس زمین پر جو فصل نکالی جاسکتی تھی مالک اوس سے بھی محروم ہوجاتا ہے اس لئے ان دونوں پارٹیز یعنی اونر اور کنٹراکٹر میں جو بھی معاہدہ ہو اس کے حساب سے رقم وصول کرنے کی اجازت مالک کو ملنا چاہئے - حکومت مالک کو اس کا موقع دے تو مناسب ہوگا - میں اتنا عرض کرتے ہوئے منسٹر صاحب سے ونتی کرتا ہوں کہ میرے اس معمولی سے امنڈمنٹ کو قبول کرلیا جائے -

شری کٹا رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) مسٹر اسپیکر سر - گلمھوے کے تعلق سے کسانوں پر جو پابندیاں عائد کی جارھی ھیں وہ ٹھیک نہیں ھیں - کیونکہ پٹہ دارکو اگر اس کی اراضی پرکوئی درخت ھے تو اس سے استفادہ کا حق حاصل ھے- حکومت اسپر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لے سکتی ھے - اس کے بر خلاف قانون آبکاری میں ایک اسپیشل لا (Special Law) کے تحت گلمھوے کے پھول سے استفادہ پٹہ دار کے لئے سمنوع قرار دیا گیا ھے- مستاجر اس کا گتہ لیگا اور پھر اس امنڈمنٹ کے ذریعہ پٹہدار کے وہ حقوق بھی تلف کرنے کی کوشش کی جارھی ھے- پٹہ دار پر یہ شرط عائد کیجارھی ھے کہ وہ صرف ۲۰ فیصد قیمت ھی حاصل کرے- یہ کاشتکار کے حق میں نا انصافی ھے کیونکہ گلمہوے کا درخت کافی جگہ لیتا ھے اور وہ زمین نا قابل کاشت ھوجاتی ھے- قانون آبکاری کے تحت گلمھوے کا پھول مستاجر آبکاری کے سوا کسی دوسرے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا - اس درخت کو گرانے یا نقصان پہنچانے سے متعلق پابندیاں عائد کی گئی ھیں - اور اس کے استفادہ کو بھی ۲۰ فیصد تک محدود کر دیا جارھا ھے - اسکے ساتھ درختان تمرھندی و آم کے متعلق بھی پابندی عائد کی گئی ھے- یہ غیر دانشمندانہ ھے - اس سے کاشتکار کو کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ھوتا - ظاھر ھےکہ جب یہ درخت پھل نہیں دیتے بیکار ھو جاتے ھیں تو اسی وقت انہیں کاٹا جاتا ھے - لیکن اس پر امنڈمنٹ لاکر ھر پھل والے درخت پر پابندی عائد کی جارھی ھے اس سے رعایا کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ھے -کیونکہ اگر کسی درخت کو کاٹنا ھے تو عہدہ دار کو اطلاع دینی پڑیگی - اورکئی پریشانیوں میں مبتلا ھونا پڑیگا - میں کہونگا کہ منسٹر صاحب اس بارے میں غورکریں -کیونکہ اس سے رعایا کا حق تلف ھو رھا ھے- ان کا جو حق ھے وہ فری آف پرچیز ((Free of purchase)) ھے - پٹہدار جوکچھ بھی قیمت مقرر کریگا اگر مستاجر کو اس کی پڑتل پڑے تو وہ لے سکتا ھے لیکن اس کو اس طرح محدود کر دیا جارھا ھے - ایسی صورت میں پٹہ دار اور مستاجر کے درمیان جو بھی معاھدہ ھو اس کے لحاظ سے عمل ھونا چاھئے - اور اس کے لئے جو امنڈمنٹ آیا ھے وہ نا قابل قبول ھے -

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराअी) :—अध्यक्ष महोदय, आज आपल्यापुढे आबकारी कायद्यांत सुधारणा करणारेबिल माननीय मंत्र्यातर्फे सादर करण्यांत आले आहे. त्यामध्यें मला जो धोका वाटतो त्या संबंधी मी माझे विचार सभागृहापुढें मांडणार आहे. पहिली गोष्ट अशी कीया कायद्यामुळें जो जमीनीचा मालक आहे, पट्टेदार आहे त्याचे नुकसान होअील अशी शंका वाटते.

दुसरी गोष्ट म्हणजे गुलमोहृयाच्या झाडाच्या तोडण्याला जे नियंत्रण या बिलांत घालण्यांत आले आहे त्या बद्दल मला फारसे म्हणावयाचे नाहीं कारण त्या बद्दल पूर्वीच काहीं नियंत्रण होते या बद्दल आमचे म्हणणे नाहीं. परतु त्या बरोबर जे अितर फळांची झाडें आहेत जसे आंब्याचे झाड, यावर जो नियंत्रण लावण्यांत येणार आहेत त्या बद्दल मला असें म्हणावयाचे आहे कीं शेतकरी

जे आंब्याचे झाड लावतो त्याला आपल्या मुलाप्रमाणें वागवितो व त्याची जोपासना करतो. तेव्हां तो तें झाड आवश्यकता वाटल्याशिवाय कसे तोडील ? तेव्हा माझे म्हणणे असे आहे कीं या कायद्यांत जो गुलमोहचाच्या झाडाच्या हक्का संबंधी प्रश्न आहे त्यांत संपूर्ण हक्क पट्टेदाराला ठवावा आणि त्यांतून अितर फळदार झाडाचा अुल्लेख काढून टाकावा. असे करून जर हे बिल मंजूर केले तर आमच्या मनांतील शंका नाहींशी होअील आणि अबकारी कायद्यांत सुधारणा करण्याचा माननीय मँत्र्यांचा अुद्देशहि सफल होअील असे मला वाटते.

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر- اس بل کی دفعه (۲) کے سلسلے میں دو قسم کی ترمیات هاؤس کے سامنے پیش هوئی هیں - پہلی ترمیم سے متعلق اس سے پہلے آنریبل ممبر نے اپنے خیالات هاؤس کے سامنے رکھے - اس میں انہوں نے یه خواهش کی ھے که دفعه ۳۸ میں گلمہوے کے درختوں کا ثمرہ حاصل کرنے کا حق جو پٹه دارکو دیا گیا ھے اس کی حدتک یه هونا چاهئے که جو بھی گته دار سے معاملت طے هو اسکے لحاظ سے پٹه دار صد فیصد حاصل کرے - بل کے ذریعه جو ترمیم هاؤس کے سامنے لائی گئی ھے اسکی روشنی میں میں یه عرض کرونگا که یه ترمیم کسانوں کے مفاد کے خلاف ثابت هوگی - اور ان کے حق میں مفید نہوگی دفعه ۳۸ میں یه بتایا گیا ھے که -

"Subject to the provisions of sub-section (2), all Gulmohva trees standing for the time being within the limits of the land legally occupied by a Pattadar, whether grown by the Pattadar or not, shall be deemed to be the property of the Pattadar and the Pattadar shall be entitled to plant Gulmohva trees within the limits of such land without obtaining any permission."

یه ۱۹۵۰ ع کا قانون ھے - پٹه دار کو پورے طور پر حقوق دئے گئے هیں اس کے لحاظ سے کم یا زیادہ پر بیچنے کا حق پٹه دارکو هونا چاهئے - ضمن (۳) کے تحت یه لازمی هو جاتا ھے که پٹه دار محکمه آبکاری کے مستاجر کے سوا کسی دوسرے کو گلمهوه نه بیچے - فسٹ ریڈنگ کے وقت آنریبل مور آف دی بل نے کہا تھا که هم چاهتے هیں که پٹه دارکو اس کے گلمہوے کی ایک معین قیمت ملے - اور گلمہوے کے هراج کے بعد اس کو ۲۰ فیصد حصه ملیگا ورنه ممکن ھے کوئی پٹه دار سے گلمہوے خریدنے کے لئے بھی تیار نہو - لیکن هوسکتا ھے که پٹه دار گلمهوه بیچنے کی بجائے اس کو کھاد کے اغراض کے لئے رکھ لینا مناسب سمجھے - لیکن اب جو ترمیم کی جارهی ھے اس کے لحاظ سے ۲۰ فیصد قیمت پٹه دارکو ملیگی اور ۷۰ فیصد سرکار میں جمع هوگی یا هراج هی میں صرف ۲۰ فیصد گته دار کو ادا کرنا هوگا یه صاف نہیں ھے جب آپ کسان کیلئے ۲۰ فیصد رکھتے هیں تو میں کہونگا که آپ ۷۰ فیصد یا ۹۰ فیصد کیوں نہیں رکھتے- پٹه دارکو کامل آزادی هونا چاهئے که وہ جس نرخ پر چاھے گته دارکو فروخت کرے - اگر آپ اپنے اخراجات کے لئے کچھ تخفیف کرنا چاهتے هیں تو پٹه دار کے لئے ۷۰ فیصد رکھ سکتے هیں - اس کے علاوہ پٹه دارکو گلمهوه جمع کر کے اس کی بار برداری پر بھی

خرچ کرنا پڑتا ہے جس میں آدھی رقم خرچ ہو جاتی ہے - اس لحاظ سے اس کو ۲۰ فیصد کی بجائے ۷۰ فیصد قیمت ملنی چاہئیے - آنریبل موور آف دی بل میری یہ ترمیم مان لیں تو مناسب ہے - اور اگر پہلی ترمیم کے لحاظ سے پٹہ دار اور مستاجر کے مابین اگریمنٹ (Agreement) پر عمل کرنے کے لئے جو ترمیم ہے اس کو وہ مان لیتے ہیں تو میں بھی اسکی تائید کرتا ہوں- ورنہ ۷۰ فیصد کے لحاظ سے میری ترمیم قبول کی جانی چاہئیے - یہ کسانوں کے مفاد کے لئے ہے - اس لئے ۲۰ فیصد کو ۷۰ فیصد کیا جانا مناسب ہوگا -

* شری کے - وینکٹ رام راؤ (چناکونڈور) قانون آبکاری اور قانون مالگزاری میں سیندھی اور تاڑ کے درختوں کے سلسلے میں پٹہ دار اور گتہ دار کے کچھ حقوق ہیں - اس کے لئے مختلف دفعات ہیں - اس کے ساتھ ساتھ گلمھوے کے بارے میں کچھ دفعات بنائے گئے ہیں - لیکن اب دفعہ ۳۸ میں ترمیم کرنے کی جو کوشش کی جارہی ہے اسکے بارے میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کسانوں کے حقوق کے مغائر ہے - اگر اسطرح کا قانون نہ ہوتا تو کسان مستاجر سے گلمھوے کی بابتہ جس قدر رقم چاہے حاصل کرسکتے تھے - انہیں آزادی تھی - لیکن اس قانون کے لحاظ سے میں کہونگا مستاجروں کی تائید کی جارہی ہے اور یہ مستاجر نواز قانون ہے - اسکی ہم کسی طرح تائید نہیں کرسکتے - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس بل کے ذریعہ حق مالکانہ حق سرکار سے کم رکھا گیا ہے آپ رعایا کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اپنے حق مالکانہ کے تحت صرف ۲۰ فیصد قیمت حاصل کریں - اس طرح یہ قانون رعایا کے حقوق کے خلاف ہے - نہ صرف یہ بلکہ قانون آبکاری کے تحت ہر کسان کو حق ہے کہ سیندھی اور تاڑ کے درختوں کی اگر وہ چاہے تو قرائی کروائے اور نہ چاہے تو نہ کروائے - لیکن اس کے لئے نوٹس دینے کی شرط ہے - جس طرح سیندھی اور تاڑ کے درختوں کے سلسلے میں یہ حق ہے اسی طرح گلمھوے کے درختوں کے سلسلے میں بھی یہ حق ماننا چاہئیے کہ وہ چاہیں تو فروخت کریں اور نہ چاہیں تو نہ کریں - لیکن آپ کسانوں کے بارگیننگ پاور (Bargain-ing Power) پر پابندی عائد کرنا چاہتے ہیں - جب جاگیرداروں اور زمینداروں کے حق مالکانہ کا سوال آتا ہے تو آپ دستور کا دفعہ ۲۱ بتاتے ہیں اور لاکھوں تتنیے کرتے ہیں - لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کسانوں کے حق مالکانہ پر کس طرح یہ پابندی عائد کرسکتے ہیں - کیا یہ دستوری نہیں - یہ بل کسانوں کی بارگیننگ پاور کو کم کرنے والا ہے - اور اس طرح غیر دستوری طور پر آپ کنٹرول کرنا چاہتے ہیں - اور قیمت کو محدود کرنا چاہتے ہیں اس کا کوئی جواز نہیں ہے - اس لحاظ سے میں کہونگا کہ یہ تجویز نہ صرف خلاف انصاف بلکہ خلاف دستور بھی ہے -

* شری ایل - این - ریڈی (وردھنا پیٹھ) - مسٹر اسپیکر سر - منسٹر صاحب متعلقہ یہ فرمارہے تھے کہ کاشتکاروں کو گلمھوہ کا کوئی فائدہ نہیں مل رہا تھا ہم نے قانون بنا کر اونکو ۲۰ فیصد فائدہ حاصل کرنے کا موقع دیا ہے - اسطرح ہم کاشتکاروں کے

حقوق کی حفاظت کررہے ہیں - جو دفعات منسٹر صاحب نے پڑھکر سنائے تھے اون کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے - ان دفعات میں صراحت سے موجود ہےکہ پٹہ دار گلمہوہ کو گتہ داران کے ہاتھ فروخت کرسکتے ہیں اس میں کسی قیمت کا تعین نہیں ہے - اور نہ اونکے حصہ کا تعین ہے - لیکن اب آپ تعین کررہے ہیں کہ ۲۰ فیصد قیمت سے وہ استفادہ کرسکتے ہیں - گویا اس ترمیم کے ذریعہ پابندی عائد کیجارہی ہے کہ جہاں وہ سو فیصد نفع حاصل کرتے تھے اوسکی بجائے اب وہ ۲۰ فیصد نفع حاصل کرینگے - پہلے ہی سے پٹہ دار کو یہ حقوق حاصل تھے کہ وہ سرکاری گتہ دار کو بیچے - جس قیمت پر سرکاری گتہ داروں کو پڑتل پڑتی تھی وہ لیتے تھے - میں سمجھتا ہوں کہ پٹہ داروں کو اوس سے کم قیمت نہیں ملتی تھی جو اب ۲۰ فیصد کی صورت میں ملیگی - قانون میں پٹہ داروں کے حقوق کو تسلیم کرنے کے باوجود آپ پٹہ داروں کو نقصان پہنچارہے ہیں - کوئی گتہ دار اوس اراضی پر پٹہ دار کے جانوروں کو داخل ہونے نہیں دیتا جہاں گلمہوہ کے درخت ہیں - یہی نہیں بلکہ طرح طرح کے خلاف ورزیاں ہوتی ہیں - حکومت کو چاہئے کہ ان چیزوں کا انسداد کرے - پہلے کے قانون میں یہ تھا کہ گتہ دار اور پٹہ دار کے مابین جو تصفیہ ہوجائے اوتنی رقم پٹہ دار کو ملتی تھی لیکن اب آپ قانون کی رو سے یہ قرار دے رہے ہیں کہ پٹہ دار صرف ۲۰ فیصد رقم سے استفادہ کرسکے گا - میرا خیال یہ ہے کہ پٹہ دار کو اسکی آزادی ہونی چاہئے کہ اگر وہ چاہے تو گتہ دار کے حوالے کرے یا اپنے ذاتی اغراض کیلئے گلمہوہ کا استعمال کرے - مثلاً کھاد وغیرہ کیلئے - اگر ۲۰ فیصد رقم پر گتہ دار کو فروخت کرنے کا لزوم رکھا جائے تو اسطرح پٹہ داروں کو ستایا جائیگا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون کاشتکاروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا نہیں ہے بلکہ گتہ داروں کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے لایا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ۳/۴ رقم سرکاری خزانے میں جمع نہیں ہوگی بلکہ اسکی معافی گتہ دار کے حق میں کیجارہی ہے اسلئے میں کہونگا کہ اس سے نہ سرکار کو فائدہ ہے اور نہ کاشتکار کو بلکہ اس سے صرف گتہ دار کو فائدہ ہوگا - اسلئے میں منسٹر صاحب سے اپیل کرونگا کہ اس جانب سے جو ترمیمات پیش کیگئی ہیں اون میں سے کسی ایک کو قبول کیا جائے -

شری کے - وینکٹ رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر سر - فرسٹ ریڈنگ کے وقت جو تقریریں کیگئی تھیں اور جو اعتراضات کئے گئے تھے اون کا میں نے تفصیل سے جواب دیا ہے - ناقابل تردید و اطمینان بخش جواب دینے کے باوجود پھر وہی اعتراضات کئے جا رہے ہیں - نتیجہ یہ کہ مجھے بھی پھر اون ہی جوابات کو دھرانا ہوگا - میرے سمجھانے کے باوجود اوس اصول کو سمجھنے کی کوشش نہیں کیگئی -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - اور ایک مرتبہ سمجھا دیجئے شائد سمجھ جائیں -

شری کے - وینکٹ رنگا ریڈی - ہاں میں سمجھاؤنگا - ایک صاحب فرماتے ہیں کہ معاوضہ کم مل رہا ہے - ایک صاحب کہتے ہیں کہ ۱/۴ ہمکو دے رہے ہیں اور ۳/۴ گتہ دار کو دے رہے ہیں - اشیاء منشی کے بابت تین طریقہ سے رقم وصول

کیجاتی ہے ۔ ایک تو ملکیت کا معاوضہ ۔ دوسرا حکومت کا ٹکس اور تیسرا جس مقام پر بیٹھکر اشیاء منشی بیچتے ہیں اوسکا ٹکس ۔ گورنمنٹ دو طریقہ سے ٹکس لیتی ہے ۔ حق مالکانہ درخت کے مالک کو ملتا ہے ۔ اور اگر درخت سرکاری ہیں تو سرکاری خزانے میں جمع ہوتا ہے پٹہ دار کی ملک ہوں تو پٹہ‌دار کو حق مالکانہ ملتا ہے ۔ اسکے بعد اشیائے منشی بنانے و فروخت کرنے کیلئے جو اجازت نامہ دیا جاتا ہے اسکے لئے ٹکس لیا جاتا ہے ۔ اسکو سیندھی اور تاڑی کی حدتک ٹری ٹکس کہتے ہیں اور گلمہوہ کی حدتک محصول کہا جاتا ہے ۔ جب اوسکو لیجاکر کسی مقام پر فروخت کرتے ہیں تو اوسے بیٹھک کہتے ہیں ۔ اس طرح اشیائے منشی پر تین طرح کا ٹیکس حکومت عائد کرتی ہے ۔ یہ کوئی نیائے اصول نہیں ہے بلکہ جب سے آبکاری ہمارے ملک میں جاری ہے اوس وقت سے یہ سلسلہ چلا آرہا ہے ۔ دفعہ ۴۳ میں سیندھی اور تاڑی کے تعلق سے آپ نے اس اصول کو تسلیم کرلیا ہے ۔ اس چیز کا داخلہ دفاتر سرکاری میں پچاس پون سو سال سے ملتا ہے کہ حق مالکانہ ¼ سے کم لیتے رہے ہیں ۔

دفعہ ۴۳ میں یہ ہے کہ ” جملہ درختان تاڑی و سیندھی جو کسی پٹہ‌دار کی بطور جائز مقبوضہ اراضی کے حدود کے اندر فی‌الوقت واقع ہوں خواہ پٹہ‌دار کے لگائے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پٹہ‌دار کی ملک متصور ہونگے “ ۔

(پہلے یہاں ملک سرکار لکھا ہوا تھا)

” اور پٹہ‌دار کو حق حاصل ہوگا کہ بلا حصول اجازت ایسی اراضی کے حدود کے اندر تاڑی اور سیندھی کے درخت نصب کرے ۔

پٹہ‌دار کو حق حاصل نہ ہوگا کہ ضمن (۱) کے محولہ درختوں سے عرق نکالے یا حکومت کے مجاز کردہ شخص کے سوائے کسی اور شخص سے عرق نکلوائے اور اگر پٹہ دار اسطرح مجاز کردہ کسی شخص کو عرق نکالنے کی اجازت دے تو پٹہ‌دار کو حق حاصل نہ ہوگا کہ ایسے شخص پر نافذالوقت قوانین و قواعد کے مطابق درخت کی بابت حکومت کو واجب‌الادا کسی محصول درخت کے ۲۵ فیصد سے زائد ہر درخت کیلئے عائد کرے ۔“

عرق نکالنے کیلئے جو لائیسنس سرکار دیتی ہے اوسکے لئے ساڑھے سات روپیہ سیندھی کیلئے اور نو روپیہ تاڑی کیلئے لیتی ہے اور اجازت دیتی ہے ۔ ملکیت کا حق قدامت سے چار آنہ مقرر ہے ۔ اپنے درخت بھی ہوں تو زیادہ نہیں لے سکتے ۔ گلمہوہ کے درختوں کے متعلق تو کوئی صراحت ہی نہیں تھی البتہ درختان تاڑی و سیندھی کی بابتہ ایک ربع معاوضہ ملتا تھا ۔ لیکن گلمہوہ کے درختوں پر پٹہ‌داروں کو کچھ نہیں ملتا تھا ۔ ہم نے پٹہ‌داروں کو حق دلانے کیلئے یہ ترمیم لائی ہے اسکے باوجود یہ کہا جا رہا ہے کہ پٹہ‌داروں کا حق چھیننے کیلئے ہم نے یہ ترمیم لائی ہے ۔ اگر اس سے پٹہ‌داروں کو فائدہ نہیں ہے تو بتایا جائے میں اسکو ویتھڈرا (withdraw) کرلونگا ۔

پٹہداروں کو اس قانون کی رو سے یہ مراعات حاصل ہیں کہ چاہے پٹہدار گتہدار کو فروخت کرے یا اپنے ذاتی اغراض کیلئے گلمہوہ کو نہ فروخت کریں - چاہے وہ اپنے جانوروں کے لئے رکھہ لیں یا کہاد کے طورپر گلمہوہ کا استعمال کریں - لیکن اگر وہ فروخت کرنا چاہیں تو یہ قید عائد کیگئی ہے کہ سرکاری مستاجر کو فروخت کریں - ہم سولہ آنے کا حق پٹہدار کو دلا رہے ہیں لیکن آپ کہتے ہیں کہ اسکو نقصان پہنچانے کیلئے یہ قانون لایا گیا ہے - سنہ ۵۲ - ۱۹۵۱ع میں پٹہداروں کو گلمہوہ کے بارے میں ایک کوڑی بھی نہیں ملتی تھی - ہم نے ان دقتوں کو محسوس کیا کہ پٹہداروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے اور لوگ انہیں رقم دینے سے گریز کررہے ہیں تو انکی حفاظت کیلئے ہم نے یہ ترمیم لائی ہے - . . . .

شری کے - وینکٹ رام راؤ - کیا آپ کے اس قانون سے پہلے مفت لے رہے تھے -

شری وینکٹ رنگا ریڈی - دیں تو انکی مہربانی تھی ورنہ آپ کو طلب کرنے کا حق نہیں تھا -

دوسری چیز یہ کہی گئی کہ ۲۰ فیصد کے بجائے (۵۰) فیصد دیا جائے - اسکا جواب بھی اس میں موجود ہے - ہم سولہ آنے کے حق سے استفادہ کا موقع دے رہے ہیں لیکن اگر اوس حق سے استفادہ نہ کرکے کسی کو فروخت کرنا چاہتے ہیں تو حق مالکانہ ایک ربع ہوتا ہے - حق شاہی محاصل عائد کرکے وصول کرتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں جو ترمیم پیش کیگئی ہے وہ صحیح نہیں ہے بلکہ مضحکہ خیز ہے - اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ایک ربع نہیں بلکہ فریقین کی رضامندی سے جو بھی طے ہوجائے وہ دیجائے - میں نے ایسا قانون نہیں دیکھا - مشہور ہے کہ ,, میاں بیوی راضی تو کیا کرے قاضی ،، سرکار کو مداخلت کی کہا گنجائش ہے - . . . .

شری جی - گوپال راؤ (پاکھال) - کیا ۲۰ فیصد منافع کوئی مستاجر دینے کیلئے تیار ہوگا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - قاضی صاحب تو ۲۰ فیصد کی قید لگا رہے ہیں -

شری وینکٹ رنگاریڈی - ۲۰ فیصد اگر گورنمنٹ مقرر نہ کرے تو ایک کوڑی بھی آپ کو نہیں ملیگی - کون ایسا دھرماتما آپکو ملیگا جو آپ کو دیدے . . . .

شری جی - گوپال راؤ - اگر آنریبل منسٹر کو اسکا شبہ ہے تو راست سرکاری گوداموں میں کیوں نہیں خرید لیا جاتا -

شری وینکٹ رنگاریڈی - سرکار چاہے تو ہر ایک کام کرسکتی ہے - لیکن سرکار کیلئے گودام وغیرہ بنانا ممکن نہیں ہے . . . .

شری جی - گوپال راؤ - لیکن سرکار جب مہربانی کرنا چاھتی ھے تو وہ اتنا کر سکتی ھے -

شری کے وینکٹ رنگا ریڈی - مہربانی - سرکار کی مہر بانی ھےکہ اون کو ہم آنے دلارھے ھیں اور رعایا کی درخواست کے بغیر ھی قانون میں اوس کے متعلق ترمیم لائی جارھی ھے اور اون کے پورے حقوق کی حفاظت کر رھے ھین - آپ کہتے ھین کہ ہم آنے مت رکھئے فریقین اپنی رضامندی سے مقرر کرلیں گے - فریقین اپنی رضا مندی سے جتنا چاھے دے سکتے ھیں جتنا چاھیں لے سکتے ھیں - اس ترمیم سے کوئی فائدہ نہین ھو گا - لیکن یہ غلط ھے -

دفعہ (۴۶) میں جو ترمیم لائی گئی ھے وہ اس غرض کے لئے ھے کہ ثمرہ دار درختوں کی قطع و برید نہو -

مسٹر اسپیکر - اوس کا تعلق کلاز (۳) سے ھے جو بعد میں آئے گا -

The question is :

" That in lines 5 and 6, for the words and figures " not be entitled to charge such person more than 25 per cent " substitute the following namely :

"be entitled to charge such person at the rate agreed upon by the parties '."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is

" That in line 6, for '25' substitute '75'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That clause 2 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3.

Mr. Speaker : The first amendment tabled by Shri J. Anand Rao is for omitting the clause. That cannot be moved.

شری جے آنند راؤ (سرسلہ ۔ عام) اوس پرکھ تو سکتے ھیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ ھاں ۔کہ سکتے ھیں ۔

Shri K. Ananth Rama Rao : (Devarkonda) : I beg to move:

" Add the followng as sub-clause (3)—

'Provided that the information for felling the fruit-bearing trees shall be given to the authority specified by the Government in case of no objection by the said Authority within 15 days from the receipt of the notice the Pattedar shall be entitled to fell the tree'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری کے اننت راما راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ مجھے اوس ترمیم سے اختلاف نہیں ھے جو حکومت کی جانب سے لائی گئی ھے ۔ لیکن اوس میں میں نے جو اسنڈ منٹ لائی ھے وہ پٹہ دار پر جو سختی ھوتی ھے اوس کو نرم کرنے کے لئے ھے .. مین نے حکومت سے جو پراویزو ایڈ (Proviso add) کرنے کی خواھش کی ھے اوسکی غرض یہی ھے ۔ اس سے پہلے مالکان آراضی کو پورا حق حاصل تھا کہ اپنی آراضی کے اندر جو پھل دار درخت ھوتے ھیں اون کے پھل سے فائدہ اٹھائین اور اگر وہ درخت پھل نہ دیتے ھوں تو وقت ضرورت اپنی ذاتی اغراض کے لئے کاٹنے کا اختیار اون کو حاصل تھا ۔ یا وہ چاھیں تو کسی کو فروحت کرسکتے تھے ۔ لیکن یہ بات ھوے کے ان درختوں کو کاٹنے سے بارش کی قلت ھوتی ھے اس لئے حکومت کی جانب سے یہ ترمیم لائی گئی ھے تو میں نے جو پراویزو اوس پر بڑھایا ھے اوس کی غرض یہی ھیکہ پٹہ دار آراضی کو یہ حق رھیگا کہ ایسے درختوں کو کاٹنے سے پہلے حکومت کو مطلع کرے اور اس کے بعد اگر کوئی اعتراض ھو تو حکومت اندرون پندرہ دن اعتراض یا وجہ اون درختوں کو نہ کاٹنے کے متعلق پٹہ دار پر ظاھر کرے ۔ اگر پندرہ روز کے اندر حکومت اطلاع نہ دے تو پٹہ دارکو اختیار رھیگا کہ پندرہ روز کے بعد درخت کاٹے ۔ اور اوس سے مستفید ھو اس لئے میں نے ترمیم کے ذریعہ یہ خواھش کی ھے ۔ میری ترمیم معقول اور مناسب ھے اس سے حکومت کی اصل ترمیم بھی متاثر نہیں ھوتی اس لئے میری ترمیم کو قبول فرمالیا جائے ۔

శ్రీ కె. వెంకయ్య :

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు, ఈ ఫలవృక్షాలను నరక్కుండావుండి వాటిని కాపాడేదానికోసం తీసుకవచ్చిన బిల్లును వ్యతిరేకించడం లేదు గాని, దీనిలో ప్రభుత్వంయొక్క అనుమతి తీసుకొని ఆ చెట్లను

నరుక్కోవాలని ఏద్దైతే శాసించబోతున్నారో, ఆ అనుమతిని పొందడంలో చాలా సాధక బాధకములున్నాయి. ఇప్పుడు కానూన్ ఇక్కడ ఏద్దైతే చేస్తున్నామో దానిని అమలు పరిచేటప్పుడు వచ్చే ఇబ్బందులను కూడా దృష్టిలో ఉంచుకోవాలి. ఎందుకంటే, మనకు విషయం అనుభవంలో ఉన్నది. పంటలు పోయినపుడు రెమిషన్ కొరకు దరఖాస్తుపెట్టి, ఎన్నో నెలలునుంచి చూచి బేజారై ఆఫీసర్సు వచ్చి ఆ పంట తనిఖీ చేసేలోపల పంట పోతుందనిచెప్పి రైతులు ఆ పంటను కోసుకోవడం జరిగింది. వీటిని దృష్టిలో ఉంచుకొని చూచినపుడు, దేనికైనా ఇక ఫలసాయము రాదనుకొన్నపుడే చెట్లను నరకటానికి రైతు ప్రియత్నం చేస్తాడు. ముఖ్యంగా గ్రామాలలో ఉండే చింత చెట్లు, మామిడిచెట్లను రైతు దానిపై పూర్తిగా ఫలసాయం వచ్చేంతవరకు నష్టపడకుండా కాపాడుకొంటాడు. ఎప్పుడైతే ఫలసాయము తగ్గుతుందో అప్పుడు, వాటిని కొట్టివేయడమో, లేక అమ్ముకోవడమో జరుగుతుంది. అలాంటప్పుడు దానికొరకు ప్రభుత్వం నుంచి, కలెక్టరునుండి పర్మిషన్ కావాలంటే, కావలసినంత కార్వాయి గ్రంథం జరుగవలసిఉంది. కలెక్టరు తహశీల్‌దారుకు వ్రాయాలి. తహశీల్‌దారు గిరదావరుకు, గిరదావరు పటేల్‌పట్వారీలకు వ్రాయాలి. రైతు ఈ విధంగా కచేరీలచుట్టూ తిరగడంవల్ల వ్యయప్రయాసలకు లోనుకావడమే గాక, పైగా కాలహరణముకూడా జరుగుతుంది. ఇటువంటి ఇబ్బందులు లేకుండా చేయాలంటే, ఎప్పుడైతే రైతులు ఆ చెట్లు పనికిరావని, దానివల్ల ఇకముందు ఏమాత్రం ప్రయోజనం లేదని అనుకొంటారో, అందుకు దరఖాస్తును తహశీల్‌దారుకు ఇచ్చినట్లుగాఉంటే, దానికి ౧౫ రోజుల గడువులోపల తహశీల్‌దారు స్వయముగాగాని, లేక తాను నియమించిన అధికారిగాని వచ్చి దానిని పంచనామాజేసి, లేక తమ అభిప్రాయము తెలియజేసి వెళ్లి పోయినట్లయితే ఆ రైతు పని తేలిగ్గా ఉంటుంది. లేక ఇప్పుడు యీ బిల్లులో తెల్పిన ప్రకారం చేయడం అనేది చాలా చిక్కులతో కూడుకున్న పని. చెట్టు ఖరీదు ౧౦ రూపాయలుండవచ్చును. కాని అతడు కచేరీ చుట్టూ తిరగడానికి, అతనికి సాదరుఖర్చుకు ఎంతో అవుతుంది. అంతేగాక కచేరినుంచి ఒక కాగితం బయటకు రావాలన్నా, ఒక ఆర్డరు బయటకు రావాలన్నా ఎంతో డబ్బు లంచాల క్రింద ఇచ్చుకోవలసివస్తుంది. ఈ విధంగా రైతు ఇచ్చుకొనే లంచం చెట్టు ఖరీదుకంటే ఎన్నోరెట్లు మించిపోతుంది. ఈ రోజున ఉండే లంచగొండితన విధానాన్ని సవరించేదానినిగురించి ప్రభుత్వానికి ఏమి పట్టలేదు. కాబట్టి, ఇటువంటి ఇబ్బందులలోకి రైతును యీడ్చకుండా ౧౫ రోజుల నోటీసుతోటి ప్రభుత్వం వచ్చి, సక్రమమైన పంచనామాచేసి, పర్మీషన్ ఇవ్వడంగాని, లేక నోటీసు ఇవ్వడముకాని, లేక ఏదోఒకటి వెంటనే చేస్తే, రైతులకు మేలు చేసినట్లవుతుంది. కాబట్టి ఇది సామాన్యమైన ఎమెండుమెంటు గనుక, దీనిని మంత్రిగారు పరిశీలించి ఆమోదిస్తారనిచెప్పి, సేను ఆశిస్తున్నాను.

شری جے - آنند راؤ- جو کلاز لایا گیا ہے اور جس کا منشا یہ ہے کہ پھل دار درخت کاٹنے سے نقصان ہوتا ہے - اس کی وجہ سے ہم بارش سے محروم ہو جاتے ہیں اس واسطے ایسے پھل دار درختوں کو کاٹنے سے پہلے گورنمنٹ کی اجازت لینے کی سخت ضرورت ہے ورنہ تحت ضابطہ کارروائی کیجائیگی - میں اس سلسلہ میں یہ کہونگا کہ آم اور املی وغیرہ کے درخت ایسے نہیں ہیں جو جنگل میں الگ الگ جگہ ہوتے ہوں - بلکہ وہ درخت کسی نہ کسی

مالک اراضی کے قبضہ میں ہوتے ہیں - یہ جھاڑ یا تو میری آراضی میں ہونگے یا زید یا بکر کی آراضی میں ہونگے - کوئی نہ کوئی شخص اون کا مالک ہوتا ہے - اور وہ شخص اوس سے فائدہ حاصل کرتا ہے - فرض کیجئے کہ ایسی صورت پیش آئے کہ میری اراضی میں املی کا جھاڑ ہو جس سے دوسرے کی اراضی اوس کے سایہ کی وجہ سے متاثر ہوتی ہو - وہ شخص چاھتا ہے کہ درخت کاٹے - پنچایت کمیٹی کے ذریعہ اس کا تصفیہ ہوتا ہے اور دونوں اوس درخت کی املی سے آدھا آدھا مستفید ہوتے ہیں - وہ کہتا ہے کہ آپکی اراضی متاثر ہورہی ہے تو آپ آدھا لے لیجئے - لیکن وہاں دونوں ملکر اوس درخت کو نہیں کاٹتے - املی اور آم کے درخت بہت زمانے تک پھل دیتے رہتے ہیں - دادا کے زمانے کا جھاڑ باپ کے زمانے میں بھی پھل دیتا ہے بیٹے کے زمانے میں پھل دیتا ہے اور اوس کے بعد بھی پھل دیتا ہے - ہر سال اوس سے فائدہ ہوتا ہے - اس لئے کوئی عقلمند شخص ایسے جھاڑوں کو نہیں کاٹ سکتا - جب جھاڑ پھل دینے کے قابل نہیں رہتا تب ہی وہ اوسکو کاٹنے پر مجبور ہوجاتا ہے - یا گھن کی وجہ سے اگر جھاڑ خراب ہوجاتا ہے تو اوس کو کاٹکر اینٹ کی بھٹی وغیرہ میں اوسکی لکڑی استعمال کرتا یا دوسری اغراض کیلئے استعمال کرتا ہے - لیکن بہرحال اس کا اندازہ کرلینے کے بعد ہی کہ آیا اس درخت کو کاٹنے سے نقصان ہوگا یا فائدہ ہوگا درخت کاٹے جاتے ہیں - یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ آم اور املی کے درختوں کے حصہ دار بھی ہوتے ہیں - وہاں بھی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں - پنچایت کمیٹی اون کا تصفیہ کرتی ہے - اگر آنریبل منسٹر مثالیں دیکر ہم کو کنونس (Convince) کریں کہ اس طرح سینکڑوں درخت کاٹے گئے ہیں جسکی وجہ اراضی کے مالکوں کو پابند کرنے کی ضرورت ہے تو کوئی بات نہیں ورنہ میں یہ عرض کرونگا کہ اس قانون کے ذریعہ خواہ مخواہ ضابطہ کی پابندی کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے - جیسا کہ میں نے عرض کیا اس چیز کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ یہ جھاڑ الگ الگ جنگلوں میں نہیں ہوتے کسی نہ کسی مالک اراضی کے قبضہ میں ہوتے ہیں اس لئے کوئی مالک اراضی ان کو کاٹنا نہیں چاہتا - اس چیز کے مدنظر میں منسٹر صاحب سے عرض کرونگا کہ خواہ مخواہ اون کو ضابطہ کے پھندے میں نہ لایا جائے - اس لئے جو کلاز لایا گیا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ حذف کرنا چاہئے -

श्री. गोपिडी गंगारेड्डी (निर्मल जनरल) :—अध्यक्ष महोदय, आज जिस हाअुस के सामने फल वृक्षों को काटने से मुमानियत करने के बारें अेसें क बिल मिनिस्टर साहब ने लाया है, लेकिन अुसमें यह साफ तौर पर नही बताया गया है कि जब वृक्षों को फल रहते हैं तब काटने के लिये मुमानियत की जानेवाली है या फल नही रहते तब भी अैसे फल वृक्षों को काटने की मुमानियत जिस कानून से की जानेवाली है। फल वृक्षों को तो गर्मी में फल आते हैं, जब फल आते हैं तब काटने की मुमानियत है और जब ठंडी के दिनों में अुसे काट सकते हैं या नही जिसकी कोअी वजाहत जिस कानून में, जब मैंने जिसे समझने की कोशिश की, तो मालूम नही हुअी। मै अंग्रेजी तो नही जानता, जिस लिये शायद मेरी समझ में न आया हो, लेकिन कब जिन वृक्षोंको काटने की मुमानियत की गअी है, जिसकी वजाहत यदि मिनिस्टर साहब करेंगे तो अच्छा होगा।

किसान तो काफी होशियार होता है, जिस चीज से अुसे पैसा मिलता है वह नष्ट करने के लिये वह कैसे तैयार होगा। जब अुसे फल बेचकर पैसा मिलता है तो वह अैसे झाडों को क्यों काटेगा। वह कभी दूध देनेवाली भैंस छोडकर बांज भैंस खरीदेगा क्या? वह अैसा हरगीज नही करेगा। जिस फल से अुसे पैसा मिलता है अुसका पेडही वह काटने के लिये कैसे तैयार होगा? अैसी हालत में अिस तरह का कानून लाने म कोअी माने नही है कि फल के वृक्ष काटने के लिये सरकारी अिजाजत लेना लाजमी हो। अिस तरह का कानून आप लाते हैं तो किसान यदि कोअी दरख्त काटना चाहे तो अुसे आपकी अिजाजत लेने के लिये जो जाप्ते की कार्यवाही करनी पडेगी, अुसके लिये दो तीन महिने लगेंगे।

दूसरी बात मै यह कहना चाहता हूं कि बेर के जो दरख्त होतें है, वह भी आपकी फल की वृक्षों में शुमार होते है क्या? यदि असा है तो बेर के पेड काटने के लिये भी अुनको सरकार की अिजाजत लेनी पडेगी। बेर के पेड का अिस्तेमाल तो वे कपाअुड लगाने के लिये करते है, ताकि खेतों की हिफाजत हो सके, शादी वगैरा के लिये जामून के पेड के लकडी की जरूरत होती है। क्या अुसके लिये भी आपकी अिजाजत लेनी होगी? मै नही जानता कि अिस तरह की पाबंदी कानून से आयद करने पर कोअी फायदा होनेवाला है। मै तो कहता हूं कि अुससे कुछ भी फायदा होनेवाला नही है।

बल्कि अिस तरह से किसानों को बहुत तकलीफ होगी और अेक दरख्त में अुनको दो रुपय या दस रुपये फायदा निकलता है तो आपके पास दरखास्त देकर हुक्म हासिल होने तक अुसको बीस रुपये का नुकसान होगा। अेक जमाने में चलका जमीन पुराने ढंग से कोदर पेरते थे, आज के जमाने में किसान भुअीमुग पेरता है, और अगर वहां अिमली का झाड हो तो जहां अुसकी साया जाती है वहां फसल नहीं होगी। अेक तरफ कहा जाता है कि ज्यादा अनाज अुगाओ और दूसरी तरफ अिमली के झाड लगाये तो अुसकी छाया से तकलीफ होती है। जवार की फसल के वक्त जिन झाडों पर परीदें बैठते है अुनको तोडना पडता है, ताकि परीदें वहां न बैठें, तो अुस हालत में अिस कानून से तकलीफ होगी। अिसके जरिये से दुनिया को दिखाने की कोशिश की गअी है कि फलवृक्षों को काटने की मुमानियत को गअी है, अिसके सिवा अिसका कोअी मतलब नही है। मै समझता हूं कि मिनिस्टर साहब जो कानून लाये हैं अुसकी कोअी जरूरत नही है। हमारा और आपका यह तजरूबा है कि किसान अपने झाडों को बिला वजह कभी नही काटता। अिस लिये मै ख्वाअिश करता हूं कि मिनिस्टर साहब जैसा अिस बिलको लाये हैं वैसा ही अिसको वापस ले लेगें तो अच्छा होगा।

شری عبد الرحمن (ملک پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر - میں نے ایک وضاحت طلب کی تھی کہ میوہ جات کے درختوں میں کون کون سے درخت شمار کئے جائینگے - اس کا کوئی تشفی بخش جواب نہیں ملا اسلئے اس نوبت پر توجه دلانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ھے - پہلی بات تو میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ ثمرہ دار درختوں کے تعلق سے مالکان پر ایسی تحدید عائد کرنا چاھئے - جب بنیادی طور پر یہ تسلیم کیا جاچکا ھے کہ جھاڑ کے مالک کو اس پر حقوق مالکانہ حاصل ھوتے ھیں تو پھر اس پر ایسی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی -

دوسری بات یہ ھے کہ بارش کے لئے یا دیگر وجوہات کی بنا' پر ان درختوں کو رکھنا ضروری ہو تو پھر یہ سوچنا پڑیگا کہ کونسے کونسے درختوں کو رکھنا ضروری ھے - کہا جارہا ھے کہ عام طور پر درخت کاٹے جا رہے ھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کہنا دیہاتی زندگی سے کچھ لاعلمی کا نتیجہ ھے کیونکہ کوئی پٹہ دار کبھی بھی بلا وجہ درختوں کو نہیں کاٹتا - صرف اسی وقت درختوں کو کاٹا جاتا ھے جبکہ وہ نقصان کا باعث ہوتے ھیں -

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

ایسی صورت میں اس قسم کی پابندی عائد کرنا کہ ناکارہ درختوں کو بھی ویسا ھی رکھا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اصول انصاف کے مغائر ہوگا -

تیسری بات یہ ھے کہ اگر منسٹر صاحب کو اپنی ترمیم پر اتنا اصرار ھے تو آنریبل ممبر کے - وی رام راؤ صاحب اور کے - وینکیا صاحب نے جو ترمیمات رکھی ھیں انہیں کم ازکم منظور کیا جائے کیونکہ ھم آپکی دفتر شاھی سے کبھی بھی مطمئن نہ ھوسکے ھیں - درخواست دینے پر اسکا کیا حشر ہوتا ھے کتنے دن لگتے ھیں اسکو آپ ھی بہتر جانتے ھیں - اسکو بار بار دھرانا میں مناسب نہیں سمجھتا - اس لئے ان ترمیمات کے ذریعہ جو خواھش کی گئی ھے کہ پندرہ دن تک انتظار کرنے کے بعد درخواست کا جواب نہ ملے تو وہ درخت کاٹ سکتا ھے اسکو منظور کیا جائے -

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - دفعہ ۳ میں جو اصول مضمر ھے اسکی ایک حد تک تائید کرتے ہوئے ھم نے ترمیمات پیش کی ھیں تاکہ جو پروسیجر گورنمنٹ کی جانب سے اختیار کیا جا رہا ھے اس میں تھوڑی بہت سہولت پیدا کی جائے - میں سمجھتا ہوں کہ سوور آف دی بل بھی اس کو تسلیم کرینگے - ھم جانتے ھیں کہ گزٹ میں اسکا اعلان ہوگا اور ۲۶ - اے کے تحت پھلدار درختوں کا بھی اعلان ہوگا - ھم حکومت سے یہ امید کرتے ھیں وہ ایسے ھی جھاڑوں پر اسکو لاگو کریگی جو تناور درخت ہوتے ھیں اس کا تو ھمیں شبہ نہیں ھے کہ چھوٹے موٹے درختوں کے بارے میں بھی ایسا اعلان ہوگا - خاص حالات میں جیسے کہ شبہات اس طرف سے ظاھر کئے گئے مثلاً جھاڑ پرانے ہو جائیں یا بھائی بھائی کا آپس میں جھگڑا ہو جیسے کہ عملی زندگی میں ھمارا تجربہ ھے پھلدار درختوں کو بھی کاٹا جاتا ھے - لیکن ایک جھاڑ کی قیمت پانچ روپیے ہوتو اسکے واسطے کلکٹر کے پاس درخواست دینے اور اسکی پیروی کرنے میں کافی دشواریاں پیش آئینگی اسلئے ترمیم میں یہ خواھش کی گئی ھے کہ پھلدار درخت کاٹا جاتا ھے تو اسکو کاٹنے سے قبل اسکی اطلاع دے - اگر حکومت اسکی اجازت دینا نہیں چاھتی تو درخواست وصول ہوتے ھی اسکی مانعت کی جائیگی ورنہ اجازت تصور کرتے ہوئے درخت کو کاٹا جائیگا - اس سے میں سمجھتا ہوں کہ جیسے شبہات اور دشواریوں کا اظہار کیا گیا ھے کہ چھ چھ مہینے کلکٹر آفس کو جانا پڑتا ھے وغیرہ وہ ختم ھوجائینگے اور ایک طرف حکومت کا بھی منشا' پورا ہوگا اور

دوسری طرف کسانوں کا بھی فائدہ ہوگا ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ موور آف دی بل س امنڈمنٹ کو قبول کرلینگے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ کل میں ان تمام اعتراضات کا جواب دےچکا ہوں لیکن چونکہ اعتراضات دھرائے گئے ہیں اس لئے رسماً مجھے بھی جوابات کو دھرانے کی ضرورت ہوئی ہے ۔ اس ترمیم کا تین دفعات سے تعلق ہے ۔ وہ دفعات ۳۴ - ۳۶ اور ۴۸ ہیں ۔ اب ان ہی دفعات کے تحت دیگر ثمرہ دار درختوں کا اضافہ کیا جارہا ہے ۔ اور جس طرح تاڑ ۔ سیندھی اورگلمہوہ کے درختوں کو کاٹنے کی مانعت ہے اسی طرح ان کے بارے میں بھی مانعت کی جارہی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون پڑھے بغیر ہی ترمیم پیش شدہ پر تقاریر میں یہ اعتراض کیا گیا ہے ۔

ایک ممبر صاحب نے کہا کہ کل میں نے اعتراض کیا تھا لیکن اس کا جواب نہیں دیا گیا ۔ لیکن کل میں نے یہاں تک صراحت کردی تھی کہ ٹماٹے کادرخت بھی ایک میوہ دار درخت ہے لیکن اس میں یہ الفاظ رکھے گئے ہیں ۔

" fruit-bearing trees of any specific kind "

یعنی خاص میوہ دار درختوں سے متعلق ہی اس میں احکام وضع کئے گئے ہیں ایک ممبر صاحب نے فرمایا کہ ان خاص خاص درختوں کا تعین کس طرح ہوگا اور اس کے تعین کے لئے ایک ترمیم بھی انہوں نےپیش کی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ۱۰ دن کی نوٹس کے بعد انکو کاٹنے کی اجازت ہونا چاهئے ۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو کیونکہ پہلے سے جو شرائط گلمہوہ ۔ تاڑ اور سیندھی کے درختوں کے لئے ہیں انکو بجنسہ رکھا گیا ہے ۔ اب صرف ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے کہ "اور کسی خاص قسم کے ثمرہ دار درخت " ماںقی عبارت پہلے ہی کی ہے ۔ اس کے تحت ایک اعلان بھی جاری کیا جائیگا ۔ اگر کسی کو درخت کاٹنا ہو تو پندرہ دن پہلے اطلاع دیں پندرہ دن میں کوئی اعتراض نہو تو وہ کاٹ سکتے ہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ ۔ اگر ایسا ہو تو ہم اپنی ترمیم واپس لینگے اور اگر ایسا نہو تو............

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ ذرا صبر سے سن لیجئے ۔ ضمن (۱) کے تحت کوئی اعلان جاری نہوگا جب تک متعلقہ علاقہ میں ایک عام نوٹس جاری نہو جس کے بعد درخت کاٹے جاسکتے ہیں یعنی تمام پٹہ داروں کو اطلاع دی جائیگی ۔ آم املی وغیرہ کے درختوں کی نسبت نوٹس دی جائیگی ۔ ٹماٹے کے درختوں کے لئے نوٹس کی ضرورت نہیں ۔ ٹماٹے کے درخت تو تین مہینے میں پھل دیتے ہیں اس کے بعد انکو کاٹا جاسکتا ہے ۔

"...... عام نوٹس جاری کرنے کے بعد جس میں انکو حکم دیا جائیگا کہ وہ ایک معقول مدت کے اندر جس کی صراحت ایسے نوٹس میں کی جائیگی وجہ بتلائیں کہ ایسا اعلان کیوں نہ کیا جائے اور جب تک ان کے عذرات کو اگر کوئی ہوں شہادت کو جو وہ اسکی تائید میں پیش کریں ایسا افسر سماعت نہ کرے جس کو حکومت نے اس بارے میں حسب ضابطہ مقرر کیا ہو اور حکومت ان پر غور نہ کر لے" اعلان جاری نہیں کیا جائیگا ۔

ایک صاحب نے کہا کہ تعلقدار کے پاس جانا پڑیگا یا تحصیلدار کے پاس جانا پڑیگا۔ ہوسکتا ہے ممکن ہے پٹیل بٹواری ہی کو اختیار دیا جائے ۔ کیونکہ جو کچھ بھی ہو عذرات کی تائید میں شہادت قلمبند کرنے کے بعد ہی شرط عائد کریں گے اور کسی نہ کسی سے اجازت لینی پڑیگی ۔

"اگر کوئی درخت متذکرہ ضمن (۱) اس ضمن کے تحت عائد کی ہوئی کسی ممانعت ۔ شرط یا پابندی کی خلاف ورزی میں کاٹا جائے......"

تو اس شخص سے درخت کی قیمت وصول کی جائیگی ۔ ان الفاظ میں ہمنے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ "خاص قسم کے درخت"۔ اگر ان پر پابندی عائد نہ کروانا چاہتے ہیں تو اس کا عذر ہوسکتا ہے ۔ تمام ثمرہ دار درختوں کے کاٹنے کی ممانعت کے لئے قانون وضع نہیں کیا گیا ہے ۔ بلکہ اس کا امکان ہے کہ آئندہ جس سے ملک کی دولت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ایسی ہی قطع و برید کی ممانعت کی جائے ۔ اس لئے جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ ان اصل ترمیمات کے مدنظر کسی شبہ کی گنجائش نہیں رکھتے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ املی کے درخت بکثرت کاٹے جارہے ہیں ۔ اس سے پہلے سیندھی تاڑ گلمہوے کے درخت کاٹے جاتے تھے تو ان پر پابندی عائد کی گئی اور اس کے لئے قانون بنانا پڑا ۔ اب درختان املی بکثرت کاٹے جارہے ہیں جس کی وجہ سے املی جس کا استعمال لوگوں میں کافی اہمیت رکھتا ہے گران ہوگئی ہے اور اس کا ملنا مشکل ہوگیا ہے ۔ اس کی وجہ سے بارش کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے ۔ اس لئے یہ قانون لایا گیا ہے ۔ یہ محض پٹہ داروں کے فائدہ کے لئے ہے ۔ اس لحاظ سے میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ منظور ہونا چاہئے ۔ آنریبل ممبرس جنہوں نے اس پر ترمیمات پیش کئے ہیں میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی ترمیمات واپس لیں ۔

شری کتا رام ریڈی ۔ گلمہوے کی قیمت کے بارے میں ۲۰ فیصد کی جو شرط رکھی گئی ہے اس کے بارے میں کیا ہوگا..........

Mr. Deputy Speaker: The Question is:

" Add the following as sub-clause (3):

'Provided that the information for felling the fruit-bearing trees shall be given to the authority specified by

the Government in case of no objection by the said authority within 15 days from the receipt of the notice the Pattedar shall be entitled to fell the tree."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The Question is :

"That clause 3 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: The Question is :

"That the short title, commencement and preamble stand part of the Bill"

The motion was adopted.

The short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy: Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker: The Question is :

"That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L. A. BILL NO. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Local Government and Education (Shri Gopal Rao Ekbote): Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوٹے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ بل تین چار دفعات میں ترمیم کرنے کے سلسلے میں ہے ۔ دفعہ (۲) میں اکزیکیوٹیو آفیسر کی تعریف کے بعد ایک تعریف بڑھانے کی ترمیم ہے ۔ اس کے نہ ہونے سے یہ دقت ہورہی تھی کہ ۳۶ کے بعد کے دفعہ میں " شل " (shall) کے الفاظ استعال ہوئے ہیں جسکی وجہ سے ہرمیونسپالٹی کیلئے ایک اکزیکیٹیو آفیسر کا ہونا لازمی ہوجاتا ہے ۔ لیکن بعض میونسپالٹیز کی مالی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ایک اکزیکیٹیو لفیسر کا عہدہ بھی رکھا جائے اسلئے اسمیں تھوڑی سی وسعت دینے کیلئے اسطرح کی ترمیم کیلئے یہ ڈفینیشن(Definition) رکھی جارہی ہے کہ اگر اگزیکیٹیو آفیسر کا عہدہ قائم کیا جانا ناممکن ہوتو پریسیڈنٹ ہی اگزیکیٹیو آفیسر کے فرائض انجام دیگا ۔ یہ دفعہ (۲) میں ترمیم ہے ۔

اسی طرح دفعہ (۳۳) ضمن (ای) میں بھی ایک ترمیم کیگئی ہے ۔ موجودہ (ای) حذف کر کے اسکی جگہ دوسرا ضمن (ای) رکھا جائیگا ۔ دفعہ ۳۳ کے لحاظ سے کنٹرول کے باب (۱۷) کے تحت چند میونسپالٹیز کے متعلق بتوسط کلکٹر سکرٹری کے پاس اور چند ٹاؤن کمیٹیز کے متعلق ڈپٹی کلکٹر کے توسط سے کلکٹر کے پاس ریزولیوشنس اور دوسرا سواد بھیجنے کے احکام ۔ اس کی وجہ سے عملی طور پر کافی مشکلات محسوس کیگئیں ۔ اور اسمیں طوالت بھی ہوتی تھی ۔ اس طوالت اور مشکلات کو دور کرنے کیلئے موجودہ ترمیم پیش کیگئی ہے ۔ اور کلکٹر کے پاس یہ چیزیں بھیجنے کیلئے ان کمیٹیوں کو سہولت بہم پہنچائی گئی ہے ۔

اسی طرح دفعہ (۳۶) میں جیسا کہ میں نے ابھی کہا "شل " (shall) کے الفاظ حذف کر کے " مے " (may) کے الفاظ اسلئے رکھے گئے ہیں کہ اگزیکٹیو آفیسر ہر میونسپالٹی کیلئے لازمی طور پر مقرر نہو بلکہ اس کی جگہ پریسیڈنٹ بھی فرائض انجام دے سکے ۔

اسی طرح دفعہ (۷۷) ضمن (۳) ۔ اے اور بی کو تبدیل کیا گیا ہے۔ اے ۔ اور بی کو حذف کر کے یہ دونوں صورتیں رکھی گئی ہیں ۔ آپکو معلوم ہوگا کہ دفعہ ۷۷ اس صورت سے متعلق ہے جب کہ بعض ناگزیر صورتوں میں کمیٹی اپنے فرائض صحیح طور پر انجام دینے کے قابل نہو تو اس دفعہ کے تحت کمیٹی برخاست شلیہ متصور ہوتی ہے اور موجودہ قانون کے لحاظ سے جو نامنیٹڈ ممبرس ہوتے ہیں وہ دوسرے نامینیٹڈ ممبرس کی مدد سے نامزد کریگی کاروبار چلائینگے ۔ یہ طریقہ نہ صرف غیرجمہوری بلکہ موجودہ ڈھانچہ میں جچنے والا نہیں ہے ۔ اس لئے اسکو اسطرح بنایا گیا ہے کہ دوسرے منتخبہ ارکان کی ممبرشپ مسدود ہوجاتی ہے تو اسکے ساتھ نامنیٹڈ ممبرس کی ممبر شپ بھی مسدود ہونی چاھئے ۔ اور مکرر انتخابات ہونے تک ساری میونسپالٹی کے کاروبار گورنمنٹ کسی

ایسے شخص کے تفویض کرے گی جو ان کا اڈمنسٹریشن چلائیگا - اسلئے دفعہ ۷۷ ضمن (۳) اے اور بی میں ترمیات لائی گئی ہیں -

اسی طرح دفعہ ۸۰ میں ترمیم ہے - . . .

Mr. Deputy Speaker : How is it that after clause 4, there is clause 6 ? There is no clause 5.

Shri Gopal Rao Ekbote : On page 11, there is clause 5. I have covered clauses 3, 4 and 5 ; and I have now come to clause 6.

۸۰ کی موجودہ تشکیل کے لحاظ سے اسکی گنجائش نہیں ہے کہ اسٹیابلشمنٹ پر خرچہ کیا جاسکے - اس لحاظ سے اس میں ترمیم کی جارہی ہے -

یہ مختصر وجوہ و فحوی ہیں جنکے لحاظ سے ان ۴-۵ کلازس کا یہ مختصر بل لایا گیا ہے - یہ صرف ضابطہ کے دفعات ہیں جنکے ذریعہ زیادہ سہولتیں فراہم کیجارہی ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ ایوان انکو متفقہ طور پر منظور کریگا -

شری کے - انت ریڈی (بالکنڈہ) - مسٹر اسپیکر سر - یہ ترمیمی قانون جو ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے جیسا کہ ابھی ابھی آنریبل منسٹر نے فرمایا ضابطہ کی چند خامیوں کو دور کرنے کے بارے میں آیا ہے - در اصل جو ٹاؤن میونسپل کمیٹیز ایکٹ سنہ ۱۹۰۱ع ہے اس میں کئی خامیاں تھیں - جیسے جیسے ان خامیوں کا علم ہوتا جا رہا ہے ان میں اصلاح ہو رہی ہے - اس نوبت پر میں آنریبل منسٹر کے علم میں چند باتیں لانا چاہتا ہوں - اسی طرح ایک اور بل میونسپل ٹاؤن کمیٹیز کے سلسلے میں بھی ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے - اس میں بھی چند چیزیں پیش کی گئی ہیں میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کراؤنگا کہ حال ہی میں جب یہاں ڈیمانڈس فارگرانٹس (Demands for grants) زیر بحث تھے تو آنریبل منسٹر نے فرمایا تھا کہ نامنیشن (Nomination) کے اصول کو نکالنے کے لئے ترمیم لائی جا رہی ہے - سب نے ان دونوں بلز میں دیکھنے کی کوشش کی کہ وہ کہاں ہے - لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان دونوں مسودات قانون میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے - جب آنریبل منسٹر نے یہ تصفیہ کردیا ہے کہ نامنیشن کے اصول کو ختم کرنا چاہئے تو پھر ان بلز میں اس کا ذکر کیوں نہیں - ؟ شائد وہ غلط فہمی کی بناء پر کہا گیا ہے کہ اس کا بل انٹروڈیوس ہوا ہے - میں آنریبل منسٹر سے رکویسٹ (Request) کرونگا کہ وہ اس بارے میں ترمیمی قانون لا کر نامنیشن کو نکالنے کی کوشش کریں -

دوسری چیز میں آنریبل منسٹر سے کانفیڈنس (Confidence) کے سلسلے میں عرض کرونگا - یہ تجربۃ رہا ہے کہ پریزیڈنٹ (President) اور چیرمن (Chairman) پر کمیٹی کا وشواس نہیں رہتا اورکمیٹی نو کانفیڈنس موشن پاس کرتی ہے - لیکن قانون میں ایسا کوئی ضابطہ نہیں ہے کہ پریسیڈنٹ استعفا دے - چنانچہ ایسی کئی مثالیں ہیں کہ پریزیڈنٹ کے خلاف نوکانفیڈنس موشن پاس ہونے کے باوجود بھی پریسیڈنٹ استعفی نہیں دیتے- جب وہ ایک الکٹڈ (Elected) باڈی ہوتا ہے تو اس پر وشواس نہ ہونے کی صورت میں فوری استعفا دیدینا چاہئے - لیکن اسکی گنجائش قانون میں نہیں ہے - اس جزو کو قانون میں لانے کی ضرورت ہے - اسی طرح کی کئی کمزوریاں قانون میں ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ اس قانون کو لیجسلیچر (Legislature) نے پاس نہیں کیا ہے بلکہ اکزیکیوٹیو باڈی (Executive body) نے پاس کیا ہے - میں آنریبل منسٹر سے رکوسٹ کرونگا کہ وہ ان خامیوں کو نکالنے کی کوشش کریں - اور میں نے جو سجھاؤ دئے ہیں ان پرغور کریں اور آئندہ سشن میں اس بارے میں ترمیم لانے کی کوشش کریں -

* شری جی - سری راملو (منتھنی) میونسپل ٹاؤن کمیٹیز ایکٹ ۴ سکشنس کا ایک ترمیمی بل لایا گیا ہے - یہ بہت ضروری اور وقتیہ ہے - اسکے سوا ایک اور بل آنریبل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ نے ہمارے سامنے رکھا ہے - فسٹ ریڈنگ کے موقع پر میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس میں چند خامیاں ہیں جنکی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں - روزمرہ کی کارروائیوں اور بحث پیش کرنے میں رقومات کے سلسلے میں اور دوسرے کاموں میں دقت ہوتی ہے - اور تمام امور کے بارے میں جب لوکل باڈیز کانفرنس ہوئی تھی یہ تمام باتیں آئی تھیں اور خود آنریبل منسٹر بھی اس میں موجود تھے - وہاں رزولیوشنس پاس کئے گئے جنکی کاپیز (Copies) بھی آنریبل منسٹر کو بھیجی گئی ہیں اور ہمیں بھی ملی ہیں- ایک مرتبہ انہوں نے وہاں بھی اور اسمبلی میں بھی تقریر کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا تھا اس جانب انکا دھیان پر اشچت کرنا چاہتا ہوں کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے قانون میں جو اوستھ ہے اور مینوسپالیٹیز جس طرح کام کر رہی ہیں اس میں آئے دن پیچیدگیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ اسطرح عجلت سے کام کرتے ہوئے کانگریسی حکومت زیادہ دن رہ سکتی ہے - ابھی تین سال توگزر چکے ہیں اب دو سال باقی رھگئے ہیں - میونسپالیٹیز کے قوانین کو آڑے نہ لاتے ہوئے انٹلکچوول (Intellectual) طور پر اگر آپ لاتے تو اسمبلی کا وقت بھی بچ جاتا - اور جو رکاوٹ تھی وہ بھی ان سے دور ہو جاتی - لیکن ایسا نہیں کیا گیا امنڈنگ بل (Amending Bill) کے لانے کا جو طریقہ ہے اوس طریقہ سے نہیں لایا گیا ہے -

میں آنریبل منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ کے دھیان میں یہ چیزیں لانا چاھتا ھوں - آپ جب منسٹر ھوئے تو مجھے امید تھی کہ پانچ چھ امنڈنگ بل لائینگے اور اون تمام خرابیوں کی جانب توجہ کرینگے جنکا دور کرنا ضروری ھے - لیکن دوسرے امنڈنگ بلس کو پنڈنگ میں رکھکر صرف ایک امنڈنگ بل لایا گیا ھے - سب ایک ساتھ لائے جاتے تو اچھا ھوتا - اسکے یہ معنی نہیں کہ پوری پیچیدگیاں ایک ساتھ دور ھوجائینگی لیکن میں سمجھتا ھوں کہ (۹۰) فیصد پیچیدگیاں دور ھوسکتی تھیں - کمیٹیاں ھو رھی ھیں رزولیوشنس پاس ھو رھے ھیں اور یہ ساری چیزیں ھمارے سامنے ھیں تو پھر ان پر عمل کرنے کے لئے میں سمجھتا ھوں کہ زیادہ وقت کی ضرورت نہ ھونی چاھئے - لہذا مینونسپل ٹاؤن کمیٹیز کی انکم کے بارے میں میں کہونگا کہ مینونسپالیٹیز کے حدود کے اندر جو زمینات ھیں ان پر جو کاشت ھوتی ھے اس کا جو واٹر چارج (Water charge) یا سورس آف واٹر (Source of water ھوتا ھے اوسکے اخراجات جانے کے بعد اسکی آمدنی راست مینونسپالیٹی کو ملنا چاھئے - بجائے اسکے کہ پروفیشنل ٹکس وصول کیا جائے واٹر سورس کے اخراجات کو منہا کرکے مابقی آمدنی مینونسپالیٹی کو دی جائے تو میں سمجھتا ھوں کہ ھزاروں روپیہ کی آمدنی ھوسکتی ھے - گریڈڈسسٹم (Graded System) پر پروفیشنل ٹکس عائد کرنے کے لئے جو کہا گیا ھے میں کہونگا کہ اوس سے کوئی فائدہ ھونے والا نہیں ھے - ھمارا تجربہ ھے کہ معمولی ھوٹل سے بھی وھی ٹکس لیا جاتا ھے اور چنے پھٹانے بیچنے والے سے بھی وھی ٹکس لیا جاتا ھے - انکم وغیرہ کے تخمینہ کرنے کا کوئی سادھن نہیں ھے کہ گریڈڈ سسٹم پر بڑے دکانداروں سے زیادہ اور چھوٹے دکانداروں سے کم ٹکس لیا جانا چاھئے - ایسی تمام باتوں پر دھیان دیا جائے تو بہتر ھوگا - میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کے امنڈنگ بلس سے کچھ ٹھیک کام ھوسکتا ھے - میں منسٹر صاحب سے امید رکھتا ھوں کہ وہ دوسرے امنڈنگ بلس بھی جلد لائینگے ورنہ صرف ایک بل لانے سے کوئی فائدہ نہیں ھوگا -

* شری پی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - میونسپل ٹاؤن کمیٹیز کے سلسلہ میں جو ترمیم ھاؤز کے سامنے ھے اوس بارے میں میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاھتا ھوں - دو سال سے ٹاؤن کمیٹیز کے سلسلہ میں جو بلس وجود میں آئے اون کے سلسلہ میں الکشن سے پہلے اور الکشن کے بعد کافی احتجاج ھوتا رھا کہ نامنیشن کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ھے وہ غیر جمہوری ھے - ریپریزنٹیشنس (Representation) کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی جاتی رھی - اسمبلی میں توجہ دلائی گئی - منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ھم مجبور ھیں - پہلے کی حکومت منتخبہ حکومت نہ تھی ایسی حالت میں ھم کوئی بل نہیں لاسکتے - اب جبکہ الکشن ختم ھوچکے اس قانون کو تشنہ پایا گیا - ھم نے ریپرزنٹیشن لاکر منسٹر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کی - انہوں نے اس امر کا

اعتراف کیا کہ وہ خود شخصی طور پر اسکو مناسب نہیں سمجھتے لیکن یہ جو جوائینٹ رسپانسبیلیٹی (Joint responsibility) کا مسئلہ ہے اسلئے کچھ نہیں کرسکتے۔ میں عرض کرونگا کہ یہ ایسی باتیں ہیں جنہیں ہم اس جمہوری دور کے وزراء سے سننا نہیں چاہتے ۔ منسٹر صاحب انچارج اپنی ترقی پسندی جتاتے ہیں اسکے باوجود وہ ایسی چھوٹی موٹی ترمیمات لاتے ہیں ۔ ہمیں امید تھی کہ اس قانون میں جتنی ضروری ترمیمات ہیں وہ پیش کیجائینگی لیکن ایسا نہیں ہوا ۔ میں نے یہ خیال کیا تھا کہ جب منسٹر صاحب ریزنس اینڈ آبجکٹس (Reasons and objects) بیان کرینگے تو اوس وقت اسکی وضاحت کرینگے کہ جو دشواریاں ہیں انکو رفع کرنے کیلئے وہ کیا کرنے والے ہیں ۔ آیا کوئی اور ترمیمات لانے والے ہیں یا کیا ۔ لیکن انہوں نے اسکی کوئی وضاحت نہیں کی ۔ صرف چھوٹی موٹی دشواریاں جو گورنمنٹ محسوس کرتی ہے انکو رفع کرنے کیلئے ترمیمات لائے جاتے ہیں اور عوامی مسائل کے سلسلہ میں ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے ۔ اس بارے میں عوام میں ایک تشویش اور بیچینی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس تنقید کے جواب میں وضاحت کرینگے ۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ابھی اسکے لئے کوئی مناسب وقت یا موقع نہیں آیا ۔ یا وہ کونسی مشکلات ہیں جنکی وجہ سے مکمل ترمیمات نہیں لائے گئے ۔ الکشن کے بارے میں جو دشواریاں رہی ہیں اوس سلسلہ میں نامنیشن کو جواز قرار دینے کیلئے حکومت نے یہ کہا کہ نامنیشن کے ذریعہ ایسے لوگوں کو لیا جاتا ہے جو ٹکنیشینس (Technicians) ہیں ۔ انجینیرس ہیں ۔ ڈاکٹرس ہیں ۔ ایسے سکشنس (Sections) کو آپ نامینیٹ کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے لیکن ہمارا یہ کہنا ہے کہ انکو رائے دینے کا حق نہ ہونا چاہئے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں جہاں نامنیشنس ہوئے ہیں وہاں یہ حال ہے کہ ڈپارٹمنٹ نے ایک فہرست تحصیلدار سے لیکر ممبر آف دی ریوینیو بورڈ تک کی بنالی ہے .....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بل کے پرویو (Purview) میں یہ مسئلہ نہیں آتا ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ میں کہونگا کہ فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر یہ باتیں کہی جاسکتی ہیں ۔ اسطرح کی جو فہرست مرتب کیگئی ہے اوس میں اصول کو برقرار نہیں رکھا گیا نہ صرف یہ بلکہ ایسے لوگوں کے نام اسمیں دئے گئے ہیں جو اصول سے مطابقت نہیں رکھتے ۔ جن سیاسی پارٹیوں کی اکثریت ہے وہاں نامینیشنس کے ذریعہ انکو اقلیت میں لانے کی کوشش کیگئی ہے ۔ میں گیورائی تعلقہ کی مثال دونگا ۔ وہاں پی ۔ ڈی ۔ ایف پارٹی میجاریٹی (Majority) میں تھی لیکن نامنیشن کے ذریعہ اسکو میناریٹی (Minority) میں تبدیل کیا گیا ۔ ان چیزوں کو منسٹر صاحب کے ملاحظہ میں پیش کیا گیا ۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میجاریٹی کو میناریٹی میں تبدیل نہیں کیا جائیگا ۔ ہم نے ایک امپارشل (Impartial) نام پیش کیا تھا کہ فلاں

شخص کو لیا جائے جسکا تعلق کانگریس سے نہیں ہے ۔ وهاں کے مالی کا نام پیش کیا گیا تھا ۔ لیکن کانگریس پارٹی نے اوسی نام کے ایک آدمی کو وهاں کھڑا کردیا اور یه شہرت دیدی که یه وهی آدمی ہے ۔ نتیجه یه هوا که ایک میونسپالٹی میں الکٹیڈ میجاریٹی هونے پر بهی همارا آدمی نه آسکا ۔ میں منسٹر انچارج سے کہونگا که بجائے ان چهوٹی چهوٹی ترمیات کے جو لائی جارهی هیں ایسی ترمیات لائی جاتیں تو بہتر هوتا جن سے اس قسم کی دشواریاں رفع هوں ۔ میں امید کرتا هوں که وہ اس جانب توجه کرینگے ۔ اتنا کہتے هوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا هوں ۔

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్ (గజ్వేల్.) :

అద్యక్ష మహాశయా,

పురపాలక సంఘాలకు నామినేషనున్సు (Nominations) పద్ధతి రద్దుచేస్తామని సవరణలుతేబడ్డాయి. ఈనామినేషన్సు పద్ధతివిషయములో దాదాపు రెండుసంవత్సరములనుంచి ఈ అసెంబ్లీలో తీవ్రంగా వ్యతిరేకిస్తు వచ్చినప్పటికీ ప్రభుత్వం ఈ నామినేషన్సు పద్ధతి విషయంతో అశ్రద్ధ చూపుతూవచ్చింది. ఇతర పార్టీలనుంచి అధిక సంఖ్యాకులుగా ఎన్నుకోబడి వచ్చినవారిని అల్పసంఖ్యాకులుగా మార్చడానికీ, అధికారం తమచేతుల్లో పెట్టుకోవడం జరిగింది. ఇంకా ప్రశ్నోత్తరాల సమయంలో కూడ మంత్రిగారు సమాధానమిస్తు నామినేషన్లు తొలగించదలచామని చెప్పారు. కాని సిద్దిపేట విషయంలో చూస్తున్నాం. అక్కడ రెండుపార్టీలు—పి.డి.యఫ్., కాంగ్రెసు—పోటీచేశాయి. పి. డి.యఫ్. కు ౧౩, కాంగ్రెసుకు ౪ సీట్లువచ్చాయి కాని ప్రభుత్వం నామినేషన్సు చేసే అధికారం చేతిలోపెట్టుకొని యింకొక ౭ గురిని నామినేట్ చేసి కాంగ్రెసుతరపున మొుత్తం ౧౩ చేయబోతోంది. ఈ విధంగా భువనగిరిలో జరిగింది. అధిక సంఖ్యాకుల గా వచ్చిన పార్టీని మైనారిటీచేయడానికి నామినేషన్లనే ఆయుధాన్ని చేతులో ప్రభుత్వం పెట్టుకొని కూర్చుంది. ఒక వైపున ఈ విధంగా చేస్తూ రెండో వైపున, పురపాలక సంఘాల బిల్లుకు సవరణలంటూ తెచ్చితాము చేసిన తప్పులను ఈ ముసుగుద్వారా కప్పి పుచ్చేందుకు చేస్తున్నారని అనుకోకతప్పదు. నూటికి పైన పట్టణకమిటీలలో ఎన్నికలు అయినాయి. అక్కడనామినేషన్ అమలులోకి వచ్చింది. ఇవన్నిజరిగిన తరువాత ప్రభుత్వం ఈ విధంగా చిన్న చిన్న సవరణలుతీసుకు వచ్చి తనతప్పులు మరగు పరుచ కొనేందుకు ప్రయత్నం చేయబోతుంది. ఇకముందు జరిగే వాటిల్లోనయినా ఈ నామినేషన్ల పద్ధతిరద్దుచేస్తు బిల్లుచేస్తే బాగుంటుందని కోరుతున్నాను.

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ پہلی خواندگی کے موقع پر اس بل کے مضمرات کے پیش نظر اوس کے تعلق سے کوئی بات نہیں کہی گئی ۔ غالباً یه عام طور پر محسوس کیا جارہا ہے که عملی طورپر کام میں ضابطه کے متعلق کیا دشواریاں هورهی هیں ۔ ان هی دشواریوں کو دور کرنے کےلئے یه بل لایا گیا ہے ۔ اور صحیح طورپر لایا گیا ہے ۔ اس بل کی پہلی خواندگی سے فائدہ اٹھا کر بعض چیزیں نامنیشن کے تعلق سے ظاهر کی گئی هیں ۔ ایک آنریبل ممبر نے استعفادینے اور پریسڈنٹ کے خلاف نو کانفیڈنس (No confidence) پاس هونے کے بعد اوس کو نکالنے کے متعلق قانون میں

کوئی ضابطہ نہ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں کہا کہ ۱۹۵۰ع میں جو ایکٹ بنایا گیا اوس میں کئی خامیاں ہیں ۔ یہ بالکل صحیح ہے ۔ ۱۹۵۰ع میں یہ قانون بناتھا جبکہ کوئی ایسی لیجسلیٹیو اسمبلی نہیں تھی ۔ اوس وقت ون مینس لیجسلیشن (One man's legislation) تھا ۔ اوس زمانے میں جس درشٹی کون (दृष्टीकोन)کو لیکر قانون بنایا گیا وہ سنہ ۱۹۵۴ع میں باقی نہیں رہا ۔ اوس میں کافی تبدیلی ہوگئی ۔ خود آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن نے کہا کہ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس بل جو سلکٹ کمیٹی میں زیر غور تھا اوس میں کافی وضاحت کی جارہی ہے ۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوکل باڈیز ایکٹ میں بھی اوسی نہج پر اور اوسی کے مماثل ترمیم ہوگی ۔ میں اس کے پہلے ایوان میں بجٹ کے وقت کہا تھا اور جیسا کہ لوکل باڈیز کانفرنس جس کی طرف ایک آنریبل ممبر نے اشارہ کیا تھا وہاں بھی اس سلسلہ میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا تھا ۔ میں نے بھی اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میں خود بھی سنہ ۱۹۵۰ع کے قانون کی خامیوں کو محسوس کررہا ہوں ۔ ان کو دور کرنے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی طرف سے اقدامات کئے جارہے ہیں ۔ میرا خیال تھا کہ وہ کافی تھا ۔ قبل اس کے کہ اوس طرف سے اعتراض اٹھایا جائے حکومت خود ہی اس پر غور کررہی ہے ۔ نہ صرف ٹاؤن اور میونسپالٹیز ایکٹ کو بلکہ گرام پنچایت ایکٹ کو بھی ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس ایکٹ اور کارپوریشن ایکٹ کے مماثل بنایا جارہا ہے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حیدرآباد و سکندرآباد سٹیز کے کار پوریشن ایکٹ سے متعلق بھی کافی ترمیمات لانے کے لئے سوچا جارہا ہے ۔ میں خود اون کو اس سشن میں موو کرتا لیکن وقت نہیں ہونے کی وجہ سے وہ پیش نہ ہوسکے ۔ اون کی روشنی میں ٹاؤن اور سٹی میونسپالیٹز ایکٹ میں بھی کافی ترمیمات پیش کرنا تھا ۔ لیکن کار پوریشن ایکٹ کی ترمیمات وقت نہ ہونے کی وجہ سے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں ۔ اسی طرح ولیج پنچایت ایکٹ میں بھی ترمیم کی جائیگی ۔ تاکہ لوکل باڈیز ۔ کارپوریشن اور ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس جمہوری اصولوں پر چل سکیں ۔ اس نظریہ کے تحت کہ لوکل باڈیز اپنے اپنے پیروں پر کھڑی ہو کر کام کرسکیں حکومت ترمیمات لانے کے متعلق سوچ رہی ہے ۔ یہ بھی کہا گیا کہ چیدہ چیدہ بل لائے جارہے ہیں ایک دم کوئی مکمل بل کیوں نہیں لایا جاتا؟ میں یہ کہوں گا کہ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی ایسا مکمل قانون بنا یا جائے وہ ہمیشہ باقی رہے ۔ سماج جس طرح ترقی کررہا ہے اور اوس کی ضروریات جیسے بڑھتی جارہی ہیں اون کے پیش نظر کوئی قانون اسٹیٹک (Static)نہیں رہ سکتا ۔ سماج کے ضروریات بدلتے رہتے ہیں تو قانون بھی بدلتا رہتا ہے ۔ سنہ ۱۹۵۰ع میں جو ضروریات تھے اون کے پیش نظر اوس وقت کے قانون سازوں نے یہ قانون بنایا تھا جس کو آج کے قانون ساز کافی نہیں سمجھتے ۔ ممکن ہے کہ سنہ ۱۹۵۷ع میں جو قانون ساز آئینگے وہ آج کی ہماری ترمیموں کو نا کافی سمجھینگے ۔ یہ سمجھنا کہ مکمل ترمیمات کے بعد ایکم کے بعد ایک ہی مرتبہ ایک مکمل قانون بنایا جاسکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا

سمجھنا قانون کے بنیادی اصولوں سے اختلاف کرنا ھے - جس طرح سماج میں ترقی ہوتی رھتی ھے اوسی مناسبت سے قانون میں بھی ترمیم اور تبدیلی ہونا فطرتی چیز ھے - جیسا کہ میں نے کہا اون تمام قوانین میں ترمیات آرھے ھیں اس لئے یہ اعتراض صحیح نہیں کہ اسی وقت وہ تمام ترمیات ایک دم کیوں نہیں لائی گئیں - بعض چیزیں ایسی تھیں کہ اون کی وجہ سے کچھ ضابطہ کی مشکلات پیدا ھورھی تھیں اور میونسپالٹیز کے مالیہ پر بھی اثر پڑرھا تھا - یہ نہیں کہ یہاں کی لوکل سلف گورنمنٹ پر انر پڑرھا تھا - بلکہ خود بلدیہ کے موازنوں پر اثر پڑرھا تھا - اوسکو دور کرنے کے لئے اون قوانین کو اوس وقت تک معلق نہیں رکھا جاسکتا تھا جب تک مکمل ترمیات پیش نہ ھوجائیں - یہ ایک دیرینہ پروسس ھے (Process) جو ایوان کے سامنے لایا گیا ھے - نامینیشن کے تعلق سے جو کچھ کہا گیا اوس کے متعلق کئی مرتبہ کھلے طورپر گورنمنٹ نے یہ واضح کردیا اور خود میں نے بھی یہ کہا ھے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی نہیں کہ نامینیشن کو برقرار رکھا جائے - گورنمنٹ نے اس کو ایک ترمیم کے ذریعہ نکال دینے کا فیصلہ کرلیا ھے - مناسب وقت پر ترمیم کے ذریعہ اوس کو بھی ہٹا دیا جائیگا - نامینیشن کے تعلق سے ھم اور آپ دونوں متفق ھیں اس پر زیادہ چرچا کرکے بتانے کی ضرورت نہیں ھے - ٹاؤن میونسپالٹیز میں میجارٹی اور مینا رٹی کا زیادہ تصور ھوسکتا ھے - پولٹیکل پارٹیز پاور کے لئے وھاں لڑسکتی ھیں - لیکن جہاں تک لوکل باڈیز کا تعلق ھے وھاں ھم نے ایک وائڈر اپروچ (Wider approach) رکھا ھے - گورنمنٹ کی طرف سے میں اس کا اطمینان دلانا چاھتا ھوں - یہ تصور بھی صحیح نہیں ھوسکتا کہ نامینیشن اس طرح ھورھا ھے کہ اوس میں غلطی کا امکان نہیں - ھوسکتا ھے کہ نامنیشن کے سلسلہ میں ایک آدہ جگہ اس طرح کے اعتراض کا موقع پیدا ھوا ھو - لیکن زیادہ جگہوں پر ایسا نہیں ھوا - (۱۱۸) ٹاؤن کمیٹیز ، ۲ میونسپالٹیز ، (۱۰۲۰) ولیج پنچایتوں اور دوسری جگہوں پر حکومت کی جانب سے جو نامینیشنس ھوئے اس کے منجملہ صرف دوچار مثالیں دیکر کہنا کہ اس طرح نامزدگیوں کی وجہ سے میجارٹی کو مینارٹی میں تبدیل کیا جارھا ھے اور اس کو اس طرح جنرلائز (Generalise) کرنے کی کوشش کرنا مناسب نہیں - بعض مقامات پر اس میں شک نہیں کہ اعتراض کا موقع ملا ھوگا - لیکن اس کے لئے یہ کہنا کہ عمداً حکومت ایسا کررھی ھے حقیقت سے بعید ھے - سارے باڈیز کی حدتک خود آپ نے بھی شکایت نہیں کی - ایک دو مثالوں کو جنرلائز کرکے الزام لگانے کی کوشش کی جارھی ھے - اس لئے میں آپ سے امید رکھتا ھوں کہ اس کو آپ متفقہ طورپر منظور کریں گے - میں نے پہلے کہا ھے اور اب بھی کہتا ھوں کہ ھوسکے تو جولائی کے سشن میں یا اوس کے بعد کے سشن میں ٹاؤن میونسپالٹیز اورکارپوریشن ایکٹس میں ترمیمیں لائی جائینگی - جہاں تک نامینیشن کا مسئلہ ھے وہ اون ترمیات کی وجہ سے ھمیشہ کے لئے ختم ھوجائیگا -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953, be read a first time."

The motion was adopted.

Shri Gopal Rao Ekbote : I beg to move :

"That L.A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953, be read a second time."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953, be read a second time."

The motion was adopted.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr. Deputy Speaker: We shall take up the Bill, clause by clause.

Clause 2.

Mr. Deputy Speaker: There are no amendments to clause 2.

The Question is :

"That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Shri Ankush Rao Ghare (Partoor): I beg to move:

"That in clause (3) of section 33 of the Act—

(*i*) In lines 4 and 5: Omit the following: "and any extract from the minutes of the proceedings of the Committee"

(*ii*) In line 5: between the words "or" and "any" insert "copy" of"

(*iii*) In line 6: Omit "or thing"

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

श्री. अंकुशराव व्यंकटराव घारे :—

स्पीकर सर, अिस बिल के बहस के दौरान में पहले यह बताया गया है कि म्युनिसीपालिटीज और टाअुन कमेटीज के अेडमिनिस्ट्रेशन के बारे में जो कुछ प्रॅक्टिकल डिफिकल्टीज आती है अुनको दूर करने के लिये गवर्नमेंट की जानिब से यह अमेंडमेंट लाया गया है। मैं समझ रहा था कि अिस में कुछ और तरमीम करने की जरूरत है। गवर्नमेंट की तरफ से जो तरमीम लाअीगअी है वह अिस-लिये है कि कलेक्टर साहब को अेक्स्ट्रेक्टस आफ मिनिटस कमेटीज से तलब करने का अख्तियार है। लेकिन मैं समझता हूं कि जितने भी रेजोल्यूशन्स टॉअुन कमेटीज या म्युनिसीपालिटीज से मजूर होते हैं वह सब अुनके देखने में आते हैं, और ये कमेटियां जब कभी किसी मसले पर अेग्री करती हैं तब अुस मसले की कॉपी कलेक्टर साहब के पास अिनफरमेशन के लिये हमेशा जाती रहती है। अैसी हालत में कलेक्टर साहब को अेक्स्ट्रॅक्टस् ऑफ मिनिटस् तलब करने की जरूरत क्यों महसूस की जा रही है यह मेरी समझ में नहीं आता। कमेटी में जो मामला तय पाता है अुसकी जानकारी कलेक्टर साहब को मिल जाती है, अैसी हालत में 'बिहाअिंड दि सीन' जो बातें होती हैं अुनको अुन्हें जानने की आवश्यकता क्यों मालूम हो रही है? यहां पर भी हम देखते हैं कि कोअी सिलेक्ट कमेटी होती है तो अुसके अेक्स्ट्रॅक्टस असेंबली में मंगवाने की जरूरत नहीं होती, और अुसकी अिजाजत भी नहीं होती। अिसी तरह से वहां पर भी यह जरूरत महसूस नहीं की जानी चाहिये। दूसरी बात यह है कि कलेक्टर साहब को टाअुन कमेटीज और म्युनिसीपालिटीज पर जनरल सुपर-विजन करने का अख्तियार है, चाहे जो चीज वह मंगवा सकते हैं, देख सकते हैं और अुनको कोअी क्वश्चन भी नहीं किया जासकता कि आप क्यों मदाखलत करते हैं। अैसी हालत में मैं अिसकी जरूरत महसूस नहीं करता। दूसरी दिक्कत में यह महसूस करता हूं कि जब कोअी डाक्यूमेंटस टाअुन कमेटीज या म्युनिसीपालिटीज से कलेक्टर साहब तलब करते हैं तो अुसके सिलसिले में फैसलेजात में भी देरी होती है। अिसलिये ये अल्फाज डिलीट करने के लिये मैंने तरमीम लाअी है। मैं जानता हूं कि यह तरमीम बहुत अहमियत रखनेवाली नहीं है। अुनकी सहूलियत और म्युनिसीपालिटीज के कारोबार और कलेक्टर साहब के अख्तियार अिनके बारे में जो अनामलीज पाअी जाती हैं अुनको

दूर करने के लिहाज से मैंने यह तरमीम लाओी है । मैं अुम्मीद करता हूं कि मूव्हर आफ दी बिल मेरी अमेंडमेंट को मंजूर फरमायेंगे ।

شری کے۔ اننت ریڈی ۔ یہ مختصر سی ترمیم جو ابھی آنریبل ممبر موور نے پیش کی جو اکسٹراکٹ (Extract) کلکٹر یا اسکے مجاز کردہ کسی آفیسر کے پاس بھیجے جانے سے متعلق ہے ۔ کمیٹی جو رزولیوشن پاس کرتی ہے اسکے بھیجے جانے سے متعلق عذر نہیں ہوسکتا لیکن جو منٹس (Minutes) ہوتے ہیں یا رزولیوشن پر جو ڈسکشن ہوتا ہے اسکو بھیجنے کا جہاں تک تعلق ہے وہ اس بل کی اسپرٹ کے خلاف ہے کیونکہ ایک الکٹڈ باڈی میں جو بحث کیجاتی ہے اسمیں مختلف پارٹیوں کے ممبر مختلف وچار (विचार) کمیٹی کے سامنے رکھتے ہیں ۔ انکے بارے میں کلکٹر کو دلچسپی نہ ہونا چاہئے کہ کس رکن نے کیا کہا اسلئے میں منٹس کا اکسٹراکٹ بھیجنے کے بارے میں اختلاف کرتا ہوں لہذا موور آف دی اسنڈمنٹ نے جو تجویز پیش کی ہے اسکو قبول کیا جائے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ کلاز (۳) میں یہ ایک مختصر سی ترمیم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ترمیم کے خلاف تقریر ہورہی ہے ۔ پہلی ترمیم یہ ہے کہ حسب ذیل الفاظ حذف کئے جائیں ۔

and any extract from the minutes of the proceedings of the Committee

دوسرے

In line 5: between the words 'or' and 'any' insert 'copy of'

ڈاکومنٹ کے بجائے کاپی آف کے الفاظ صحیح طور پر نہیں بیٹھتے ۔ تیسرے آرتھنگ (or thing) کے الفاظ کو اومٹ (Omit) کیا جائے ۔ یہ تین ترمیات ہیں ۔ حکومت کیطرف سے قانون میں جو ترمیم پیش کیگئی ہے وہ دفعہ (۱ے) کا لازمی نتیجہ ہے ۔ دفعہ ۳۳ ضمن (۳) کے تحت کلکٹر کو ڈے ٹو ڈے (Day to day) معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن ساتھ ساتھ انکو نگرانی رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے جب کبھی وہ منٹس (Minutes) کی کاپی مانگتے ہیں انہیں بھیجنے کیلئے یہ دفعہ مدون کیا گیا ہے ۔ ڈاکومنٹ (Document) کے تعلق سے جو عمل ہوتا ہے اسکے متعلق آنریبل ممبر کو کچھ غلط فہمی ہورہی ہے ڈاکومنٹ کا لفظ بہت وسیع ہے ۔ ڈاکومنٹ میں نقل یا نقل النقل بھی داخل ہوجاتا ہے ۔ تمثیل کے طور میں یہ کہونگا کہ کمیٹی کو کئی گھنٹے دینے کا حق ہے اور اسمیں کارروائی کو کسی حد تک کلکٹر کے پاس بھی بھیجا جانا پڑتا ہے ۔ آنریبل ممبرس اچھی طرح جانتے ہیں کہ آئے دن کئی مشکلات ہوتی رہتی ہیں جن میں اصل دستاویزات کو دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے ۔

اگر اس ترمیم کو قبول کرلیا جائے تو کلکٹر اوردوسرے ھائیر اتھارٹیز (Higher Authorities) اسکو دیکھنے سے محروم ھوجائینگے - اسلئے میں امید کرتا ھوں کہ ترمیم نمبر ۲ جو غلط فہمی پر مبنی ھے اسکو وتھ ڈرا (Withdraw) کرلیا جائیگا -

اسیطرح " آرتھنگ "، کو اومٹ کرنے کیلئے کہا گیا ھے - میں سمجھتا ھوں کہ رجسٹر وغیرہ جنکو میونسپالٹی مینٹین کرتی ھے ڈاکومنٹ کی تعریف میں نہیں آتے لیکن پھر بھی انکو دیکھنے کی ضرورت ھوتی ھے - اسلئے "تھنگ"، کاجامع لفظ رکھا گیاتا کہ اسمیں رجسٹر بھی داخل ھوجائے - میں سمجھتا ھوں کہ میرے لائق دوست اسکووتھ ڈرا کرلینگے -

Shri Ankush Rao Ghare : Sir, I beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 3.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

" That clause 3 stand part of the Bill. "

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clause 4

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That clause 4 stand part of the Bill. "

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Clause 5

Shri Ankush Rao Ghare : I beg to move :

" (*a*) That in line 1 of sub-section (1) of section 77 of the Act, omit the words 'not competent to perform'

(*b*) At the end of sub-section (1) of section 77 of the Act, for the words 'may order a fresh election to take place' substitute the following :—

'shall order a fresh election to take place within the period of three months'

(*c*) Omit sub-section (2) of section 77 of the Act ".

شری گوپال راؤ اکبوٹے - قبل اسکے کہ عالیجناب اس امنڈمنٹ پر تقریر کرنے کی اجازت عطا فرمائیں میں اسپر ایک دستوری اعتراض پیش کرنا چاھتا ھوں - اصل امنڈنگ بل دفعہ ۷۷ الف اور ب میں ترمیم کیلئے بیش ھوا ھے - اس کا جو متن (سبجکٹ میٹر) ھے وہ بالکل علحدہ ھے اوس سے جس برکہ میرے معزز دوست ترمیم پیش کررھے ھیں اور جسکی کہ اجازت نہیں دیجاسکتی - اس سلسلہ میں غالباً رول ۱۳۷ بالکل صاف ھے - اسکے تحت وھی دفعہ معرض بحث میں آسکتا ھے جس برکہ اوسکا سبجکٹ میٹر حاوی ھو - اسکے الفاظ یہ ھیں -

The following conditions shall govern the admissibility of amendments :

An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter of the clause to which it relates.

اب میری جو ترمیم ضمن ۳ کے لحاظ سے ھے اسے عالیجناب ملاحظہ فرمائیں - اس امنڈمنٹ کا اوس سے کوئی تعلق نہیں ھے - یہ سکشن ۷۷ کے تعلق سے ھے جو بالکل انڈپنڈنٹ آف ایچھ ادر (Independent of each other) ھے - اسمیں ھیٹروجنس کلازس (Heterogeneous Clauses) لائے گئے ھیں اگر ھوموجنس (Homogeneous) ھوتے توانکی اجازت دیجاسکتی تھی - لیکن یہ انڈپنٹ کلازھے اسلئے رول ۱۳۷ کے لحاظ سے کسی صورت میں بھی اسکی اجازت نہیں دیجاسکتی سوائے اسکے کہ آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ یہ بتلائیں کہ ان کی ترمیم اسکوپ آف دی بل (Scope of the Bill) پر حاوی ھوتی ھے - مثال کے طور پر ضمن (۳) کا سبجکٹ میاٹر ملاحظہ فرمایا جاسکتا ھے -

All members of the Committee including the President, Vice-President shall as from the date of the order be deemed to have vacated their offices.

یعنی کوئی ٹاؤن کمیٹی یا میونسپالٹی سوپرسیڈ (Supersede) ھونے کے بعد اسکے قانونی اثرات کیا ھونگے ان کو بتلانے والے کلازس الف اور ب ھیں -

اب جو ترمیم چاھی جارھی ھے اسکا سبجکٹ میاٹر اسکوپ آف دی بل (Scope of the Bill) میں نہیں آتا - بی یہ ھے کہ -

" All powers and duties of the committee shall until the Committee is reconstituted be exercised and performed by such person or persons as the Government may appoint in that behalf ".

اسکوپ آف دی بل کے سلسلے میں جہاں تک دفعہ ۵ کا تعلق ھے سبجکٹ میاٹر آف کلاز فائیو (Subject matter of caluse 5) یہ ھے کہ جہاں غیردستوری طور پر ایک کمیٹی برخاست کی جائے تو اس برخاست شدہ کمیٹی کے قانونی اثرات کیا ھونگے - یہ بتلایا

گیا ہے۔ قانونی اثرات یہ ہونگے کہ تمام نامزد شدہ اور منتخب شدہ ارکان اپنے سیٹس سے مستعفی متصور ہونگے ۔ اور دوسرے یہ کہ دوسرا الکشن ہونے تک گورنمنٹ اسکا انتظام کسی ایسے شخص کے ذمہ کرسکتی ہے جسکو وہ نامزد کریگی ۔ یہ سبجکٹ میاٹر ہے ۔ اسکے متعلق کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ۔

(*a*) In line 1 of sub-section (1) of section 77 of the Act omit the words " not competent to perform ".

سکشن ۷۷ سب سکشن (۱) کو آپ ملاحظہ فرمائیں ۔

" If a committee is not competent to perform or persistently makes default in the performance of the duties imposed on it or undertaken by it under this Act or any other law for the time being in force or exceeds or abuses its powers to a grave extent, the Government may by an order stating the reasons therefor published in the Jarida, dissolve such committee ".

گر ہم اس میں ترمیم لاتے تو آپ اسپر ترمیم لاسکتے تھے ۔ لیکن امنڈنگ بل میں اس کمیٹی کے ڈزالو (Dissolve) ہونے کے بعد کے لئے درج ہے ۔ کیونکہ سکشن ۷۷ میں ہمنے امنڈمنٹ لایا ہے ۔ وہ ہیٹروجینس کلاز (Heterogeneous clause) ہے ۔ ہر ایک کلاز اپنی جگہ مکمل ہے ۔ دوسری کلاز میں یہ بتلا یا گیا ہے کہ ڈزالو ہونے کے بعد کیا عمل ہو گا ۔ اس سلسلے میں بمبئی لیجسلیٹیو اسمبلی سے ۔

Decisions of the Hon'ble Speaker of the Bombay Legislative Assembly.

صفحہ ۳۴ - ۳۵ کا کچھ حصہ بڑھکر سناتا ہوں ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ

" In my view, therefore, though for the gererality of cases the fact of the matter being embodied in one section might serve as a proper test, it will not be of universal application. It can apply only in cases where the subject matter of the section represents homogeneous matters representing one idea. The principle of determining whether a motion is in order or not, is to see whether it is relevant to and within the scope of the amending Bill. The test of seeing to the section, as urged on the strength of the previous rulings, will not apply in cases where sections group together several heterogeneous matters for the purposes of linguistic convenience or for any other purpose. In such cases, it is only the subject-matter of the particular clause or sub-section that will have to be looked to and no amendment can be

allowed unless it is relevant to or refers to a matter which is co-related to the subject-matter of the amending Bill ".

اس کا کوئی تعلق ڈسولیوشن (Dissolution) سے نہیں ہے - ڈیسولیوشن
عمل میں آنے کے بعد حکومت کو کیا کرنا پڑیگا اس کے تعلق سے کلاز (۵) میں ہم
ترمیم لاتے تو وہ اسکوپ آف دی بل میں آتا - اس لحاظ سے رول ۱۳۷ اور بمبئی
لیجسلیٹیو اسمبلی کے ڈیسیشن (Decision) کے لحاظ سے آپ کی دونوں
ترمیمات غیر دستوری ہو جاتی ہیں -

سری کے - اننت رام راؤ - اس بل کے ذریعہ آپ نے ضمن (۳) کے بارے میں
ترمیم لائی ہے - جب کمیٹی ڈزالو (Dissolve) ہوتی ہے تو اسکے ساتھ
پریزیڈنٹ بھی ڈزالو ہو جاتا ہے - اسکے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کمیٹی
ڈزالو ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی فوری الکشنس ہونے چاہئیں - یہ سبجکٹ
میاٹر آف دی بل (Subject matter of the bill) نہیں ہے مگر وہ ۷۷ کے
تابع ہے - جب کمیٹی ڈزالو ہو جاتی ہے تو اسکے ساتھ ہی الکشن کا سوال پیدا ہوتا
ہے اس لحاظ سے یہ سبجکٹ میاٹر ہو جاتا ہے - اس لئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ
معقول اور قواعد کے تابع ہے - اس کی اجازت ملنی چاہئے -

* شری کے - وینکٹ راما راؤ - اس سے قبل بھی ہمارا تجربہ رہا ہے اور یہ کنونشن
(Convention) رہا ہے کہ جب کسی دفعہ میں ترمیم کی جاتی ہے
تو اس کی کانسی کونشل (Censequential) چیزیں بھی معرض
بحث میں لائی گئی ہیں - ٹیننسی ایکٹ اور دوسرے ایکٹس میں بھی ایسا ہوا ہے -
یہ انڈائرکٹ (Indirect) نہیں ہے - یہ اسکوپ اینڈ سبجکٹ
میاٹر (Scope and subject matter) میں آجاتا ہے - اصول
یہ ہے کہ

" An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter and the clause to which it relates ".

کلاز (۵) کے الفاظ یہ ہیں کہ

" All members of the committee including the President and Vice-President as from the date of the order be deemed to have vacated their office ".

یہاں آرڈر ہے - ڈسولیوشن (Dissolution) کا آرڈر بھی دیا
جاسکتا ہے اور سسپنشن (Suspension) کا آرڈر بھی دیا جاسکتا ہے
کسی کمیٹی کے ڈزالو ہونے کے بعد یہ ہوتا ہے - اور کلاز ۵ کی ترمیم واقعی آئینی ہے

لیکن آرڈر کے الفاظ کیسے ہیں - سسپنشن کے وقت بھی ایسا آرڈر دیا جاتا ہے اور ڈیسولیوشن میں بھی آرڈر دیا جاتا ہے - لیکن ۲۲ میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی کمیٹی ان کا پیٹنٹ (Incompetent) ہو تو بھی سسبنشن یا ڈیسولیوشن کی جاسکتی ہے - میرا مطلب یہ ہے کہ دفعہ (۱۰) کے تحت ایسا آرڈر جہاں بھی دیا جاتا ہے وہ محض کامپیٹنسی (Competency) کی بناء پر نہو - اور صرف کامپیٹنٹ ہونے کی وجہ سے ڈزالو نہ کیا جائے - آرڈر کے الفاظ کے لحاظ سے ۲۲ میں ترمیم کرسکتے ہیں - ایسا ہے - مختصراً میں یہ عرض کرونگا کہ کامپٹنسی کی بناء پر آرڈر جاری نہ کیا جائے - اگر پرسسٹنٹلی (Persistently) کوئی احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ایسی صورت میں ڈزالو کرنے کے اختیارات گورنمنٹ کو ہیں - لیکن کامپیٹنسی کی بناء پر نہ دینا چاہئے - اس وجہ سے ہم آرڈر کو کوالیفائی (Qualify) کرنا چاہتے ہیں - اس کے لئے ہم (۱۲) میں امنڈمنٹ نہیں لاسکتے تاوقتیکہ اصل دفعہ کو ٹچ (Touch) نہ کریں یہاں یہ ہے کہ

"An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter and the clause to which it relates."

یہ اسکوپ آف دی بل میں آتا ہے - اور ریلیونٹ (Relevant) ہوسکتا ہے - اس سے قبل بھی اسمبلی میں ایسا طریقہ رہا ہے اور بہت سے دفعات کے سلسلے میں اصل دفعہ میں ترمیمات پیش کی گئی ہیں - ان حالات میں میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ قابل قبول ہے -

شری کے - اننت ریڈی - یہاں ایک قانونی بحث اٹھائی گئی ہے - اور یہ کہا جا رہا ہے کہ امنڈمنٹ چونکہ ریلیونٹ نہیں ہے اسلئے پیش نہیں کیا جاسکتا - میں یہ عرض کرونگا کہ موجودہ صورت میں دفعہ ۲۲ چھ سب سکشنس پر مشتمل ہے - سب سکشن (۳) میں امنڈمنٹ چاہا جا رہا ہے - اس کے لحاظ سے یہ کہا جارہا ہے کہ جب کوئی کمیٹی ڈزالو ہو جائے تو اسکے کیا کانسی کونسز (Consequences) ہونگے - سب سکشن (۱) میں جہاں ڈزالو (Dissolve) کیا جاتا ہے تو اسکے کانسی کونسز (۳) میں آتے ہیں - اس لحاظ سے سب سکشن (۱) میں جو امنڈمنٹ دیا جارہا ہے وہ کانسی کونشل اور وتھن پرویو آف دی سبجکٹ میٹر (Within purview of the subject matter) ہو جاتا ہے - ابھی آنریبل منسٹر نے بمبئی کے رولنگ کے حوالہ سے فرمایا کہ وہ ہیٹرو جینس (Heterogenoeus) ہوتا ہے ایسی صورت میں اسکا اطلاق نہیں ہوتا - لیکن اس سکشن میں ہومی جینس (Homogeneous) ہے - امنڈمنٹ وتھن دی اسکوپ (Within the scope) ہے - ابتک جو بلز لائے گئے ہیں ان میں کانسی کونشل

امنڈمنٹس کی اجازت دیگئی ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرونگا کہ یہ وتھن دی اسکوپ (Within the scope) ہے موو (Move) کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ اس سلسلے میں دو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں ۔ ایک آنریبل ممبر نے امنڈمنٹ کے متن پر ہی تقریر کی ۔ اس وقت جو سوال ھاؤس کے سامنے ہے وہ اتنا ہی ہے کہ یہ امنڈمنٹ سب سکشن (۳) کے لئے ہے ۔ اس سلسلہ میں سب سکشن (۱) اور (۲) کے لئے امنڈمنٹس دئے جاسکتے ہیں یا نہیں ۔ میں نے اس سلسلے میں رول (۱۳۷) اور لیجسلیٹیو اسمبلی بمبئی کا ڈسیسن پیش کرکے بتایا کہ وہ ریلیونٹ ٹو سبجکٹ میاٹر (Relevant to subject matter) نہیں ہے اور اسکوپ آف دی بل کے اندر نہیں اتا ۔ اس لحاظ سے وہ پیش نہیں ہوسکتا سب سکشن ۱-۲-۳- ہوموجینس ہیں یا ہیٹروجینس ہیں اس کے فیصلے پر اس اعتراض کا تصفیہ ہو جاتا ہے ۔ آپ نے اسکی کوئی وجہ نہیں بتائی کہ یہ ہیٹروجینس کیوں نہیں ہے میں نے بتایا ہے کہ یہ ہیٹروجینس اس لئے ہے کہ پہلے ڈیسولیوشن کے تعلق سے سب سکشن (۱) میں صاف طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ ڈیسولیو شن کن صورتوں میں ہوگا ۔

"If a committee is not competent to perform or persistently makes default in the performance of the duties imposed on it or undertaken by it under this Act or any other law for the time being in force or exceeds or abuses its powers to a grave extent, the Government may by an order stating the reasons therefore published in the Jarida, dissolve such committee."

مختلف وجوہات کی بناء پر اگر گورنمنٹ کو اطمینان ہوجائے کہ کمیٹی کو ڈزالو کرنا چاہئے تو گورنمنٹ اسکا آرڈر دیگی ۔ اسکا کوئی تعلق دوسرے سب سکشنس سے نہیں ہے ۔

"If after the fresh election.......".

یہاں فرش الکشن (Fresh election) ہے

"....and may order a fresh elections to take place"

فرش الکشن کا آرڈر ہونے کے بعد دوسرا سبجکٹ میاٹر شروع ہوسکتا ہے ۔ اور دوسری جدید کمیٹی وجود میں آئیگی ۔

"Incompetently perfoms or makes default in such performance of duties imposed on it or undertaken by it under this Act, the Government may by an order stating the reason therefore declare the committee to be incompetent or in default or to have exceeded or abused the power........"

"......and supersede it for a period to be mentioned in the order"

وہ ڈیسولیوشن کیلئے اور یہ سسپنشن (Suspension) کیلئے ہے - اگر کمیٹی سے کوئی گریو (Grave) یا سیریس (Serious) افعال سرزد ہوں یا ایسے واقعات ظاہر ہونے ہیں جنکا سب سکشن (۲) میں ذکر ہے تو ایک مدت مقررہ کیلئے اسکو سپرسیڈ (Supersede) کریگا - اس میں فرنس الکشن کا کوئی سوال نہیں ہے - یہ دونوں صورتیں الگ ہیں -

It has nothing to do with each other.

ان دونوں صورتوں میں سپرسیشن (Supersession) کا آرڈر ہوتا ہے یاڈیزولیوشن کا آرڈر ہوتا ہے - یہ گورنمنٹ کا ایک اسٹیج (Stage) ہوگا ....

شری اننت ریڈی - سب سکشن سے اسکا تعلق ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - آپ کی رائے تو معلوم ہوچکی - لیکن وجوہات ظاہر ہونے چاہئیں - یہ انڈپنڈنٹ آرڈر اس لئے ہے کہ وھاں فرش الکشن ہوتا ہے - دوسرے میں سپرسیشن ہوتا ہے - فرش الکشن نہیں ہوتا - دونوں کے ریزنس (Reasons) الگ ہوتے ہیں - وہ کمیٹی ختم ہوجاتی ہے - یہ دونوں الگ الگ قانونی تصورات پیدا کرنے والے آرڈرس ہیں اور انکے نتائج بھی جداگانہ ہیں - اب سب سکشن (۳) جو ہے ڈسولوشن اور سسپنشن آرڈر (Suspension order) کیا ہوگا اسکے لئے یہ ہے کہ

"If the Committee is so dissolved or superseded, the following consequences shall ensue........."

یہ اس قانون کے تاثیرات ہونگے - ظاہر ہے کہ تاثیر قانونی جو ڈسولوشن کے بعد ہوتی ہے اسکے لئے یہاں یہ ہے کہ

"all Members of the Committee save the President and the nominated Official Members, shall as from the date of the order, vacate their offices as such members;"

اب دوسرے یہ کہ

"all powers and duties of the Committee may until the Committee is reconstituted be exercised and performed by the President and Official Members and by such person or persons as the Government may appoint in that behalf;"

تو یہ دو قانونی تاثیرات ہیں - پہلی ترمیم کے بارے میں اس ایوان میں کوئی فیصلہ ہوا ہے یہ صحیح نہیں ہے - سبجکٹ میاٹر (Subject matter) معین تھا - سبجکٹ میاٹر سے متعلق ترمیم آئی تھی - بمبئی اسمبلی میں بھی یہ مسئلہ آیا تھا وھاں جن الفاظ میں اسکو مسترد کیا گیا ہے اوتہیں عالیجناب ملاحظہ فرمائیں -

" As regards the first proposition, it no doubt stated in general erms by my predecess rs that .... '

بمبئی اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا تھا - اسکا حوالہ وہاں بھی دیا گیا تھا -

" when a Bill proposing amendments to certain specific sections of an existing Act is brought before the House, all the sections proposed to be amended are submitted to its juri diction and the House is entitled to alter or amend those sections in a manner which may appear, in their considered judgement, to be in the interests of the people."

یہ تو عام طور پر غلط تھا -

" While not wishing to dissent from this general statement, I cannot agree with the interpretation that is sought to be given to that general statement that any and every amendment can be brought in, irrespective of the homogeneity of matter or conception merely because the amending Bill happens to group in one section certain subjects."

ایک سکشن کے ذریعہ رول‌میکنگ پاور (Rule making power) حکومت کو دیا جاتا ہے - یہ صحیح نہیں ہے کہ دوسرے سب سکشن کی بھی ترمیم پیش کرنی چاہئے- میں اسکو اہمیت نہیں دے سکتا - دو تین تقریریں جو اپوزیشن کی طرف سے کیگئی ہیں اون میں میں کوئی قوت یا دلیل نہیں پاتا - اور نہ کوئی ایسی وجہ ظاہر ہورہی ہے کہ واقعی اس مسئلہ کی اہمیت کو قبول کیا جائے - اسلئے میں نے تھوڑا سا وقت لیکر عالی جناب کی توجہ کو اس جانب مبذول کرانے کی کوشش کی -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا یہ دونوں چیزیں اس میں آتی ہیں ؟

شری کے - وینکٹ رام راؤ - ڈی ( ) کا اس سے تعلق ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - نہیں ہے - وہ سوپرسیشن اور ڈسولوشن سے متعلق ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ جو امنڈمنٹ پیش کیگئی ہے وہ وتھ ان دی اسکوپ آف دی بل (Within the scope of the Bill) اور ریلونٹ (Relevant) ہے - اسلئے میں اسکی اجازت دیتا ہوں -

Shri K. Anantha Rama Rao: I beg to move:

" (*a*) That in line 1 of sub-section (1) of section 77 of the Act omit the words ' not competent to perform '."

(b) " At the end of sub-section (1) of section 77 of the Act, for the words ' may order a fresh election to take place ' substitute the following :-

'shall order a fresh election to take place within the period of three months'. "

(c) " Omit sub-section (2) of section 77 of the Act ".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

श्री. अंकुशराव घारे :—अुपाध्यक्ष महोदय, मेरा अिस अमेंडमेंट के लाने का मकसद यही है कि सेक्शन ७७ के सब सेक्शन में, "नॉन कॉपिटंट टू परफार्म" (Non compotent to perform) यह जो अलफाज रखे गये है अुनको निकाला जाये । अिस सेक्शन में यह बताया गया है कि अगर किसी कमिटी को गव्हर्नमेंट नॉन कॉंपिटंट समझती है, तो अुसे सुपरसीड करने का, या डिसाल्व करने का अखत्यार अिस सेक्शन ७७ के सब सेक्शन १ के तहत दिया गया है । मैं अिसके बारे में कहना चाहता हूं कि कोअी शख्स या कोअी कमिटी कॉंपिटंट है, या अिन कॉम्पिटंट है, यह तय करना बडा मुश्किल है । अिस तरह से कॉंपिटंन्सी तय नहीं की जा सकती । कॉंपिटन्सी है या नहीं यह देखने के लिये कोअी थर्मामिटर नहीं है कि जिससे हम कॉंपिटन्सी देख सकें । मैं समझता हूं कि कॉंपिटन्सी की बिना पर किसी कमिटी को सुपरसीड करने का या डिसाल्व करने का अखत्यार गव्हर्नमेंट को देना मुनासिब न होगा । अिस तरह यदि किसी की कॉंपिटन्सी को चैलेंज किया जाय तो बडा मुश्किल होगा । अगर हमारी मिनिस्टरी को भी यदी कोअी कॉपिटन्सी की बेसिसपर चॅलेंज करे तो बडी मुश्किल होगी । अिस लिये किसी की कांपिटन्सी का फैसला करना बडामुश्किल है । अिस लिये कॉंपिटन्सी के बेसिस पर अुनको निकाल देना मुनासिब न होगा । अिस लिये अिसको ओमिट (Omit) करना चाहिये ।

दूसरी चीज यह कहना चाहता हूं कि जब कोअी कमिटी डिसाल्व होती है तब अुस कमेटी के लिये फ्रेश अिलेक्शन (Fresh election) होने चाहिये अैसा रखा गया है । अुसमें मैंने अिस लफ्ज को बढाने के लिये कहा है ताकि अुसमें कुछ डेफिनेटनेस आजाये । अिस अिलेक्शन्स के लिये कोअी टाअिम नहीं फिक्स किया गया है ।हम देखते हैं कि जब दो या तीन तीन साल से कमिटी डिजाल्व होती है, फिर भी वहां पर री-अेलेक्शन्स नहीं किये जाते । और गव्हर्नमेंट का जो रेडटेपिझम है अुसमें तो अैसे कामों के लिये काफी देरी हो जाती है । और काफी दिनों तक अेक बॉडी जाने के बाद भी दूसरी के लिये कोअी अिलेक्शन नहीं किये जाते, और देरी होती है । अिस लिये जो लोकल सेल्फ गव्हर्नमेंट बॉडीज होती हैं और खास कर जो म्युनिसिपालिटीज या टाअुन कमेटीज होती हैं अुनको डिजाल्व करने के बाद फिर से रीअिलेक्शन करवाने के लिये कोअी स्पेसिफाअीड पिरियड (Specified period) के होने की जरूरत है । अिस लिये मैंने जो अमेंडमेंट लाअी है अुसमें यह कहा गया है कि यह अिलेक्शन तीन महिने के अंदर होने चाहिये । अिस तरह से स्पेसिफाअिड लिमिट रखना बहुत जरूरी है ।

ओमिट सब सेक्शन टू ऑफ दी सेक्शन ७७ (Omit sub-section to the section 77

सब सेक्शन २ जो है अुसे ओमिट करने के लिये मैंने अिसमें कहा है। अुसकी वजह यह है कि जो पाअिंट आप अिस सब सेक्शन २ को रखकर हासिल करना चाहते हैं वह पॉअिंट सेक्शन ७७ के सब सेक्शन १ मे भी पूरा हो सकता है। अिस लिये मेरा कहना है कि सब सेक्शन २ यह सुपरफ्लुअस (Superfluou) है। अुसको डिलिट किया जाना चाहिये अैसा मै समझता हूं। अिसके तरफ मिनिस्टर साहब जरूर तवज्जेह करेंगे अैसी मुझे अुमीद है।

شری کے - انت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس دفعہ کے تعلق سے میری تین ترمیات ہیں - پہلی ترمیم یہ ہے کہ سکشن ۷۷ کے سب سکشن (۱) کی پہلی سطر تین سے الفاظ " ناٹ کامپی ٹنٹ ٹو پر فارم " (Not competant to perform) حذف کئے جائیں - دوسری ترمیم یہ ہے کہ سکشن ۷۷ کے سب سکشن (۱) میں " فرش الکشن (Fresh election) کے الفاظ کی بجائے " تین مہینے کے اندر فرش الکشن کئے جائیں " یہ الفاظ رکھے جائیں سری تیسری ترمیم یہ ہے کہ سکشن ۷۷ میں سے سب سکشن (۲) حذف کیا جائے - پہلی ترمیم اسلئے کہ قانوناً جو لوگ منتخب ہوکر آتے ہیں ایسی منتخبہ جماعت کے لئے یہ حق نہ ہونا چاہئے کہ بلاوجہ اسکو نا اہل قرار دیا جائے - ایک منتخبہ باڈی کا اعزاز اس سے متاثر ہوتا ہے - دفعہ کے دوسرے الفاظ سے اسکا منشاء پورا ہو سکتا ہے - اگر کمیٹی اپنے اختیارات کا استعمال ٹھیک طور پر نہیں کر رہی ہے تو اسکو ڈیزالو کرنے کا اختیار حکومت کو دیا گیا ہے - اسلئے ان الفاظ کو حذف کرنا چاہئے - دوسری ترمیم میں نے اسلئے پیش کی ہے کہ فرش الکشن کے تعلق سے مدت کا تعین نہیں کیا گیا ہے - مدت کا تعین ضروری ہے ورنہ الکشنس ملتوی رہینگے اور کام نہ ہوسکے گا - کمیٹیاں نہ ہونگی اور عوام کے مفاد سے متعلقہ امور منظوری حاصل نہ کرسکیں گے - اسلئے میں نے تین مہینے کی مدت مقرر کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ تین مہینے میں فرش الکشن ہو جانا چاہئے - تیسری ترمیم یہ ہے کہ چونکہ پہلی دفعہ سوپرسیڈ (Supersede) کی گئی ہے اسلئے دوسری دفعہ کو ڈیزالو کرنا چاہئے - اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ میری تینوں ترمیات کو قبول فرمایا جائے -

* شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - ڈسولوشن (Dissolution) اور سسپنشن (Suspension) کا جو مسئلہ ہے وہ کافی اہمیت رکھتا ہے - یک الکٹیڈ باڈی (Elected body) کو گورنمنٹ کے اگزیکیٹیو آرڈرس سے من مانے طور پر غیر معین وجوہات کی بناء پر موقوف کرنے کے اختیارات جو دئے گئے ہیں اسبارے میں کافی اختلافات موجود ہیں - آل انڈیا لوکل باڈیز

کانفرنس کی رائے یہ ہے کہ یہاں پارٹیز کا مسئلہ نہیں ہے - اس میں کانگریس پارٹی کے لوگ بھی ہیں انکا خیال یہ ہے کہ اگزیکیٹیو گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہماری زندگی کا دینا کسی طرح ٹھیک نہیں ہے - معلوم نہیں کسی وقت غلطی ہو جائے تو اسطرح سے مس یوز (Misuse) کرنے کا استمال ہے - میونسپالیٹیز کے سلسلہ میں مین نے پراویزن لایا ہے - مدراس اور دوسرے اسٹیٹس میں بھی ایسا ہوا ہے - جہاں کہیں مینونسپالیٹیز اور لوکل باڈیز کے اختلافات کا سوال آیا وہاں حکومت کا رویہ یہ رہا ہے کہ حکومت سے احتجاج کرنے والی جتنی کمیٹیاں ہیں انکو ڈیزالو کیا جائے - ۳۸ - ۱۹۳۹ع سے ہم یہ چیز دیکھتے آر ہے ہیں - مدراس میں یہی حالت ہے وہاں کی کمیٹیاں ڈیزالو کی گئی ہیں - لوک شاہی کی بجائے اسپیشل آفیسرس کو مقرر کرکے لوکل باڈیز کا کام چلا رہے ہیں - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس الکٹیڈ باڈی کو معطل کرنے کا اختیار کیوں دیا گیا ہے - کسی ادارے کو آپ دو تین مہینے کے لئے معطل کردیں تو کیا دو تین مہینے کے بعد اس میں کامپی ٹنسی (Competency) آجاتی ہے - کامپی ٹنٹ اور ان کامپی ٹنٹ کا تعین کرنے والا کون ہیں - الکٹیڈ باڈی کے متعلق انکو کیوں اختیار دیا جائے - اس قسم کے اختیارات نہیں ہونے چاہئیں - یہاں تو پورے دفعہ سے اختلاف کی ضرورت ہے - اس وجہ سے ان کامپیٹنسی کو نکال دینے کے متعلق ہماری جانب سے ترمیم پیش کی گئی ہے - یہ کہا جائیگا کہ کانسٹی ٹیوشن کے حدتک جب راج پرمکھ اور پریسیڈنٹ استعال کررہے ہیں تو کیوں نہیں یہاں بھی یہی کیا جائے - میں کہونگا کہ اسمبلیز کی حالت جداگانہ ہے - اور لوکل بورڈس کی حالت جداگانہ ہے - اون کا نیچر آف ورک بھی مختلف ہے - لوکل باڈیز جو پالیسیز ڈسائڈ (Policies decide) کرتی ہیں اون پر عمل کرنے کے اختیارات کا بھی اون ہی سے تعلق ہے - لیکن اسمبلیز صرف پالیسیز ڈسائڈ کرتی ہیں لیکن وہاں یہ حالت نہیں ہے - اون پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اون پالیسیز کے مطابق عمل بھی کریں - اس نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر غور کرنا چاہئے - ڈسالوشن اورسسپنشن کرنے کے اختیارات کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اس کو ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے - اس لئے میں آنریبل منسٹر سے عرض کرونگا کہ میری ترمیم کو قبول فرمالیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مسٹر اسپیکر سر - جو ترمیمات آنریبل ممبرس نے پیش کی ہیں اون میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ڈائلیوٹڈ فارم آف آٹوکریسی (Diluted form of autocracy) کو وہ قبول کرر ہے ہیں - میں اون کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں آٹوکریسی پارشل ضرور ہے - دفعہ (۷۷) جو مدون ہوا ہے اوسمیں بعض چیزیں ضرور ایسی ہیں - جیسا کہ خود آنریبل ممبرس نے کانسٹی ٹیوشن کا جزا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں فینانشیل بریک ڈاؤن - کانسٹی ٹیوشنل بریک ڈاؤن اور امرجنسی ان تینوں صورتوں میں ڈسولیوشن کے پاورس دیئے گئے ہیں - اسی بنیاد پر یہاں بھی میں نہیں سمجھتا کہ

اس قسم کے پاورس سے میرے لائق دوست کیوں انکار کررھے ھیں - اگر ٹاؤن میونسپالٹیز میں بھی بریک ڈاؤن ھونے کا امکان ھو یا کانسٹی ٹیوشنل بریک ڈاؤن ھونے کا امکان ھو یا امرجنسی کی صورت پیدا ھونے کا امکان ھوتو جسطرح کانسٹی ٹیوشن میں منشن (Mention) کیا گیا ھے اون کے لئے اس بنیاد پر یہاں پر بھی دئے جاسکتے ھیں - البتہ ایک دو صورتیں جو ان تینوں دائروں سے متجاوز ھوجائیں تو وہ الگ بات ھے - لیکن اوس مرض کی وہ دوا نہیں جوترمیم کے ذریعہ بتائی جارھی ھے - وہ سمجھتے ھیں کہ ان کامپیٹنٹ (Incompetent) کے جو الفاظ دفعہ (۷۷) کے سب سکشن (۱) (۲) میں ھیں اون کے معنی منٹل انکامپیٹنسی (Mental incompetency) نہیں ھے - لیکن اس کے ساتھ ساتھ کا مپیٹنسی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ھے وہ لیگل انکامپیٹنسی میں استعمال ھوا ھے - اس سلسلہ میں کانسٹی ٹیوشنل انکامپیٹنسی بھی ھوسکتی ھے - جبکہ ممبرس سبسیکونٹ ڈسکوالیفیکیشن (Subsequent disqualification) انکر (Incur) کرتے ھیں - مثلا منتخب ھوکر آنے کے (۳۰) دن کے اندر اخراجات کے تختہ داخل کرنا چاھئے لیکن داخل نہیں کرتے - ایسی مثال ھوسکتی ھے کہ جہاں ممبرس چنکر آتے ھیں اور جہاں کامپیٹنس کا مسئلہ پیدا ھوجاتا ھے - جہاں وہ سبسیکونٹلی ڈس کوالیفیکیشن انکر کرتے ھیں تو اوس کی بناء پر اون کو ڈسالو کرنا پڑیگا اور اوسکے بعد دفعہ کے ضمن کے لحاظ سے الکشن کے لئے آرڈر کرنا پڑیگا - دوسری صورتیں انسالونسی (Insolvency) کی بھی آسکتی ھیں - آپ مت سمجھئے کہ ھم یہاں بیٹھکر یہ سمجھتے ھیں کہ وھاں کے بعض ممبرس عقلمند نہیں ھیں نکال دئے جائیں - گورنمنٹ کا یہ رجحان نہیں ھے - نہ اس قانون کی تعبیر اس طرح پر کیجاسکتی ھے - میں اطمینان دلاسکتا ھوں کامپیٹنٹ کے معنے لیگی کامپیٹنٹ (Legally competent) کے ھیں - اس لئے اس وضاحت کے بعد آپ کی ترمیم غیرضروری ھوجاتی ھے میں ایک چیز واضح کرنا چاھتا ھوں کہ جو ترمیم لانے کی کوشش کیجارھی ھے اوس پر حکومت خود غور کررھی ھے - اس پر دفعہ (۷۷) کے مطابق غور ھوگا - حکومت کا ارادہ کارپوریشن ایکٹ میں بھی ترمیمات لانے کا ھے - کانسٹی ٹیوشن میں تین چیزوں کے لئے پراویژن رکھا گیا ھے - فینانشیل بریک ڈاؤن - کانسٹی ٹیوشنل بریک ڈاؤن - اور امرجنسی کی صورتوں میں اڈمنسٹریشن ازیوم (Assume) کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ پاور رکھنا پڑیگا - تاکہ اس عبوری دور میں باھر کے انتظامات کے لئے کوئی تکلیف نہ ھو - کارپوریشن ایکٹ میں ان تینوں موضوع پر مناسب ترمیمات کیجائینگی - اوس میں ایک دو غلطیاں ایسی ھیں جن کا مجھے بھی احساس ھے - وہ نکال دئے جانے چاھئیں - لیکن اوس کا تعلق ان ترمیمات سے نہیں ھے - اس تقریر کے بعد میں سمجھتا ھوں کہ ترمیم پیش کرنے والے آنریبل موور مطمئن ھوجائینگے -

Shri K. Anantha Rama Rao: I beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 5.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 5 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Clause 6

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 6 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 6 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is:

"That short title, commencement and preamble stand part of the Bill"

The motion was adopted.

The short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment)Bill, 1953 be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953 be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L. A. BILL No. IV OF 1954: THE HYDERABAD MUNICIPAL AND TOWN COMMITTEES (AMENDMENT) BILL 1954

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954 be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مسٹر اسپیکر سر - یہ بل بھی ایسا ھی بل ھے جو پہلے لایا گیا - جب صدر مستقر سے غیر حاضر رہتا ھے یا رخصت لیکر غیر حاضر رہتا ھے تو نائب صدر کو اوس زمانے میں کیا اختیارات حاصل ہونگے- یا صدر کے حقوق اور فرائض نائب صدر انجام دے سکتا ھے یا نہیں اس سلسلہ میں قانون چونکہ ساکت تھا اس لئے اوس میں ترمیم کرنے کی ضرورت تھی - ایک دو جگہ ایسی مشکلات محسوس ہورھی تھیں - چنانچہ اس سلسلہ میں ۴۳ - اے میں ترمیم پیش کی گئی ھے - میں یہ بھی واضح کرنا چاھتا ہوں کہ پہلے جو ترمیم پیش کی گئی تھی اوس میں میں نے مزید ایک دوسرا پراویزو ایڈ کیا ھے - وہ اون صورتوں سے متعلق ھے جو اصل متن میں نہیں آئیں - اس پراویزو اور ترمیم سے جو ۴۳ میں پیش کی گئی ھے وہ مشکلات دور ہو جائیں گے - اگرچیکہ اس وقت صدر کے غیاب میں نائب صدر فرائض انجام دے رہا ھے اور اوسکے حقوق استعمال کر رہا ھے لیکن اوس کو ہمارے قانون میں عملی جامہ نہیں پہنایا گیا تھا - اس بل کے ذریعہ اوس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جارھی ھے - امید ھے کہ ایوان اس کو متفقہ طور پر منظور کرلیگا -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town committees (Amendment) Bill, 1954 be read a first time."

The motion was adopted.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move;

"That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954 be read a second time."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

The motion was adopted.

Clause 2

Shri Gopalrao Ekbote : I beg to move :

That after the proviso to section 34-A proposed to be inserted by the clause, add the following second proviso, namely.

'Provided further that pending the election of a new President or during the absence of the President on leave, the Vice-President shall, perform the functions of the President, subject to the exceptions contained in sub-section (2).'

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri Gopidi Gangareddy : I beg to move :

"That in line 2 of section 34-A proposed to be inserted by the clause, for the word 'fifteen' substitute the word seven."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved .

Shri Ankushrao Ghare : I beg to move :

"That in section 34-A proposed to be inserted by the Clause, omit the proviso"

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri Ankushrao Ghare : I beg to move :

"That at the end of the section 34-A proposed to be inserted by the clause add the following new section namely:

'34-B. The President or the Vice-President shall be deemed to have vacated his office for not commanding the confidence of the Committee to be evidenced by a resolution of the Committee moved in accordance with the procedure prescribed'"

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

*श्री. अंकुशराव घारे :—अध्यक्ष महोदय, मैंने जो अमेंडमेंट लाअी है वह यह है कि सेक्शन ३४ के बाद जो प्रोवाअिजो लाया जा रहा है अुसे ओमिट किया जाय। जो सेक्शन का प्रोवाअिजो है वह जिस तरह से है—

"Provided that where the absence from jurisdication of the President is within the Hyderabad State and is on business

connected with the Municipality, the President's functions shall not devolve on the Vice-President."

सेक्शन ३४ अे का प्राविजन लाने का मकसद यह था कि यदि प्रेसिडेंट १५ दिन से ज्यादा समय के लिये कही बाहर चला जाता है तो वहां का काम खराब न हो। और जो काम प्रेसिडेंट करता है वह काम व्हाअिस प्रेसिडेंट कर सकें अिस लिये तरमीम लाअी गअी है। लेकिन यह जो प्रोवाअिजो रखा गया है कि म्युनसिपल काम के लिये और हैदराबाद स्टेट के अंदर ही वह कहीं जाता है तो व्हाअिस प्रेसिडेंट को काम सोपने की जरूरत नहीं है। किसी भी तरह से वह बाहर जाता है तो वही नतीजा होनेवाला है और काम तो बराबर सफर होगा। अिस लिये यह प्रोवाअिजो सुपरफ्लूअस (Superfluous) है। अुससे कोअी मतलब नहीं निकलता है। अिस लिये अिसे ओमिट करना चाहता हूं।

अिसके बाद मेरा अमेंडमेंट यह है कि ३४ अे के साथ ३४ बी अॅड किया जाय। जिससे कि टाअुन कमिटीज और दूसरी जो अिलेक्टेड बॉडीज हैं अुनके काम करने में जो ढिलाअी आती है वह न आये और काम बराबर हो। यहां जो प्रेसिडेंट चुनकर आता है, जिस तरह मिनिस्टर लोग अव्वाम को हर वक्त चुनाव के पहले यह आश्वासन दिया करते हैं कि अव्वाम के लिये हम यह करेंगे, अव्वाम के लिये हम वह करेंगें लेकिन मिनिस्टर बनने के बाद कुछ नहीं करते, अुसी तरह यह प्रेसिडेंट आश्वासन देते हैं, और काम कुछ नहीं करते। जब टाअुन कमिटीज के चुनाव होते हैं तो सिर्फ कहते हैं कि यह करेंगे और वह करेंगे लेकिन प्रेसिडेंट होने के बाद कुछ नहीं करते। अिस लिये जो अिलेक्टेड बॉडीज के प्रेसिडेंट होते हैं अुनपर अुस बॉडी का कुछ प्रेशर रहना जरूरी है ताकि ये लोग बराबर काम कर सकें। यह अिलेक्टेड बॉडीज जो पॉवर्स प्रेसिडेंट को डेलिगेट करते हैं अुसके मुताबिक प्रेसिडेंट को काम करना चाहिये। यदि वह बराबर काम नही करता है तो अुस कमिटी को यह अधिकार रहना चाहिये कि अेक रेजोल्यूशन अुस प्रेसिडेंट के खिलाफ नॉन कॉनफिडन्स को लाकर अुसे निकाल सकें। अिस तरह का यदि प्रोविजन रहता है तो प्रेसिडेंट अपनी मनमानी नहीं कर सकता। आज के डेमोक्रेसी में अिस तरह की अेक सोर्ड ऑफ डेमोक्रसी (Sword of democracy) अुसके सिर पर लटकती रहे तो वह अपना काम ज्यादा अच्छी तरह कर सकेगा और अुसके काम पर अुस कमिटी की कडी निगरानी रह सकेगी कि वह काम बराबर कर रहा है या नहीं। अिस लिये प्रेसिडेंट के खिलाफ भी रेजोल्युशन लाने का अख्त्यार कमिटी को देना जरूरी है। यदि कमिटी को अविश्वास हो तो अिस तरह के रेजोल्युशन के जरिये से वह अपना अविश्वास बता सकती है, और अैसी हालत में प्रेसिडेंट को अपनी जगह खाली करनी चाहिये। आज प्रेसिडेंट के खिलाफ नॉन कॉनफीडन्स मोशन लाया जाता है अुसका बहुत लंबा प्रोसीजर है।

आज यह होता है कि प्रेसीडेंट के खिलाफ नो कान्फीडन्स मोशन लाया जाता है, प्रेसीडेंट के बारे में बहुत सी शिकायतें होती हैं अुनको कलेक्टर के पास भेजा जाता है, वहां से बाद में वह सेक्रेटरी के पास आती हैं, छः छः महीनों से बहुत से लोगोंने अपने रेसीम्नेशन्स पेश किये हैं लेकिन फिर भी वे मंजूर नहीं किये जाते। अैसी हालत में जो प्रेक्टीकल डिफिकल्टीज महसूस की जाती हैं अुनको

दूर करने के लिये मेरी अमेंडमेंट का मंजूर करना जरूरी है। किसी भी म्युनिसीपालिटी या टाअुन कमेटी का प्रेसीडेंट अैसा होना चाहिये जो अनेबल टु क्रिटीसीजम हो फिर चाहे वह किसी भी पार्टी-का हो। अिसलिये मैं शिद्दत से महसूस करता हूं कि अक्सर किसी प्रेसीडेंट के खिलाफ नो कान्फीडन्स मोशन पास किया गया तो गवर्नमेंट अुसको मजूर कर के प्रेसीडेंट को निकाले और अुसकी जगह पर वाअिस प्रेसीडेट रिप्लेस किया जा सकता है। और वाअिस प्रेसीडेंट को अुस सूरत में प्रेसीडेंट के पावर्स अेज्यूम करने का अेख्तियार देना चाहिये। टाअुन कमेटीज में यह होता है कि जिस पार्टी की मेजारिटी होती है अुसी पार्टी का प्रेसीडेंट रह सकता है लेकिन फिर भी अुसके अूपर चेक रखने के लिये कोअी मेथड है तो वह यह है कि अुसको यह डर रहना चाहिये कि अगर मैं मेजारिटी के खिलाफ कोअी काम क तो मुझे निकाला जा सकता है। अिसलिये मैं जरूरत समझता हू कि मूव्हर आफ दि बिल मेरी अमेंडमेंट को मंजूर करें।

श्री गोपिडी गंगा रेड्डी:—मैं जो अमेंडमेंट लाया हूं वह यह है कि १५ दिन के बजाय ७ दिन रखा जाय। टाअुन कमेटीज और म्युनिसीपॉलिटीज की तीन साल की अुमर होती है। अुसके अंदर अेक घंटा और अेक सेकंड भी खाली न जाते हुअे हमको काम करना है और अुसी वक्त हम तरक्की कर सकेंगे। अिसीलिये हमारे पूर्वजोंने कहा है कि 'शुभस्य शीघ्रम्' जो काम अच्छा होता है अुसको जल्दी करना चाहिये। अिसलिये काम जल्दी करने की गुंजाअिश अिसमें रखी जानी चाहिये, लेकिन वह नहीं रखी गअी है। जो आज्ञा दी गअी है वह ठीक तरीके पर दी जानी चाहिये। जैसे चेअरमन साहब पंधरा दिन के लिये बाहर जाते है और फर्ज कर लीजिये कि वहां चेअरमन अेक पार्टी का और डेप्यूटी चेअरमन दूसरी पार्टी का रहे तो कमेटी के काम को आगे बढाना कभी कभी मुश्किल हो जाता है। बल्कि अुस हालत में प्रेसीडेंट चौदा दिन तक गैरहाजिर रह सकता है, और अिस तरह से वह कोअी काम नहीं होने देगा। अिसलिये मेरा कहना है कि पंधरा दिन के बजाय अेक हप्ता रखा जाना चाहिये। अध्यक्ष और अुपाध्यक्ष के माने ही क्या होते हैं ? अध्यंक्ष न रहे तो अुपाध्यक्ष अुसकी जगह पर काम कर सकता है। अिसलिये अध्यक्ष की गैरहाजिरी में अुसके अधिकार अुपाध्यक्ष को मिलने चाहिये। अगर वह हैदराबाद में किसी सरकारी काम के लिये आता है और अेक हफ्तेसे अेक दिन भी ज्यादा रहता है तो अुसके कमेटी के काम रुक जायेंगे, अिसलिये अुसकी गैरहाजिरी में अुपाध्यक्ष को अख्तियारात मिलने चाहिये, वरना काम में खलल होने का अंदेशा होता है। अिसलिये मैं माननीय मंत्री महोदय से विनंती करूंगा कि पंधरा दिन के बजाय अेक हफ्ता रखने के लिये मैं जो तरमीम लाया हूं अुसको बखुशी मंजूर कर लिया जायगा।

*شری بی - ڈی - دیشمکھ - اس جانب سے جو امنڈمنٹ اس دفعہ کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ھے اس کی تائید کرتے ھوئے میں چند چیزیں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - ۳۴ (اے) کا جو پراویزو ھے اس کو ڈیلیٹ (Delete) کرنے کیلئے جو ترمیم پیش کی گئی ھے وہ واجبی اور مناسب ھے کیونکہ ۳۴ (اے) کے تحت ھم یہ

محسوس کر رہے ہیں کہ پندرہ دن سے زائد عرصے کے لئے پرسیڈنٹ غیر حاضر رہے خواہ وہ سرکاری کام کے لئے ہی کیوں نہ ہو تو کام میں دشواری ہوتی ہے - روایت کے طور پر ہم وہاں ایک وائس پرسیڈنٹ رکھتے ہیں لیکن وہ پرسیڈنٹ کی غیر حاضری میں انکے اختیارات کا استعمال نہیں کرتا - اس دقت کو رفع کرنے کیلئے ۳۴ (اے) کو رکھا گیا ہے پرسیڈنٹ خواہ سرکاری کام کے سلسلہ میں ہو یا کسی اور وجہ سے حیدر آباد آئیں یا کہیں اور جائیں مستقر پر نہ رہیں تو میونسپالٹی کے اڈمنسٹریشن میں بڑی دشواریاں ہوتی ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ اگر پرسیڈنٹ حیدر آباد تشریف لائیں تو میونسپالٹی کا کام نہیں رکتا ؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ میونسپالٹی کے کام کیلئے بھی حیدر آباد آئیں تو ضرور کام متاثر ہوتا ہے اس لئے اس ترمیم کو قبول کرنا چاہئے - یہ بہت واجبی اور مناسب ترمیم ہے -

دوسری جو ترمیمات ۲ اور ۷ آنکش راؤ صاحب گھارے نے لائی ہیں وہ ۳۴ (ب) کے اضافہ کیلئے ہے - ہم اس کی کمی بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے - بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ الکٹڈ باڈی میں پرسیڈنٹ پارٹی کے اغراض و مقاصد کے خلاف عمل کرنا شروع کرتا ہے - دفعہ ۳۴ کے تحت ہوسکتا ہیکہ کلکٹر کو اختیارات ہیں لیکن اگر باڈی پرسیڈنٹ کے رویہ کو اچھا نہیں سمجھتی - ان کے ریپریزنٹیشن کو ٹھیک نہیں سمجھتی تو یہ حق ہونا چاہئے کہ ان کے خلاف عدم اعتماد کا موشن لایا جاسکے - خاص طور پر اس صورت میں جبکہ ہم ہاؤز میں ایسا رزولیوشن لا کر گورنمنٹ کو تبدیل کرسکتے ہیں - اس لئے اس چھوٹی موٹی باڈی کو بھی یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ پرسیڈنٹ کے خلاف نوکانفیڈنس موشن (No Confidence motion) لاسکے - اس کی عملی میدان میں بڑی ضرورت ہے اس لئے ہر دو ترمیمات کی تائید کرتے ہوئے میں خواہش کرتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی بل ان کو منظور کریں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - یہ تین ترمیمات ہیں جو اصل کلاز کے لئے پیش کی گئی ہیں - جو امنڈ منٹ پیش ہوئے ہیں وہ دو قسم کی رخصتوں سے متعلق ہیں - ایک تو وہ رخصت جو با ضابطہ اطلاع دیکر لی جاتی ہے اس زمانہ میں کیا عمل ہوگا اس کے لئے ایک پراویزو اسنڈمنٹ کی شکل میں میں نے پیش کیا ہے - دوسرا پراویزو وہ ہے کہ وہ الکشن ہونے سے پہلے کے زمانہ میں لیو (Leave) لیکر غائب ہوجاتے ہیں اس وقت نائب صدر ان کے اختیارات استعمال کرتا ہے - اس کی مدت سات یا پندرہ روز کی حد تک ہے - دوسری قسم کی لیو جسے میں فرنچ لیو (French leave) کہتا ہوں اس میں پرسیڈنٹ مستقر سے بغیر رخصت یا اطلاع کے غائب ہوجاتا ہے - اس قسم کی فرنچ لیو سے یہ پراویزو متعلق ہے اور ظاہر ہے کہ اس پراویزو کا استعمال کرنا ہوگا........

شری انا جی راؤ گوانے - اگر پرسیڈنٹ وہاں رہے اور نہ آئے تو—

شری گوپال راؤ اکبوٹے - پرسیڈنٹ کی عدم موجودگی میں وائس پرسیڈنٹ رہتا ہے اور اس کی بھی عدم موجودگی میں کسی کو بھی کمیٹی کا صدر مقرر کرکے کام چلاسکتی ہے -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी : प्रेंच लिव्ह के क्या मानी होते है ?

شری گوپال راؤ اکبوٹے - فرنچ لیو کے معنے ڈیکی - اس طور پر جو غیر حاضر ہوتے ہیں اس کے لئے پہلا پراویزو ہے - ظاہر ہے کہ پندرہ دن کی مناسب مدت انہیں دی جانی چاہئے اور اس دوران میں وائس پرسیڈنٹ کو اختیارات دئے جانے چاہئیں لیکن ان اختیارات میں پروموشن اور اپائنٹمنٹ وغیرہ سے متعلق اختیارات وائس پرسیڈنٹ کو نہیں دئے گئے ہیں - کیونکہ (Persona Designata) کے تحت کمیٹی ایک خاص آدمی کو مقرر کرتی ہے - اصول قانون کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں اس لئے نائب صدر کو جو صدر کے فرائض انجام دے رہا ہے وہ ان فرائض کو انجام نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے ۱۵ دن کے بجائے ے روز کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے - اور اس کو ڈیلیٹ کرنے کی خواہش کی گئی ہے - چنانچہ پراویزو کو ڈیلیٹ کرنے کے سلسلہ میں ایک بحث یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر وہ حیدرآباد آجائیں تو کیا فرق ہونے والا ہے - لیکن وہ ایسی صورت نہیں ہے جیسا کہ میں نے پرسیڈنٹ کے غیاب سے متعلق ابھی اکسپلین (Explain) کیا - وہ ایک الگ صورت ہے - میں ایک چیز کی طرف ایوان کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اگر پریسڈنٹ کاروبار کے سلسلہ میں حیدرآباد آتے ہیں تو یہ سمجھنا صحیح نہوگا کہ وہ میونسپالٹی کے پرسیڈنٹ نہیں ہیں مثال کے طور پر میں ایوان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ جس زمانہ میں پرائم منسٹر انگلینڈ گئے تھے تو ملک سے باہر جانے کے باوجود بھی انکی حیثیت پرائم منسٹر کی تھی - ہندوستان میں کوئی اور شخص کو پرائم منسٹر نہیں بنایا جاسکتا تھا کیونکہ وہ انگلینڈ میں پرائم منسٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے تھے - بالکل اسیطرح اگر پرسیڈنٹ مستقر سے باہر جائے - حیدرآباد یا کسی اور مقام پر جائے تو بھی وہ صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے ان وجوہ کی بناء پر میں استدعاء کرونگا کہ آنریبل ممبرس اپنی ترمیمات واپس لے لیں -

شری بی - ڈی - دیشکھ - ۳۴ - بی کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا گیا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - معاف کیجئے میں جواب دینا بھول گیا - نو کانفیڈنس موشن کے سلسلہ میں دفعہ ۳۴ ہمارے پاس ہے اگرچیکہ وہ راست طورپر اسکے لئے نہیں ہے لیکن یہ صورت ہوسکتی ہے - حیدرآباد میں ایک صاحب آئے ہوئے ہیں میں انکا نام لینا نہیں چاہتا کیونکہ اسپرشن (Aspersion) ہوگا - ایک دو مرتبہ انکے خلاف نو کانفیڈنس کا موشن پاس ہوا . . . .

شری یل - ین - ریڈی - اس موشن کو موو کرنے کی اجازت ھی نہیں دیرہے ھیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - وہ اس سے زیادہ غلط ھوگا - میں نے اس سلسلہ میں اسٹڈی کرنے کی کوشش کی تو معلوم ھوا کہ یہ کنونشن اون تمام ممالک میں ہے جہاں جمہوریت کا دور دورہ ہے چاھے وہ لوکل باڈی کے سلسلہ میں ھو یا کسی اور بارے میں - جمہوریت کے اصولوں کے تحت جب کمیٹی یا ھاؤز میں صدر اعتماد کھودیتا ہے توپھر اسکو اوس مقام پر رھنا زیب نہیں دیتا - میں یہ کہہ رھا تھا کہ اون صاحب کے خلاف نوکانفیڈنس موشن پیش ھوا تو میں نے اون سے یہ کہا کہ وہ اپنی کمیٹی کے سامنے جائیں اور اپنے فیور(Favour) میں اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں - دفعہ ۳۴ کے تحت ھم اسکا موقع دیتے ھیں - اگر وہ اعتماد کی تحریک حاصل نہ کریں اور پھر انکے خلاف عدم اعتماد کا موشن پاس کیا جائے تو ھم انہیں (اے) کے تحت نوٹس دیتے ھیں - مگر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ عدم اعتماد کی تحریک انکے مقابلہ میں پیش ھوئی ہے - ظاھر ہے کہ دفعہ ۳۴ (۱) اے - کے تحت ھم نے انکو نوٹس دیا ہے اور اس میں ایسے الفاظ استعمال ھوئے ھیں کہ اس میں یہ اثر آجاتا ہے - میری رائے میں اسکو کنونشن (Convention) پر رکھنا چاھئے - قانونی دائرہ میں لانا ٹھیک نہیں ہے - ایسی مثال کہیں نہیں ہے -

شری بی - ڈی دیشمکھ - کیا ھندوستان کی پوری اسمبلیز میں آپ نے اسے وقانون کے طور پر تسلیم نہیں کیا ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - کانسٹی ٹیوشن میں کہیں نہیں ہے - رولس میں یہ ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک پر کسطرح بحث کیجائے - یہی ڈیموکریٹک کنونشنس ھم ڈیولپ (Develop) کرنا چاھتے ھیں - ورنہ وہ دوسرے الکشنس میں کام نہیں کرسکیں گے - دستور کے طور پر یہ چیزیں انفورس (Enforce) کرنے سے اس سے ڈیموکریسی پیدا نہوگی - اس لئے میں اپیل کرونگا کہ اسکو کنونشن پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ خود استعفاء دیکر نکل جائیں -

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy. Speaker : The question is :

"That in section 34-A proposed to be inserted by the Clause, omit the proviso".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That at the end of section 34-A proposed to be inserted by the clause add the following new section namely:

"34-B. The President or the Vice-President shall be deemed to have vacated his office for not commanding the confidence of the Committee to the evidenced by a resolution of the Committee moved in accordance with the procedure prescribed".

The motion was negatived.

Shri Gopalrao Ekbote: I think my amendment will also have to be put to vote.

Mr. Deputy Speaker: Yes. The Question is:

"That after the proviso to Section 34-A proposed to be inserted by the clause, add the following second Proviso namely:—

"Provided further that pending the election of a new President or during the absence of the President on leave, the Vice-President shall, perform the functions of the President, subject to the exceptions contained in sub-section (2)'."

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That Clause 2 as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 as amended was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That Short title, Commencement, and Preamble stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Short title, Commencement, and Preamble were added to the Bill".

Shri Gopalrao Ekbote : I beg to move :

"That L.A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed.

The motion was adopted.

L.A. BILL No. V OF 1954, THE HYDERABAD COURT FEES (AMENDMENT) BILL, 1954.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

"That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a first time".

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

* شری کے - وی رنگا ریڈی - یہ بل اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ مقدمات اور مرافعوں کے لئے قانون میں ایسے الفاظ ہیں کہ رسوم کے تعین کا اختیار مدعی یا مرافع کو ہونا معلوم ہوتا ہے - حالانکہ اسکا یہ منشاء نہیں ہے - دیگر تمام ممالک میں بھی قانون میں یہ الفاظ نہیں ہیں - صرف اس منشاء کو ظاہر کرنے کے لئے کہ مدعی کو اختیار نہیں دیا گیا ہے بلکہ جو مالیت ہوسکتی ہے وہ ظاہر کی جائے - اس غرض کے لئے وہ ترمیم بل کے ذریعہ لائی گئی ہے - اس کی وجہ سے کوئی بات پیدا نہیں ہوتی - بلکہ غلط تعبیر کرنے کا جو اندیشہ تھا اور اسکی وجہ سے سرکاری رسوم کو بھی نقصان ہونے کا احتمال تھا وہ اس سے رفع ہو جاتا ہے - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم سے اختلاف کرنے کے لئے بھی کوئی صاحب تیار نہونگے - اور شائد اسی وجہ سے کوئی ترمیم بھی اسکے متعلق پیش نہیں کی گئی ہے -

میں اپیل کرتا ہوں کہ یہ ترمیمی قانون منظور کیا جائے -

شری بی - ڈی دیشمکھ - اس جانب کے آنریبل ممبرس کو اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں کوئی خاص اہمیت بھی نہیں ہے - یہ ایک پروسیجرل بل (Procedural Bill) ہے اسکی تائید کرتے ہوئے میں ہاؤس کے سامنے اس خیال کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس کورٹ فی میں کافی اضافہ ہوا ہے - دوسری باتوں میں تو آپ باہر کے مطابق اڈجسٹ (Adjust)

کرنے کے لئے ترمیمات پیش کرتے ہیں - لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جو کورٹ فی ہمارے پاس ہے وہ بہت زیادہ ہے تو اس میں بھی مطابقت پیدا کرنے کےلئے ترمیمی قانون لانا چاہئے - اس موقع پر میں آنریبل مور آف دی بل کے سامنے یہ چیز رکھنا چاہتا ہوں - مجھے امید ہے کہ وہ اس جانب بھی اقدام کرینگے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - یہ بل محض حساب فہمی سے متعلق ہے - موجودہ قانون میں جو مالیت کے تعین کرنے کا اختیار تھا اسکو صاف کردیا گیا ہے - اور مدعی اپنی داد رسی کے لئے مالیت کو بتلائیگا - اور اسپر رسوم ادا کریگا - اسکو کم یا زیادہ کرنے کا شبہ ہوسکتا ہے - اسکو واضح کرنے کے لئے ترمیم پیش کی گئی ہے - یہ کوئی ضرر رساں ترمیم نہیں ہے یا رسوم میں اضافہ کرنے کےلئے ترمیم نہیں لائی گئی ہے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - مجھے ترمیم سے انکار نہیں ہے - لیکن حیدرآباد کی عدالتوں میں رسوم زیادہ ہیں اسکی جانب میں نے توجہ دلائی تھی کہ کیا اس بارے میں بھی آنریبل منسٹر صاحب بل لائینگے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - خیر وہ تو اس وقت زیر بحث نہیں ہے - اور اصل بل پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a first time".

The motion was adopted.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

"That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a second time".

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a second time".

The motion was adopted.

Clause 2

Mr. Deputy Speaker : The question is:

"That Clause 2 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That Short title, Commencement, and Preamble stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Short title, commencement, and Preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

"That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed".

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed".

The motion was adopted.

L.A. BILL NO. XIII OF 1954, THE HYDERABAD LAND ACQUISITION (AMENDMENT) BILL, 1954.

Shri K.V. Ranga Reddy : I beg to move :

"That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a first time".

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری کے - وی - رنگا ریڈی - اسپیکر سر- جائدادیں اور مکانات وغیرہ حاصل کرنے کے لئے جبکہ سرکار کا کوئی خاص اسکیم ہو تو اس کے لئے کچھ خاص قواعد مقرر تھے - اور اس کے لئے قانون حصول اراضی جائدادوں کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے ملک میں ایک زمانے سے نافذ ہے - لیکن خاص حدود بلدیہ میں جائدادیں حاصل کرنے کے لئے سٹی امپروسنٹ بورڈ کی حد تک خاص قواعد بنائے گئے تھے - قانون حصول اراضی اس سے غیر متعلق تھا - اس ضمن میں آخری قانون سنہ ۱۹۵۱ع میں بنایا گیا - وہ سٹی امپروسنٹ بورڈ کی حدتک محدود تھا - لیکن ہائیکورٹ کے ایک فیصلے کی رو سے اسکو منسوخ کردیا گیا ہے - اب اسکے احکام باقی نہیں رہے - آئندہ سٹی امپروسنٹ بورڈ کے کام کو برقرار رکھنے کے لئے ایک قانون کی ضرورت تھی - اسکے علاوہ اس وقت تک ان قواعد کے تحت جو جائدادیں حاصل کی گئی ہیں - اور جنکا حصول زیر دوران ہے

انکے بارے میں حکام کے عمل کو جائز قرار دینے کی ضرورت تھی - اور آئندہ اس کے لئے بجائے منسوخ شدہ قانون کے جدید قانون لانے کی ضرورت تھی - اسلئے یہ قانون آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

اسلئے اب جو قانون آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے قانون حصول اراضی کو قائم رکھتے ہوئے چند دفعات کو واضح کیا گیا ہے جن میں بنایا گیا ہے کہ آئندہ سٹی امپرومنٹ بورڈ کے اغراض کیلئے سرکار جائداد لے سکتی ہے مابقی کارروائیوں کیلئے قانون حصول اراضی متعلق رهیگا - اب تک جو عملیات منسوخ شدہ قانون کے تحت ہوئے ہیں انکا اس قانون کے تحت ہونا قرار دیا گیا ہے - اون احکام اور اون عہدہ داروں کی حفاظت کیگئی ہے جنہوں نے منسوخ شدہ قانون کے تحت عمل کیا ہے - منسوخ شدہ قانون کے تحت جو معاوضہ دیا گیا ہے یا جو جائدادیں حاصل کیگئی ہیں وہ اس قانون کے تحت ہونا قرار دیا گیا ہے - اس تصور کے تحت اس دفعہ کو وسیع کرکے وضاحت کیگئی ہے تاکہ منسوخ شدہ قانون کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو - میں سمجھتا ہوں کہ جن اغراض کے تحت یہ ترمیم لائی گئی ہے ان میں کوئی امر قابل اعتراض نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ شائد کوئی ترمیم بھی نہیں پیش کیگئی - میں آنریبل ممبر سے اپیل کرونگا کہ اسکو جس طرح میں نے پیش کیا ہے ویسے ہی قبول کرلیں - -

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - حیدرآباد لینڈ اکویزیشن ایکٹ کو منسوخ کرنے کیلئے یہ ترمیم لائی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ دستوری اعتبار سے یہ جائز تصور نہیں کیجاسکتی - اگر آنریبل موور آف دی بل اسکو جائز تصور کرتے ہیں تو میں کہونگا کہ ہائیکورٹ کے ڈسیشن (Decision) کے بعد جسکو آنریبل ممبر نے ملاحظہ کیا ہوگا سٹی امپرومنٹ بورڈ کے قانون کی تعبیر از سرنو ہاؤز کے سامنے کیجانی چاہئے - اصل میں حکومت کو چاہئے تھا کہ سٹی امپرومنٹ کے جدید قانون کو یہاں نافذ کرنے کے بجائے اسکے کہ وہ سٹی امپرومنٹ بورڈ ایکٹ نیا بناتے - انہوں نے گذشتہ قانون میں جو لینڈ اکویزیشن کا اختیار تھا اوسکو حصول اراضی کے سلسلہ میں متعلق کرلیا - جب اصل قانون سٹی امپرومنٹ بورڈ کا وجود میں نہیں رہا تو دوسری ترمیم جو لینڈ اکویزیشن ایکٹ میں لائی جارہی ہے وہ یہاں کے اغراض کیلئے دستوری طریقہ پر ٹھیک نہیں سمجھی جاسکتی - جو ترمیم یہاں چاہی جارہی ہے اوسکی طرف اشارہ نہ کرتے ہوئے میں صرف دستوری مسئلہ کی طرف آنریبل منسٹر کا دھیان دلانا چاہتا ہوں - میں کہونگا کہ جو پروسیجر (Procedure) اختیار کیا گیا ہے وہ دستوری طریقہ پر ٹھیک نہیں ہے - حکومت کو اسطرف توجہ کرنی چاہئے -

شری کے - وی .. رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - معزز رکن اس بات کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ اس قانون کی ضرورت ہے - سٹی امپرومنٹ بورڈ کی اغراض کیلئے جو قواعد تھے وہ منسوخ ہوچکے ہیں اور سنہ ۱۵۰ع میں جو قانون راج پرمکھ کی منظوری سے نافذ کیا

گیا تھا وہ قانون کا درجہ نہیں رکھتا - اسلئے قانون حصول اراضی جو دیگر اغراض کیلئے باقی ہے اس میں ترمیم کرکے سٹی امپروومنٹ بورڈ سے متعلق کرنا مقصود ہے - بحث اتنی رہجاتی ہے کو قانون حصول اراضی کو دیگر اغراض کیلئے باقی رکھکر سٹی امپروومنٹ بورڈ کیلئے ایک دوسرا قانون علحدہ لاسکتے تھے - اس میں ایک پراویزن جو دوسرے اغراض کیلئے ہے اوسکو قائم رکھتے ہوئے سٹی امپروومنٹ بورڈ کیلئے جو جدید دفعات کی ضرورت ہے اونکا اضافہ کیا گیا ہے - اس سے بھی اصل مقصد پورا ہوسکتا ہے - البتہ فرق اتنا ہوا کہ ویسی صورت میں دو قانون بنجاتے اور اب ایک ہی قانون سے ہم دونوں کام لے رہے ہیں - جب ہمارے دو مقاصد ایک ہی قانون سے پورے ہوسکتے ہیں تو دو قانون بنانے کی کیا ضرورت ہے اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر نے جو اعتراض کیا ہے اس میں کوئی قوت نہیں ہے - اسلئے میں اپیل کرونگا کہ جس طرح میں نے ترمیم پیش کی ہے اسکو ویسا ہی منظور فرما لیا جائے -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a first time. "

The motion was adopted.

Shri K. V. Ranga Reddy : Sir, I beg to move :

" That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a second time. "

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That clauses 2 to 4 stand part of the Bill. "

The motion was adopted.

Clauses 2 t 4o were added to to th Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That Short Title, Commencement and Preamble stand part of the Bill. "

The motion was adopted.

Short Title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy: Sir, I beg to move:

That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L. A. BILL No. XIV OF 1954 THE HYDERABAD ALLOWANCES OF MINISTERS (SECOND AMENDMENT) BILL, 1954.

**Shri Gopalrao Ekbote:* Sir, I beg to move:

'That L. A. Bill No. XIV of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Second Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Deputy Speaker: Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مسٹر اسپیکر سر - ایک دفعه کے اضافے کے لئے یه ایک چھوٹا سا بل ھے جو حیدر آباد الونسس آف منسٹرس ایکٹ (Hyderabad Allowances of Ministers Act) کے نام سے ترمیم کے لئے پیش کیا گیا ھے اس دفعه کی اضافے کی غرض جیسا که اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects & reasons) میں بتایا گیا ھے یه ھے که اگر ڈپٹی منسٹرس موٹر کار خرید نے کے لئے قرض لینا چاھیں تو انہیں قانونی سہولت فراھم کیجائے - اس غرض کے لئے دفعه ۶ کے بعد دفعه ۶ - اے قائم کیجارھی ھے - اگر ڈپٹی منسٹرس موٹر خریدنے کی غرض سے قرضه لینا چاھیں تو دفعه ۶ - اے کے تحت وہ قرضه حاصل کر سکیں گے - قانونی جواز حاصل کرنے کے لئے یه ترمیم لائی گئی ھے میں سمجھتا ھوں که اس پر معزز ارکان کو کوئی اعتراض نهوگا -

* شری اناجی راؤ گوانے (پر بھنی) - مسٹر اسپیکر سر - آنریبل منسٹر نے فرمایا که یه ایک چھوٹا سا امنڈنگ بل ھے - اس کے تعلق سے مجھے چند چیزیں ھاؤز کے سامنے پیش کرنا ھے - یه چھوٹی سی ترمیم اس لئے لائی جارھی ھے که ڈپٹی منسٹرس اگر موٹر کار کی

---

*In the absence of the Minister for Finance, the Bill was piloted by Shri Gopalrao Ekbote.

خریدی کے لئے لون (Loan) مانگے تو کوئی قانونی رکاوٹ باقی نہ رہے اور وہ آسانی سے خریدی موٹر کار کے لئے قرضہ حاصل کر سکیں - یہاں " لون " (Loan) کا لفظ تو نہیں ہے البتہ یہ لکھا گیا ہے کہ اڈوانس کے طور پر اگر مانگے تو دینا چاہتے ہیں - لیکن اسکی صراحت نہیں کی گئی ہے کہ وہ رقم جو اس طرح بطور قرض دیجائےگی سودی قرضہ ہوگا یا بلا سودی - اسکا بھی اظہار نہیں کیا گیا ہے کہ اس کی وصولی کا کیا طریقہ ہوگا - اقساط سے منسٹرس کی تنخواہ سے وصول کیا جائے گا تو کتنی مدت میں وصول کیا جائے گا - ان تمام باتوں کی صراحت اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects and reasons) میں نہیں تھی تو میں نے یہ خیال کیا کہ شاید منسٹر صاحب اپنی فرسٹ ریڈنگ کی تقریر میں ان باتوں پر روشنی ڈالیں گے لیکن کوئی صراحت اسوقت بھی نہیں کی گئی - ممکن ہے کہ اب تک چونکہ ڈپٹی منسٹرس کی طرف سے یہ لون مانگا نہیں گیا ہے اس لئے ان امور پر گورنمنٹ کو غور کرنے کا موقع نہیں ملا ہے- مجھے اس سے متعلق صرف یہ کہنا ہے کہ گورنمنٹ لون کی شکل میں دے یا اڈوانس کی شکل میں اس رقم پر سود عائد کرنا چاہئے اور جائداد کی کفالت کے بغیر یہ رقم نہیں دیجانی چاہئے - بہ کفالت جائداد یہ قرضہ یا اڈوانس دیا جائے -

ہمیں یہ دیکھکر دکھ محسوس ہوتا ہے کہ جب مزدوروں یا عوامی تحریکات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو حکومت کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ پیسہ نہیں ہے- لیکن جب ایسے معاملات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو نہایت فیاضی کے ساتھ گورنمنٹ قانون میں ترمیم لانے کے لئے بھی تیار ہوجاتی ہے- میں کہونگا کہ جب گورنمنٹ کے پاس مزدوروں اور چھوٹے طبقات کے لئے پیسہ نہیں ہے تو ایسی صورت میں اسطرح کی فیاضی بھی نہ کرے تو اچھا ہے- دس بارہ ہزار روپیہ سے کم میں مرٹر نہیں ملتی ہے - اور ظاہر ہے کہ رواج کے مطابق ہمارے ڈپٹی منسٹرس اس سے کم قیمت کی مرٹر میں بیٹھنا کب پسند کرینگے - تو ایسی صورت میں ۱۰ ہزار روپیہ بھی اگر ہر منسٹر کو دیا گیا تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ۸۰ ہزار روپیہ دینا ہوگا - ہم دیکھ رہے ہیں کہ مزدوروں کی چھوٹی چھوٹی مانگوں کو پورا نہیں کیا جا رہا ہے - وہ اپنے پراویڈنٹ فنڈ (Provident fund) میں سے ۲۵ روپیہ ماہانہ طلب کررہے ہیں تواسکو منظور نہیں کیا جارہا ہے- وہ بھوکے مر رہے ہیں - آئے دن موت کے خبریں آرہی ہیں - انکا مطالبہ ہے کہ ہمیں روزگار ملنے تک ۲۵ روپیہ ماہانہ پراویڈنٹ فنڈ سے دیئے جوئیں تو ان کے اس جائز مطالبہ کو حیلہ حوالہ کرکے ٹالا جارہا ہے- صرف پندرہ سولہ سو مزدور ہیں اپنے پیسے میں سے اپنا حق مانگ رہے ہیں تو اسکو منظور نہیں کیا جارہا ہے۔ . . .

اپنے مطالبات کی طرف دھیان دلانے کےلئے جب مزدور پروسشن نکالتے ہیں تو گورنمنٹ اوس پر کیا عمل کرتی ہے وہ بھی ہم کو معلوم ہے - اگر درا صل آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے تو پھر یہ بل کسطرح پاس (Pass) ہوسکتا ہے اور ہمارے ڈپٹی

منسٹرس کو اڈوانس کے طور پر کسطرح رقم دیجاسکتی ہے - ممکن ہے اگر کل ہماری رٹ پیٹیشن (Writ petition) ہائیکورٹ سے منظور ہوجائے تو پھر آپ کیسے یہ رقم ڈپٹی منسٹرس کو دے سکینگے - مجھے اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں ہے کہ کل کیا ہوگا - اگر آپ رقم اون کو دیدینگے اور ۱۰ - تاریخ کو ہائیکورٹ کا فیصلہ ہوجائیگا تو پھر یہ دس ہزار روپیہ آپ اون سے کیسے وصول کرسکینگے - معمولی آدمی سے وصول کرنا آسان ہے لیکن ڈپٹی منسٹرس سے وصول کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا - اگر ڈپٹی منسٹرس کو کارس (Cars) دینا ہی ضروری ہے اور بعض ڈپٹی منسٹرس کارس خرید نہیں سکتے تو ضرور مدد کرنا چاہئے - میرے ایک لائق دوست کہہ رہے ہیں کہ چندہ کر کے دیا جائے (Laughter) لیکن میرا ایسا خیال نہیں ہے - ہمارے پاس پہلے تیرہ منسٹرس تھے اس وقت آٹھ منسٹرس ہیں - اگر آٹھ گاڑیاں ان منسٹرس کے لئے ہیں تو باقی پانچ گاڑیاں ہمارے موٹر گیاریج میں ہونا چاہئے - ہمارے موٹر گیاریج میں اور بھی بہت سی گاڑیاں پڑی ہوئی ہیں - اون پانچ گاڑیوں کا اور اضافہ کر کے اون کو دے سکتے ہیں - اون سے یہ کنٹراکٹ (Contract) کیا جاسکتا ہے کہ جب تک پوری رقم وصول نہ ہو یہ گاڑی آپ کے نام فروخت نہیں کیجائیگی - پوری رقم وصول ہونے کے بعد اون کے نام بیع نامہ کیا جاسکتا ہے - اگر خدانخواستہ کوئی مصیبت آئے اور ڈپٹی منسٹرس کو اپنے عہدوں سے علحدہ ہونے پڑے تو ہم کو ہماری گاڑی واپس مل سکتی ہے - اوسمیں سے ڈپریشن چارجس منہا کرنے کے بعد گاڑی واپس لے سکتے ہیں یہ فارمولا مجھے صحیح معلوم ہوتا ہے - ہمارے موٹر گیاریج میں جو گاڑیاں فضول پڑی ہوئی ہیں اگر وہ اون کو دیدیجائیں تو ہمارے گاڑیوں کو فروخت کرنے کا حیلہ بھی ملیگا اور ڈپٹی منسٹرس کا کام بھی نکل جائیگا - اور ہمارے موٹر گیاریج کا خرچہ بھی کم ہوجائیگا - آنریبل منسٹر سے میں کہونگا کہ ہمارے پاس جو گاڑیاں ہیں اونکو درست کر کے ڈپٹی منسٹرس کے حالات کے لحاظ سے کم و بیش قیمت پر اون کو دیجاسکتی ہیں - لیکن ایسا نہیں کہ جیسا کہ ڈسٹرکٹ آفیسرس کو گاڑی بیچی جاتی ہے - چار ہزار کی گاڑی ہے تو دو سو روپیہ میں دیجاتی ہے - غالباً ڈپٹی منسٹرس بھی اسکو تسلیم نہیں کرینگے کہ وہ دو سو روپیہ کی گاڑی میں بیٹھکر پھرا کریں - وہ بھی چاہتے ہیں کہ منسٹر کے رینک (Rank) کی گاڑی اونکو ملے - ہمارے پاس جو دس پندرہ گاڑیاں موٹر گیاریج میں موجود ہیں وہ انکو کیوں نہ دیجائیں - یہ کام بغیر پیسے کے بھی ہوسکتا ہے - مال موجود ہے لینے والے تیار ہیں - پھر اڈوانس دیکر بمبئی سے آرڈر دیکر گاڑی منگانے کی کیا ضرورت ہے - میں سمجھتا ہوں اس جھنجٹ میں ڈپٹی منسٹرس کو نہ ڈالنا چاہئے - اون گاڑیوں کو ریپیر (Repair) کر کے وہ موٹریں اون کو دیدیجائیں پوری رقم وصول ہونے تک اون کے نام بیع نامہ نہ کیا جائے - خدانخواستہ بیع میں کچھ ہوگیا تو گاڑی واپس ہوجائیگی - یہی میری استدعا ہے - مجھے امید ہے ہاؤز اس سے متفق ہوگا -

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکرسر - اسبارے میں جو خیالات ھاؤز کے سامنے رکھے گئے ھیں میں ان سے متفق ھوں - میں بھی اپنے نا جائز خیالات اس کے متعلق رکھنا چاھتا ھوں - آنریبل موور نے کہا بہت ممکن ھے کہ ڈپٹی منسٹرس ھمارے پاس اس قسم کے لون کی مانگ کریں اس لئے اونکی ضرورت کو رفع کرنے کے لئے یہ بل حکومت لارھی ھے - میں یہ تو نہیں کہونگا کہ ھمارے منسٹرس گورنمنٹ کی کارس میں ڈپٹی منسٹرس کے کارس کے مسئلہ کو الجھارہے ھیں - لیکن سوال یہ ھے کہ جس ڈھنگ سے آج کیبینٹ ممبرس کے بارے میں سوچا جارھا ھےکیا وہ ٹھیک ھے - آج ھمارے ملک کا معاشی مسئلہ اچھی جگہ پر جوں کا توں قائم ھے - لیکن منسٹرس کی مشکلات حل کرنے میں تو آپ اتنی تیزی کے ساتھ اقدام کررھے ھیں - میں پرانی گرنی کے مزدوروں کا مسئلہ پھر دھراؤنگا - ابھی معلوم ھوا ھے کہ ایک مزدور فاقہ کشی کی وجہ سے مرگیا ھے - یہ کس حد تک صحیح ھے یا غلط اسکی تحقیقات حکومت کو کرنی چاھئے - آج اسمبلی کے اطراف و اکناف میں ھزاروں مزدور جلوس کی شکل میں گھوم رھے ھیں - یہ چوتھا واقعہ ھے اس پر ھاوز کو سنجیدگی سے غور کرنا چاھئے - اون کے پراویڈنٹ فنڈ کے متعلق حکومت نے اوسکی واجبیت کو تسلیم کرلیا ھے - لیکن اس کے متعلق کس طرح کی کارروائی ھونا چاھئے اور اس پرکس ڈھنگ سے سوچا جارھا ھے وہ میں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - گزشتہ ایک مہینے سے یہ مسئلہ حکومت کے سامنے کئی بار لایا گیا کہ حکومت کسی سے لون لیکر اون کی مانگ پوری کرسکتی ھے - اور فی مزدور پچیس روپیہ دئے جاسکتے ھیں - سنٹر سے عدم منظوری کی وجہ سے وہ مسئلہ پڑا ھوا ھے اور نتیجہ کے طور پر اس قسم کے حادثات ھورھے ھیں جو ھماری حکومت کے لئے باعث لعنت ھیں - جہاں منسٹرس کے موٹر الونس کا سوال آتا ھے تو فوراً بل آجاتا ھے - لیکن مزدوروں کو اون کا پیسہ دینے کا سوال آتا ھے تو وہ نہیں دیا جاتا - وھاں پندرہ سو مزدور ھیں فی مزدور ۲۰ روپیہ پراویڈنٹ فنڈ دیا جائے تو ۴۰ ھزار روپیہ ھوتے ھیں - یہ چالیس ھزار روپیہ دیکر اون کی جانیں بچائی جاسکتی ھیں - اور جو واقعات ھورھے ھیں اون کو روکا جاسکتا ھے - اپنی حکومت کی باگ ڈور مضبوط کرنے کے لئے تو ایک بل آن کی آن میں لاسکتے ھیں لیکن مزدوروں کو لون (Loan) دینے کا سوال آتا ھے تو مہینوں گزر جاتے ھیں لیکن حکومت نہیں سوچتی - میں اس کے بارے میں زیادہ کہنا نہیں چاھونگا - آج جسطرح حکومت منسٹرس کے بارے میں سوچتی ھے جس جذبہ اور رجحان کے ساتھ اون کی تکالیف کو دور کرنے کے متعلق سوچتی ھے ویسے ھی جذبہ سے عوام اور مزدوروں کے بارے میں بھی سوچا جاتا تو بہتر ھوتا -

* شری کشن رام ریڈی - میں اس بل کی مخالفت کرتا ھوں - اس سے پہلے جب حکومت نے ڈپٹی منسٹرس کے تقرر کا اعلان کیا تھا تو ھم نے مخالفت کی تھی کہ اسٹیٹ بجٹ کے پیش نظر ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت نہیں ھے لیکن مقتدر پارٹی نے مصلحت

سمجھ کر ان کا تقرر کرلیا ۔ اوسکے بعد جب اون کے سیلریز اور الونس کے بارے میں بھی بل لایا گیا تو اوس وقت بھی ہم نے اون کی تنخواہوں اور الونس میں کمی کرنے کے متعلق حکومت سے کہا تھا لیکن حکومت نے پرواہ نہیں کی ۔ اب فبروری سے مارچ کا مہینہ گزرا ہی تھا اون کو اڈوانسس دینے کے سلسلہ میں ایک بل ہمارے سامنے ہے ۔ کیا آج ملک کی معاشی حالت کے پیش نظر ایسا بل لایا جاسکتا ہے ۔ میں اسمبلی میں ایک سوال کے ذریعہ نان گزیٹڈ اسٹاف کے ٹراولینگ الاؤنسس کے بارے میں پوچھا تھا تو جواب دیا گیا تھا کہ سنہ ۱۰ - ۱۳۵۹ع کے لئے میڈیکل ڈپارٹمنٹ نان گزیٹڈ آفسرس کے ٹی ۔ اے کے سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ باقی ہے ۔ اسی طرح کوآپریٹیو ڈپارٹمنٹ بھی اونکو (۷۰) لاکھ روپیہ باقی ہے ۔ اگر مختلف ڈپارٹمنٹس کی رقم جمع کی جائے تو ایک کروڑ روپیہ تک ہو جائینگے ۔ حکومت یہ کوشش نہیں کرتی کہ جن لوگوں کی تنخواہیں کم ہیں اون کا الونس وقت پر دیا جائے ۔ اون کی مشکلات پر تو حکومت غور نہیں کرتی ۔ لیکن فینانشیل اسٹرنجنسی (Financial stringency) اور معاشی مشکلات کے باوجود دس دس بارہ بارہ ہزار کا قرضہ ڈپٹی منسٹر کو الاٹ (Allot) کرنا چاہتی ہے ۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا ہمارے گیریج میں کافی موٹر کارس ہیں پہلے کی پانچ موٹر کاریں بھی مل سکتی ہیں باقی تین کارس ہونا چاہئے ۔ بعض ڈپٹی منسٹرس کے پاس ذاتی کارس ہونگی ۔ یہ سوال تو خود ڈپٹی منسٹرس کے پیش نظر رہنا چاہئے کہ وہ خود اپنی اپنی موٹر رکھ لیں ۔ اگر کوئی ایسے ڈپٹی منسٹرس ہیں جو کارس نہیں رکھ سکتے تو اون کی مدد کی جاسکتی ہے اوسکے لئے رولس بناکر پابجائی کی جاسکتی ہے ۔ لیکن جسطرح حکومت اون کو اڈوانس دے رہی ہے اوس سے اقربا نوازی اور اپنی مقصد برآری چاہتی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر اور ڈپٹی منسٹرس سے کہونگا کہ وہ اس بل کو واپس لے لیں ۔ کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے پبلک کے خزانہ پر بار پڑے ۔

* శ్రీ జె. అనందరావు (సిరిసిల్లా):
స్పీకర్, సర్,

ఈ రోజున డిప్యూటీ మంత్రులకు కారులు కావాలని ఒక బిల్లు తేబడ్డది.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ ہندوستانی میں کہیے ۔ تاکہ میں بھی سمجھ سکوں ۔

శ్రీ జె. ఆనందరావు : అయితే యిది యింతటితో పరిష్కారమయ్యే సమస్యకాదు. దీనిలో కొన్ని కష్టనష్టాలున్నాయి. సాధారణంగా కలెక్టర్లకు జిల్లా అధికారులకు కార్లుంటాయి. డిప్యూటీ మంత్రులకు కూడా కావలసినదే, నిజమే, కాని ప్రస్తుత పరిస్థితులు కూడా ఆలోచించవలసియున్నది. ఇప్పుడు కొంత మంది గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా మన ప్రభుత్వంవద్ద, లోగడ ౧౨ే గ్గురు మంత్రులకు వాడబడిన కారులలో అయిదు యిప్పుడు మిగిలియుండాలి. పోతే ప్రస్తుతావసరాలకు యింకా మూడు కార్లు

విషయంలో ఆలోచించి సర్దుబాటుచేయవలసియుంటుందని గౌరవ సభ్యులు సూచనలు యిచ్చారు. ఆ సూచనలనన్నింటిని ప్రభుత్వం దృష్టిలో పెట్టుకొని నడుచుకుంటే, వేరే కష్టపడి డిప్యూటీ మంత్రులగురించి యిటువంటిబిల్లు తేవలసిన అవసరంలేదు. ఇప్పుడుతెచ్చిన బిల్లుచాలా అస్పష్టం గాకూడా వున్నది. ఎన్నికారులుకావాలి? ఎంతడబ్బు అప్పుకావాలి? దీనిని ఏవిధంగా తీరుస్తారు అనేటటువంటి వివరాలు ఈ బిల్లులో స్పష్టంగాలేవు. ఇవ్వాళ ఫస్టుక్లాసు కార్లు ౧౫, ౨౦ వేల రూపాయలు విలువ వరకూవున్నాయి. మంత్రుల దర్జాకు, ఠీవికి తగినట్లుగా విలువగలకార్లు కావాలి. దానికి ఈ బిల్లులో ఇదమిద్ధంగా ఎంత డబ్బుకావాలి? ఎంత వడ్డీఅవుతుంది? తిరిగి వారినుంచి ఎట్లాతీసుకోవాలి? మున్నగు వివరాలు ఇందులోలేవు. అందువలన ఈ బిల్లుచాలా అస్పంష్టంగాను. నిరుత్సాహంగాను వున్నదనిమనవి చేస్తున్నాను. కొన్నివిషయాలను గురించి, కార్ల మంజూరు సంధర్భంలో, ముఖ్యంగా మనము గమనించవలసియున్నది. ఇన్ని కార్లుఇప్పుడుకొత్తగా కావాలంటే మన స్టేటుఖజానా పైన ఒకవిధంగా, బరువు, భారము పడుతుంది. అయితే ఈ భారం యింతటితోతీరిపోతుందాఅంటే, యిప్పుడప్పుడే యీ సమస్య పరిష్కారమయేటట్లు కనబడదు. ఇప్పుడు ౧౬ గురుమంత్రులు పరిపాలనకువచ్చారు. వీరందరూ సింహాసనారూఢులై శోభస్కరంగా అలంకరింపబడినంత మాత్రాన యింతటితో పరిస్థితి అదుపులోనికి వచ్చిందనుకోవడానికి వీల్లేదు. పోయిన రెండు వంవత్సరములలో జరిగిన మార్పులు చూశాం. మళ్లీమార్పులు తప్పక వస్తాయి. ముఠాతత్వాలు, వాళ్లలో వాళ్లకు తగాదాలు, పంచాయితీలే దీనికికారణం. మంత్రివర్గంలోని యిటువంటి మార్పులు ప్రజలయొక్క అవసరాల దృష్ట్యా జరుగుతున్నవికావు. అధికారంలో వున్న పార్టీయొక్క ముఠాలను సంతృప్తి పరచడానికి యిటువంటి మార్పులు జరుగుతూవుంటాయి. అంతేగాని పరిపాలన సౌలభ్యం దృష్టిలో మంత్రులను ఎక్కువ చేయాలనే దృష్టిలో యిదంతాజరుగుట లేదు. ఈ అసెంబ్లీసభ్యులంతా కోరారని కాదు. లేక ప్రజల అవసరాల దృష్ట్యాచేసినదికాదు. దీనికి ఒక ప్రిన్సిపుల్ (Principle) ఒక సూత్రం ఏమిలేదు. ముఠాతత్వంలో అన్ని ముఠాలను సంతృప్తి పరచడానికి మార్పులుచేశారు. మంత్రుల సంఖ్య పెరగడం వారికి పెద్దఅభ్యుదయం. ఈ సంఖ్య ఎంతవరకుపోతుందో చూడాలి. వచ్చే సంవత్సరం పార్లమెంటరీశెక్రటరీలు రావచ్చును. మంత్రులు, ఉపమంత్రులు, పార్లమెంటరీ సెక్రటరీలు ఈ విధంగా అందరూ పదవులు ఆశించి కూర్చోవచ్చును. అందరికీ అధికార వ్యామోహంవుంది. అందరిని సంతృప్తి పరచవలసిన అవసరంవుంది. వారిస్వార్థప్రయోజ నాలకొరకు యీ విధంగా మార్పులు తీసుకవస్తూన్నారు. అయినప్పటికీ యింకా ముఠాతత్వాలు పెరుగుతున్నాయి బ్రాహ్మిన్‌గ్రూపు, రెడ్డిగ్రూపు, ఆంధ్రగ్రూపు, మహారాష్ట్రగ్రూపు—ఈ విధంగా రకరకాల గ్రూపులున్నాయి. ఆంధ్రులకు ఎక్కువయిచ్చారని, మహారాష్ట్రులకు తక్కువయిచ్చారని, బ్రాహ్మణ్సకు ఎక్కువఅధికారులున్నాయని రెడ్డిగ్రూపుకు తక్కువని—ఈ విధంగా ఒకరికెక్కువ, యింకొకరికి తక్కువ అని రకరకాల ముఠా రాజకీయాలు గ్రూపులు ఎక్కువ అవుతున్నకొద్దీ మంత్రివర్గంసంఖ్యపెరుగుతూంటుంది. ఈ కుళ్లు యింతటితో సమసిపోదు. రేపు పుండుగా తయారువుంతుంది. అప్పుడు ఔషధం ఎట్లాగని మళ్లీమనముందుకు వస్తుంది. వచ్చేసంవత్సరం మళ్లీగడవతప్పదు. అప్పుడుపార్లమెంటరీ సెక్రటరీలు రావచ్చును. ఇంకా ఈ రెండు సంవత్సరాలలో అందరికీ పదవులువచ్చే అవకాశంవుండాలి. అదృష్టవశాత్తో, దురదృష్టవశాత్తో ఉప మంత్రుల

ఖాళీచేయవలసి వస్తే కొత్తవాళ్ళకు ఛాన్సుయివ్వాలి. ఇప్పుడు ఈ బిల్లులో కార్లకు ఏ పదిహే యిరవై వేలో మంజూరుచేస్తే మిగతవాళ్లకు కూడా నోరూరుతుంది. అందరూ పదవులకోసం, అధికారం కోసం ఉవ్విళ్లూర్తారు. అందరూ వైభవం అనుభవించాలి. కాని ప్రజలయొక్క అవసరాలు వారికి అవసరంలేదు. వారిపార్టీలో ముఠాలను, వ్యక్తులను సంతృప్తి పరచాలి; ముఠానాయకులను గ్రూపులను సంతృప్తి పరచాలనే దృష్టితో ఇదంతా వచ్చింది. ఇప్పుడు ఈ బిల్లును ప్యాస్‌చేస్తే మిగిలిన వారికికూడా నోరూర్తుంది. కాబట్టి తమపార్టీ శ్రేయస్సు దృష్ట్యానైనా ఆలోచించి ప్రభుత్వం ఈ బిల్లువాపసుతీసుకోవాలి. లేకపోతే తమపార్టీలో యింకా గందరగోళం ఎక్కువౌతుంది. అందరికీ కావాలనికోరుతారు. కాబట్టి ఈ దృష్టితో మనవి చేసేదేమంటే ఈ బిల్లు యిప్పుడు అప్రస్తుతం, అసమంజసం అని, యిది యిప్పుడు అవసరంలేదని చెబుతున్నారు. మీ ముఠాలను, గ్రూపులను సంతృప్తి పంచడానికి ప్రభుత్వం ఖజానాపైన బరువు భారము వేయవద్దు. ఇప్పుడు గౌరవసభ్యులు సూచించినట్లు పదమూడు కార్లలో మిగిలనవి వాడి, యింకా సెకండుహాండు కార్లుంటే వుపయోగించుకోవాలి. అంతేగాని స్టేటుఖజానామీద అనవసరభారం వేయవద్దని, ఈ బిల్లును వాపసుతీసుకోవాలని మనవిచేస్తున్నాను. పదవి వ్యామోహంలోపడకుండా, తమపార్టీలో తక్కినవారందరూ ఉవ్విళ్లూరకుండా వుండాలంటే ఈ బిల్లును వాపసుతీసుకొని, ప్రస్తుత పరిస్థితులలో ఖజానాపైన భారంవేయకుండా, మిగిలివున్నకార్లతో పనులుగడుపుకోవాలని కోరుతూ యింతటితో నా ఉపన్యాసం పూర్తిచేస్తున్నాను.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—अुपाध्यक्ष महोदय, यह जो बिल आज यहां पर लाया जा रहा है, अुस बिल का तो नाम सुनतेही मेरे कलेजे में थर थर कांपना शुरू हुआ, और मैंने यह देखा कि हमारे स्टेट में कोअी बडे मिनिस्टर्स हैं तो कोअी छोटे मिनिस्टर्स हैं, कोअी धनवान है तो गरीब भी, मिनिस्टर्स अुन्हीं के साथ हैं। कोअी धनवान है तो कोअी मखरूज मिनिस्टर्स भी है। कुछ मखरूज मिनिस्टरर्स और कुछ धनवान मिनिस्टर्स हैं, यह देखकर मुझे तो दुःख होता है। यह देख कर खुद डिप्टि मिनिस्टर्स भी दुःख क्यों न करेंगे। हमारे यहां तो हर वक्त हर सेशन में नये नये मिनिस्टर्स की घटबढ नजर आती है। अुसमें से कुछ मखरूज मिनिस्टरर्स बनते हैं और हर वक्त अिस तरह यदि मिनिस्टर्स की तादाद बढती जाती है और हर अेक को मोटर खरीदने के लिये लोन दिया जाता है तो हमारे खजाने पर अिसका कितना बार पडेगा। हम यहां पर सब तर्जुमें मांगते हैं, तो वह नहीं दिये जा सकते हैं, और मिनिस्टर्स के मोटरों के लिये यहां पर बिल लाया जा सकता है। कहा जाता है कि पैसा नहीं है लेकिन अिधर लोगों को कर्जा देने के लिये तैयार हैं अितने धनवान हमारी गवर्नमेंट कब से और कहां से होगअी है, यह मेरी समझ में नहीं आता। राजप्रमुख ने तो यह धन नहीं दिया? पहले १३ मिनिस्टर्स थे, अब अुनकी पांच कार्स बची होंगी। सिर्फ तीन कार्स के लिये क्या हम गुंजा-अिश नहीं रख सकते? मैं समझता हूं कि अिनको अभी कोअी कार्स देने की ही जरूरत नहीं है। अुनको तो जीप कार्स दी जानी चाहिये क्योंकि अुनको देहात में घूमना पडेगा, लेकिन मान लीजिये खुदा न खास्ता डेप्यूटी मिनिस्टर कहीं डुबकी मिनिस्टर हो जायं तो फिर क्या कर सकते हैं? क्योंकि

हायकोर्ट के सामने यह मामला है और अुसका फैसला अभी होने का है। दूसरी बात यह है कि हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर्स आजकल कोअी पैदल नही चल रहे है, न रिक्षा पर जा रहे है। महिना देढ महीना हो गया हमारे डेप्यूटी मिनिस्टरों के लिये मोटर की सवारी मौजूद है, अुतने पर भी अुनको अुस तरह से कर्जदार क्यों बनाया जाता है मेरी समझ में नही आता। हमारे देश का अुद्धार हो जाय और हमारा देश धनवान बन जाय किसी नीयत पर दुनिया है लेकिन हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर खुद मकरूज हो रहें है, क्या कहा जाय। अिस बिल की यह दुर्दशा है अैसा मै समझता हूं। अब कोअी अैसी बात नही रही है कि मिनिस्टर का काम करने के लिये पहले जैसे कोअी खानदान का ही आदमी चाहिये। दरिद्र आदमी भी अपना दिल, हृदय और देश को बढाने की कूवत से अगर चुनकर आ जाय और मिनिस्टर बन जाय तो फिर अुसको अिस तरह से मकरूज बनाकर जमानत दाखिल करने की और कर्जा फेडने की जिम्मेदारी लादना कहां तक सही है ? क्योंकि अगर वह किसी दिन मिनिस्ट्री से निकल जाय तो यह कर्जा फेडने के लिये दरबदर भटकना पडेगा और मारे मारे घूमना पडेगा, यह कहा की बेजारी अुसके पीछे लगाअी जा रही है ! मैं समझता हूं कि बिना सोंचे समझे और दूरंदेशी न रखते हुअे यह बिल लाया जा रहा है। मै नम्रतापूर्वक विनंती करूंगा कि यह बिल वापस लिया जाय तो बहुत अच्छा होगा। कम से कम हमारे हायकोर्ट में अभी जो केस है, अुसका फैसला होने तक अिसको बाजू में रख सकते हैं, तो अच्छा है। अगले सेशन भी फिर लगे तो अिसको लाया जा सकता है ; और अभी हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर्स कहीं पैदल नहीं जा रहे हैं, अुनके पास सवारियां मौजूद है, अुसीको वे कुछ और दिनों के लिये चला सकते हैं। मै दुबारा विनंती करता हूं कि यह बिल मिनिस्टर महोदय वापस ले लें।

* శ్రీ యల్. ముత్తయ్య :

అధ్యక్షా,

ప్రస్తుతం యీ తీసుకవచ్చిన బిల్లునుచూస్తే, గుణవంతరికధలోని మహారాజులు గుర్తు కొస్తున్నారు. ఎందుకంటే, వాళ్ళకనే కలలు ఆ విధంగా ఉన్నవి. ఇప్పుడు నేనుఒకవిషయం చెప్పేదేమంటే చాల మంది గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లు ౧౩ గురు మంత్రులున్నప్పుడు ౧౩ కార్లు ఉండేవి. తరువాత ౧౩ గురు మంత్రులు ఎనిమిదిమంది మంత్రులయినారు. దానిలో ౫ కార్లు మిగిలాయి. తిరిగి యిప్పుడు ౮ మంది డిప్యూటీమంత్రులను వేసి, వీళ్ళకు కార్లు కొనుక్కోడానికి అడ్వాన్సు ఇవ్వవలసిన అవసరం ఏమిటనేది స్పష్టపరచవలసిఉన్నది. ౧౬ మంత్రులలో ౧౩ మందికి కార్లున్నాయి గనుక తక్కిన ముగ్గురకు మాత్రమే కార్లు కొనవచ్చును. కార్లనుకొనుక్కో గల్గినవారు కొనుక్కోవచ్చును. లేకపోతే ఏవో ఇతర కార్లను ఉపయోగించవచ్చును. ఇంకొకటి ఆలోచించవలసినదేమంటే,, ఇప్పుడు తీసుకవచ్చిన బిల్లులోని ఒక క్లాజులో డిప్యూటీమంత్రులకు అవసరమని అనుకొన్నట్లయితే వారికి కార్లు కొనుక్కోనేందుకు అప్పులివ్వాలనేదివున్నది. ఇదివరకునుంచి వున్నమంత్రులకు కార్లు ఉండగా అందరికీకూడా అప్పులివ్వాలనే ఉద్దేశంతో వాళ్ళకు అప్పులివ్వడానికి యీ బిల్లును తెస్తున్నారు. ఈ ౮ మంది మంత్రులు తీసుకోవడం, కార్లుకొనుక్కొని ఉపయోగించుకోవడం జరుగవచ్చును. అదిగాక ఇప్పుడు డిప్యూటీమంత్రులపై

కోర్టులో రిట్ (Writ) ఉన్నదనికూడా చెబుతున్నారు. దీని ఫలితంతేలి, వార్లు అనుకొన్నదానికి వ్యతిరేకంగా జరిగి, వీరు డిప్యూటీ మంత్రులు గావచ్చును. మంత్రులందరు అప్పులు తీసుకొనే అధికారం కలిగి యుండవచ్చును. వారికికొత్త కార్లు కావాలని రావచ్చును. మొత్తంగా అందరికీ కొత్త కార్లుకొంటామనే ఉద్దేశం రావచ్చును. అప్పుడు మళ్ళా, ఎంతమందికి అడ్వాన్సు యివ్వాలనేదితెల్సుకోవలసివున్నది. రెండోది, వారిపైనఉన్న రిట్ విషయం తేలిపోయి వారికి కార్లు కొనక్కోడానికి అప్పిచ్చిన తరువాత, వారినుంచి వసూలుచేసేది ఏ విధంగా ఉండాలి? అనేది ఆలోచించాలి. గవర్నమెంటునుంచి అప్పులు తీసుకొంటాము. దానికి ఏదో వడ్డీ ఉంటుంది. అలాగే వీరికికూడా ఏదైనా వడ్డీఉన్నదా? లేక, ఊరికే ఇస్తున్నారా? ఆ అప్పు వసూలుచేసే విధానం ఏమిటి? —మొదలైన విషయాలన్ని తెలుసుకోవాల్సిఉంది. అంతేగాని ఇప్పుడు, డిప్యూటిమంత్రులుగా ఊడిపడివచ్చి, "మా యిష్టమువచ్చినట్లు, కార్లు కొన్నుక్కోంటామని చెప్పి" అప్పులు తీసుకొని ప్రజల డబ్బును యీ విధంగా దుర్వినియోగముచేసే అవకాశం ఉంది. కాబట్టి యీ విధంగా అప్పుతీసుకోడానికి లేక కార్లు ఉండగా కూడ అప్పుతీసుకోవడం గాని, కార్లు కొను క్కొనే శక్తిగలవారు ఉండగాకూడ గవర్నమెంటునుంచి అప్పుతీసుకొని ప్రజల డబ్బును దుర్వినియోగము చేస్తారని చెబుతున్నారు. కాబట్టి, యీ బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలని మనవిచేస్తున్నాను.

* శ్రీ కె. వి. రామారావు :

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఈ బిల్లు వచ్చిన తరువాత అంతా మాట్లాడుతున్నారు. నేను కూడా కొంత మాట్లాడుదామనుకొంటున్నాను. తలా ఇన్ని అంక్షింతలు డిప్యూటీ మంత్రిల మీద వేశారు. నేను కూడా కొన్ని అంక్షింతలు వడేస్తున్నానని మాత్రిం అనుకోవద్దు. ఇప్పుడు ౮ మంది మంత్రిలకు కార్లున్నాయి. తక్కిన ౮ మందీ ఉపమంత్రిలైనారు. ఈ ౧౬ మంది మంత్రిలలో ౮ మందికి కార్లుండగా, తక్కిన ౮ మందికి లేకపోవడానికి వారు చేసిన పాపం ఏమిటి ? ౮ మందీ తల్లి మంత్రిలకు కార్లు ఉండగా, యీ పిల్ల మంత్రిలు చేసిన పాపం ఏమిటనిపిస్తుంది. తల్లిమంత్రిలకు కార్లున్నాయి. పిల్లమంత్రిలకు కార్లెందుకుండకూడదు ? ఈ బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలంటున్నానంటే, వేరే ఉద్దేశం కాదు. డిప్యూటీ మంత్రిలు రిక్షా మీద పోవాలనీ సైకిల్‌మీద పోవాలనీ అనటంలేదు. వారుచేసిన పాపం ఏమిటని అడుగుతున్నాను. ఈ బిల్లులోని అసలు సెక్షను చూచినట్లయితే "అడ్వాన్సు" అన్నారు. ఆబ్జెక్ట్సు అండ్ రీజన్సు (Objects & Reasons) లో చూసినట్లయితే "అప్పు" అన్నారు. ఇప్పుడు వారికిచ్చేది అడ్వాన్సా, (Advance) లేక అప్పా ? బిల్లు ప్యాస్ అయిన తరువాత అప్పు పోయి అడ్వాన్సు మిగులుతుందా ? అప్పు అని అంటే, వడ్డీ ఏమి తీసుకొంటారు, ఎన్ని సంవత్సరాలలో తీర్చవలసి ఉంటుంది, ఎలా వసూలు చేయవలసి ఉంటుంది, —అనే సమస్య వస్తుందనుకోండి. వారికి ఇచ్చేది అప్పే అయితే, బిల్లులో పరిశుభ్రంగా 'అప్పు' అని పెడితే సరిపోయేది. "అడ్వాన్సు"ను "అప్పు" అని అంటే, ఎంతవరకు సమంజసమో నేను మాత్రిం చెప్పలేను. అసలే మీకు (ప్రభుత్వానికి) పబ్లిక్ డెట్ (Public Debt) పెరిగిపోతోంది. డిప్యూటీ మినిస్టర్సుకు అప్పులు పెట్టడం, తద్వారా ప్రభుత్వం అప్పులో పడటం, డిప్యూటీ మినిస్టర్లు

అప్పులో పడటం,—ఇదంతా జరుగుతుంది. అందుచేత వాళ్లకు అప్పులుపెట్టి, వాళ్లను అప్పుల పాలు చేయకండి. ఇంకో విషయం ఏమిటంటే, సర్కారు ఉద్యోగులకు కార్లు కొనుక్కోటానికి వాటికి అప్పులిస్తున్నాము, డిప్యూటీ మినిస్టర్లు కార్లను కొనుక్కొంటే ఎందుకు అప్పు ఇవ్వకూడదనే ప్రశ్న రావచ్చును. పోనీ వీరు కూడా సర్కారు ఉద్యోగులనే అంటారా,—కాని, వీరు అసెంబ్లీలో కూర్చుంటున్నారు గనుక వీరిని సర్కారు ఉద్యోగులని అనకూడదు. వారికి కార్లు కొనుక్కోటానికి అప్పులిస్తే ఏ రూల్సు ప్రకారం ఇవ్వాలి? సర్కారు ఉద్యోగులగురించి వున్న రూల్సు వీరికి పనికి రావు. సర్కారు ఉద్యోగులకు అప్పులిస్తే ప్రతి నెలా వారి నుంచి వసూలు చేయవచ్చును. వారు జమానత్ ఇస్తారు. ప్రతి నెలా వారి జీతం నుండి కోసుకొంటారు. కాని, డిప్యూటీ మంత్రులు శాశ్వతంగా ఉంటారనే నమ్మకంలేదు. ఎక్కువలో ఎక్కువ ఉంటే ౫ ఏండ్లు ఉంటారు. అప్పుడే ౫ ఏండ్లలో మూడేండ్లు గడచిపోయాయి రెండేండ్లకోసమని చెప్పి, వాళ్లను అప్పులపాలుచేసి, స్టేటును అప్పులపాలుచేసి, నానా గాభరా పడవలసిన అవసరంలేదు. కాబట్టి యీ బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలి. సర్కార్ ఉద్యోగులను డిప్యూటి మినిస్టర్లను ఒకే ప్లేయిన్ (Plane) మీద చూడడానికి వీలులేదు. అందుకోసం వాళ్లకు ప్రత్యేకమైన కొన్ని రూల్సు చేస్తామని అన్నారు. సర్కారు ఉద్యోగులకు కొన్ని రూల్సు ఉన్నాయి అనుకోండి. వీళ్లకు కూడా కొన్ని రూల్సు చేస్తే, వీళ్ల జీతం నుంచి కోసముకావాలి. పది, పదిహేను .వేల రూపాయలకుగాని కారు రాదు. సంవత్సర జీతం వీరు పెట్టిన అప్పు క్రింద స్వాహా అవుతుంది. డిప్యూటీ మినిస్టర్లుకు చేసిన ఉపకారం ఏమిటంటే, వారిని మోటారు కొనుక్కోండని చెప్పి, అప్పులిచ్చి ఆ అప్పు క్రింద పన్నెండు నెలల జీతం గుండు సున్న చుడుతున్నాము. సర్కార్ ఉద్యోగులకు పది పదిహేను వేలు అప్పు ఇస్తే, సివిల్ ప్రొసీజర్ కోడ్ క్రింద వారి నుండి డబ్బు వసూలుచేయవలసి ఉంటుంది. వారి నుండి ౪వ భాగము జీతము కోసుకొంటారు. ౪వ భాగము జీతము కోసుకుంటూ, మిగిలిన డబ్బును 3 ఏండ్లపైన తీర్చుకోవాలంటారు. ఈ డిప్యూటీ మినిస్టర్లు మూడేండ్లవరకు ఉంటారనే అనుకొందాం. వీళ్ళకు పదిహేను వేల రూపాయలు అప్పు పెడితే వారి కారు గాని, వారు నల్లగొండ జిల్లాలోని రోడ్ల మీదలు పోతే ఐదు వేల రూపాయలు కారు రిపేర్లుకే అవుతాయి. వాళ్లను కార్లు కొనుక్కోమని అప్పులిచ్చి వాళ్లనెందుకు అవస్థపెడతారు?, ఈ బిల్లు మా ముందరకు తీసుకువచ్చి మమ్మల్నెందుకవస్థ పెడతారు? ప్రభుత్వ ఖజానా నుంచి వాళ్లకప్పులిచ్చి, ప్రభుత్వానికెందుకు నష్టం కలిగిస్తారు? ఇదివరకే ప్రభుత్వానికేవో కార్లున్నాయి. అవే ఉపయోగించండి. వాళ్లను అప్పుల పాలు చేయకండి. వారు డిప్యూటీ మంత్రులయిన తరువాత ఒక సామెత చెప్పినట్లు, "ఉద్యోగాంతము వందు చూడవలదా ఆ అయ్య సౌభాగ్యమున్" అన్నట్లు అప్పులతోటి ఇప్పుడు డిప్యూటీ మంత్రులను సృష్టించవలసిన అవసరంలేదు. ఇప్పుడు అనవసరమైన బాదరాబంది ఎందుకని మనవిచేస్తున్నాను. కొంతమంది కార్లు ఉన్నవాళ్లు ఉన్నారు. కార్లు కొనుక్కునే పొజిషన్ లేనివారికి అప్పులిస్తున్నారు. వారు ఇప్పుడు అప్పుతీసుకొని కారు కొంటే, ఒకనాటి భాగవతానికి ఏదో చేస్తే ఏదో అయినట్లు అవుతుంది. ఆ విధంగా వాళ్లకు అప్పులివ్వకుండా యీ బిల్లును వాపసు తీసుకొంటే మంచిది. వారికి కావలసిన అవసరాలు చూస్తాము. ఇంకా, వారికి ఎక్కువ సౌకర్యాల కోసం, డిప్యూటీ మినిస్టర్లు అంతా కలిసి ఒక ట్రేడ్ యూనియన్ అయి, కావాలంటే

P-II—9

దానిని ఆర్గనైజ్ చేయమంటే చేస్తాము. వారిని అనవసరంగా అప్పులపాలు చేస్తే, "అప్పుచేసి పప్పుకూడుతిన్నట్లుగా" డిప్యూటీ మినిస్టర్స్ ఖతం అయినా, వారికి అప్పు మాత్రం మిగులుతుంది. ఆస్తి ఉంటే ఆస్తి నుంచి అప్పు వసూలుచేసుకోవచ్చును. కాని, వాళ్లకు ఆస్తిలేక ఉద్యోగమూ లేకపోతే మనమిచ్చిన అప్పు కాస్త శంకరగిరి మాన్యం పట్టుతుంది. ఈ కారణాలవల్ల ఈ బిల్లును వాపసుతీసుకొంటారని, వాళ్లను అప్పులపాలుచేయకుండా ఉంటారని, డిప్యూటీ మినిస్టర్సును అనవసరంగా పరేషాన్ చేయకండని మనవిచేస్తున్నాను.

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مسٹر اسپیکر سر - فسٹ ریڈنگ کے وقت اس بل پر ایک دفعہ کے اضافہ کے سلسلہ میں کئی تقریریں ہوئیں - بعض آنریبل ممبرس نے (مجھے معاف کریں اگر میں یہ کہوں) اس دفعہ کی طرف دیکھنے میں ایسا نقطہ نظر رکھا جیسا کہ کوئی بیوپاری یا بنیا رکھتا ہے - بعض لوگوں کے کلیجے اس دفعہ کی طرف دیکھکر تھرا رہے تھے - بعض یہ سمجھ رہے تھے کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر کافی عجلت کر رہی ہے - اور انہوں نے بتایا کہ دوسرے مسائل اس کی مناسبت سے اس سے زیادہ اہمیت رکھنے والے ہیں - لیکن ساری تقریروں کا جو اثر میرے دماغ پر ہوا انہوں نے اس مسئلہ کو نہ تو سنجیدگی سے دیکھا ہے اور نہ وہ دیکھنا چاہتے ہیں - انہوں نے ڈپٹی منسٹرس اور منسٹرس کے بارے میں اپنے دماغ میں پری اکوپائیڈ نوشنس (Pre-occupied notions) رکھ لیا ہے - اور اسی عینک سے مسائل پر دیکھتے ہیں - یہ پہلی صورت ہے - دوسری صورت یہ ہے کہ اس مسئلہ کو مذاق کا ایک ذریعہ بنانے کی کوشش کی گئی - لیکن یہ مسئلہ ڈپٹی منسٹرس کو لون (Loan) دینے کے بارے میں ہے - کم‌ازکم اس ایوان میں بیٹھتے ہوئے اسپر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہئے - جو آرگومنٹس (Arguments) اور لاجک (Logic) پیش کی گئیں اس میں بھی کہا گیا کہ یہ اڈوانسمنٹ (Advancement) ہے لون نہیں ہے - اس سے میرے بیان کی مزید تائید ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے دماغ میں منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کے بارے میں جو تصور رکھ لیا ہے اس کی بناء پر انہوں نے چار ساڑھے چار سطر کی اس دفعہ کو تک پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی - اس میں صاف کہا گیا ہے کہ یہ ری پے ایبل اڈوانس (Re-payable Advance) ہے کوئی دان انہیں نہیں دی جارہی ہے - ری پے ایبل اڈوانس ایک ٹکنیکل ٹرم (Technical term) ہے ....

شری جے آنند راؤ - کیا اس پر سود بھی لیا جائیگا ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے - سود کے متعلق بھی وضاحت کی جائیگی - یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ جو اڈوانس دیا جا رہا ہے وہ ری پے ایبل نہیں ہے یا یہ کہ دان ہے - ضرورت اس بات کی ہے کہ مسئلہ کو اونچی سطح سے غور کریں - ظاہر ہے کہ

ہمارے پاس جمہوری طرز کی حکومت قائم ہوئی ہے ۔ جمہوری حکومت میں ایک لیڈر اپنی کابینہ تشکیل دیتا ہے ۔ اسکو پورے اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ اپنی کابینہ میں جتنے چاہے منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس رکھے ۔ پارلیمنٹری کنونشن کے لحاظ سے چیف منسٹر کو اسکا اختیار ہوتا ہے ۔ اس فیصلے کے بعد یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ ان منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کو انکے فرائض کی انجام دہی کے لئے کیا کیا سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں ۔ تاکہ وہ افکٹیولی (Effectively) اور افیشینٹلی (Efficiently) اپنے فرائض کو انجام دیں ۔ اور اتنی سہولتیں فراہم کریں جتنی کہ دیگر مہذب حکومتیں اپنے وزراء کو فراہم کرتی ہیں ۔ لیکن میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا اور نہ کہیں پڑھا کہ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس کو انکے فرائض کی انجام دہی کے لئے واجبی تجاویز پیش کی گئیں تو اسکو مذاق کا موضوع بنایا گیا ہو ۔ اس سلسلے میں عجیب عجیب آرگومنٹس لائے جاتے ہیں جنکو اصل موضوع سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے ۔ اسی لئے میں نے ابتداء ہی میں یہ کہا تھا کہ اس مسئلہ کو ایک بنئے کے نقطہ نظر سے سوچا جا رہا ہے یا بعض کلیجوں کو دھکا لگ رہا ہے ۔ بہر حال لیڈر آف دی پارٹی نے محسوس کیا کہ ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت ہے ۔ اب انہیں فرائض انجام دینے کے لئے کنونشن کے مطابق سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں ۔ یہ کہا گیا کہ خدانخواستہ اگر رٹ کا تصفیہ ادھر اودھر ہو جائے تو کیا ہونے والا ہے ۔ اس سلسلے میں کچھ غیر ضروری ہمدردیاں بھی ڈپٹی منسٹرس سے ظاہر کی گئیں ۔ شکریہ ان صاحب کا جنہوں نے کروکو ڈائیل ٹیرس (Crocodile tears) بہائے ہیں ۔ لیکن میں انہیں بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ یہ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس نہ رہیں اور خدانخواستہ آپ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس بنجائیں تو ظاہر ہے کہ اس وقت بھی یہ قانون اپنی جگہ قائم رہیگا ۔ اس پوزیشن میں آپ کیا کرنے والے ہیں آپ نے جو آرگومنٹس رکھے ہیں اس پوزیشن میں آپ انکی واجبیت پر خود ہی غور کیجئے ۔ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل آف فیتھ (Article of faith) کے لحاظ سے ظاہر ہے کہ ادنی سے ادنی آدمی بھی اونچے سے اونچے مقام پر جاسکتا ہے ۔ خدانخواستہ آپ کے برسر اقتدار آنے کے بعد آپ کو اپنے فرائض کے صحیح طور پر انجام دینے کے لئے یہ سہولتیں ملنی چاہئیں یا نہیں یہ آپ اپنی ضمیر سے ہی پوچھ لیجئے ۔ اگر اس کا جواب یہ آتا ہے کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں یہ سہولتیں ملنی چاہئیں تو مجھے یقین ہے کہ رائے دیتے وقت آپ کے سامنے یہ ۸ ڈپٹی منسٹرس نہیں رہینگے ۔ صرف دستور آپ کے سامنے رہیگا ۔ اسکے علاوہ بھی آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ری پے ایبل اڈوانس ہے ۔ اسکے قواعد بنینگے ۔ اس سلسلے میں جزوی امور کا ذکر کیا گیا کہ سیکیورٹی (Security) لیجاتی ہے یا نہیں ۔ سود لیا جاتا ہے یا نہیں ۔ گورنمنٹ ڈپٹی منسٹرس کو جو لون دے رہی ہے وہ ری پے ایبل ہی ہے ۔ اس دفعہ میں قواعد بنانے کا ذکر ہے ۔ جسکے تحت مناسب

شرح سود عائد ہوگا - لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے پری آکوپائیڈ بریجو وائیسڈ ویو (Pre-occupied prejudiced view) رکھکر انکا مذاق اڑایا جاتا ہے -

شری راما ناد ھم - آپ کا بل مذاق کا موضوع پیدا کررہا ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - بدقسمتی یہ ہے کہ آپ صحیح عینک نہیں لگاتے -

آنریبل ممبرس نے یہ کہا کہ ڈپٹی منسٹرس پارٹی کے خلفشار کے لحاظ سے اپا ئینٹ کئے گئے ہیں - اور وقتاً فوقتاً منسٹرس میں اسی وجہ سے تبدیلیاں کی جاتی رہیں - انکا کیا نظریہ ہے معلوم نہیں ہے - لیکن میں صرف یہ کہونگا کہ جس پارٹی سے انکا تعلق ہے ذرا وہ اس پر غور کرلیں کہ اس میں کسقدر انتشار اور بدمزگی ہے - آج ساری دنیا اس سے واقف ہے - کانچ کے مکان میں رھکر پڑوسی کے مکان پر پتھر نہ پھینکنا چاھئے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - ہمارے اختلافات اصولی ہیں - کابینہ یا وزارتوں کے لئے نہیں ہیں -

شری گوپال راؤ ایکبوٹے - غنیمت ہے کہ آپ نے یہ سمجھا کہ پارٹیوں میں اصولی اختلافات ہو سکتے ہیں - اختلافات ہونا ایک ہیلتی سائین (Healthy sign) ہوتی ہیں - یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ ان کو اہمیت دیجائے -

پرانی گرنی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ وہاں کے مزدوروں کو پراویڈنٹ فنڈ دینے کے سلسلے میں تو بل نہیں لایا جاتا لیکن ڈپٹی منسٹرس کو موٹریں فراہم کرنے کے لئے بل لایا جاتا ہے - بہتر ہوتا وہ یہ بحث ایوان میں نہ لاتے - میں انکی معلومات کے لئے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پراویڈنٹ فنڈ کے ملنے تک قرض کے طور پر دینے کے لئے گورنمنٹ نے آمدگی ظاہر کی ہے لیکن اس میں دقت یہ ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ ایک سنٹرل سبجکٹ ہے - جب تک کہ سنٹر اس میں تبدیلی نہ کرے اس ہاوس میں کوئی قانون اسبارے میں نہیں لایا جا سکتا - یہ کہنا کہ قانون کیوں نہیں لاتے - میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ہم ان کو بھی لون دینا چاہتے ہیں ان کی مناسب ضروریات کے لحاظ سے انہیں ریلیف دینا چاہتے ہیں - لیکن جیسا قانون ہم نے یہاں لایا ہے اسیطرح سنٹر میں ان کے لئے مناسب قانون کے لئے ہم نے تحریک کردی ہے - لیکن جیسا کہ میں نے کہا پری جوڈسڈ ویو سے دیکھنے کی کوشش کیجاتی ہے - یہاں ابجکٹیوز (Objectives) کو لاکر ڈ ٹاچڈ ویو (Detached view) سے اس پر غور کرنا چاہئے - انٹکس (Antiques) میں انڈلج (Indulge) ہونے سے اونچی سطح پر جو مسائل حل ہونے چاہئیں وہ حل نہیں ہوسکتے -

یہ کہا گیا کہ پہلے ۱۳ منسٹرس تھے اب (۸) منسٹرس ھیں باقی جو ۵ گاڑیاں بچی ھیں انہیں ڈپٹی منسٹرس کو دیا جاسکتا ھے۔ غنیمت اتنا تو تسلیم کیا گیا کہ ڈپٹی منسٹرس کو گاڑیوں کی ضرورت ھو سکتی ھے۔ لیکن ۱۳ منسٹرس کی ۱۱ گاڑیاں ایسی ھیں جو ساٹھہ ستر ھزار میل چل چکی ھیں ۔ اور اسقدر ناکارہ ھوگئی ھیں کہ انکے ریپرنگ چارجس سالانہ ۳ ۔ ۴ ھزار روپیہ ھو جاتے ھیں ۔ انہیں ھم فروخت کردینا چاھتے ھیں ۔ گاڑیاں دینے کے لئے قانون میں سہولت نہیں ھے.........

شری اناجی راؤ گوانے ۔ ھمنے انہیں فروخت کردینے کے لئے کہا ھے۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ ھاں جو گاڑیاں ناکارہ ھوچکی ھیں وہ تو فروخت کیجائینگی لیکن قانون میں گاڑیاں دینے کے سلسلے میں کوئی سہولت نہیں ھے ۔ اگر ھم وھاں کوئی ایسی سہولت دینے کے لئے کہتے ھیں تو کہا جاتا ھے کہ گاڑیاں نہ دی جائیں بلکہ وہ خود قرض لیکر کارس رکھ سکتے ھیں ۔ اس وقت تو اس طرح سے مخالفت کیجاتی ھے ۔ اور اب جبکہ انہیں قرض دینے کی گنجائش نکالی جارھی ھے تو کہا جاتا ھے کہ انہیں گاڑیاں دیجائے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسطرح کوئی مسئلہ حل ھو سکتا ھے۔ اور جب رقم قرض کے طور پر دی جارھی ھے تو آپ کو کوئی خطرہ نہ ھونا چاھئے ۔ ظاھر ھے کہ قرض وھی لینگے جو ادا کر سکتے ھیں ۔ اگر خدانخواستہ آپ آینگے تو آپ کے ساتھ بھی یہی عمل رھے گا ۔ یہ چیزیں ایسی نہیں ھیں جنکو زیادہ اھمیت دیجائے ۔ میں ایوان سے یہ عرض کرونگا کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرکے اس بل کو منظور کرے ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھہ ۔ گور والا کمیٹی نے اپنی سفارشات میں جن موٹروں کو بیچنے کے لئے تجویز پیش کی تھی کیا وہ موٹریں بیچی گئیں ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ ھاں ان گاڑیوں میں سے ۲۱-۲۲ گاڑیاں چن کر نکالی گئی ھیں ۔ عامرہ ڈپارٹمنٹ کے اکسپرٹس نے انکا معائینہ کیا ھے۔ اور جنکے مینٹیننس کے اخراجات بہت زیادہ ھو رھے تھے انہیں فروخت کردینا ھمنے طے کرلیا ھے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XIV of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954 be read a first time"

The motion was adopted.

***The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Tuesday, the 6th April,* 1954.**